Iqbal Library

افوض امری الی اللہ

یہہ دیوان فصاحت عنوان تصنیف فرمایا ہوا جناب فیضمآب
امیرزا کلب حسین خان صاحب بہادر مبارز جنگ کا مسمی بہ

دیوان سراپا

کہ اس کی بناء ردیف بخلاف حروف تہجی اعضاء بدن
کی ساتھہ ہی ترکیب جدید ہی خاکسار شیخ حسین بخش کی

مطبع حسینی واقع مچھلٹہ مین چھپا



بعون خداوند جل و علی

یہ دیوان فصاحت عنوان تصنیف فرمایا ہوا جناب

فیضیاب امیرزا اکلب حسین خانصاحب بہادر مبارز جنگ کاسمی

دیوان سراپا

کہ اسکی بناء ردیف بخلاف حروف تہجی اعضاء بدن

کی ساتہہ ہی ترکیب جدید ہی خاکسار شیخ حسین بخش نے

مطبع حسنی واقع فتحگڈہ مین چہاپا

Allama Iqbal Library
305981

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چاہی رجحان جو برای سر
سجدۂ حق مین وہ جہکاہی سر

نام احمد اگر زبان پر آسے
اہلِ ایمان جو ہو جہکای سر

ایسی صورت سی ہمین کرون نہ دریغ
راہِ حق مین جو کام آی سر

نہین زیبا حباب کی مانند
خلق مین جو کوی اوٹہای سر

راہِ حق مین جسی کرین ایثار
پاس رکہتی نہین سوای سر

دینِ حق کو کری نہ ترک انسان
ہی اس امر مین کہ جای سر

سجدی اہل ہمیشہ کرتا ہون
ہی یہی میری بس دوای سر

KASHMIR UNIVERSITY
Iqbal Library
Acc. No. 305981
Dated 11-5-88

خم جو رہتا ہی سجدۂ حق مین — کیون بہون بر نہ ہو ثنای سر
خاکِ مسجد لگا ہی ماتہی پر — چاہتا ہے اگر شفای سر
سرکشی کب پسندِ خاطر ھی — ہو جو سجدی مین تو خوش ای سر

خم جو سجدی مین حق کی ہو نادر
ہی سر و تمین وہ پیشوای سر

دنیا مین سرکشی سی نہ کوہی اوٹہای سر — پای جنابِ ختمِ رسل پر جہکای سر
تکیہ نہ ہمکو ہاتہہ لگا از برای سر — فرقت مین سنگِ سخت رہا آشنای سر
تاثیرِ بختِ خفتہ سی سو جاتی ہین جو پاون — جاتی ہین کوچی یار مین تب ہم بجای سر
تشریف لاتی ہین وہ تو صدقی کی واسطی — عاشق کی پاس کچہہ بہی نہین ہی سوای سر
ایمان و جان تو پہلی ہی تہمیر کئی نثار — عاشق کو عذر کیا ہی اگر کام آی سر
ممکن نہین کہ ابروؤنکی مدح ہو تمام — کیا نظم ہمسی ہو سکی وصف و ثنای سر
ہمتا نسب جسینو مین اسطرح سی ہو تم — اعضا مین امتیاز ہی جیسی برای سر
صدقی جو جان و دل کو کیا پای یار پر — کیونکر کرون نہ سر کو مین اپنی فدای سر

جان و دل کو تو عشق صنم مین دیا ہم
پر دو نہین ہی اب کہ رہی پا کہ جای سر

عشق بتان سی ہم تو نہونگی کنارہ کش
واعظ نصیحتونسی ہمارا نہ کہای سر

سر کو حباب وار اوٹہاتا نہین ہی رعب
ہو کی ہوا ای تند سی ایدل فدای سر

تن کا جسم بہر مین ایک تو تیغ کیا نثار
اب دوسرا کہان سی کوئی اور لای سر

سلطان بکا سنا ہی جو احوال سر کشان
نادر ہمیشہ رہکتی ہین ہم تو جہکای سر

شمع رسل کا ہی ہی پر نور سراپا
آفاق مین کیونکر نہو مشہور سراپا

قدرت سی بنا ہی بت مغرور سراپا
مشہور ہی معروف ہی نادر سراپا

مانند پری ہوش اوڑین عقل ہوئی زائل
ای بت کبہی دیکہی جو ترا حور سراپا

مشعل کی نہ حاجت ہی نہ شمعونکی ضرورت
روشن ہی عیان شب دیجور سراپا

موسی کو نہ دیدار خدا کی ہو تمنا
تابان جو تمہارا ہو سر طور سراپا

پڑہتی ہین درود اسکی ملایک سحر و شام
ہی نام خدا نور سی معمور سراپا

آیا ہون نہا کر تری کوچہ سی لہو مین
ہی زخمونکی کثرت سی مرا چور سراپا

نافع ہی بہت شرب شراب آپ کو ابتو
کہیا سرخ ہی ہیکل میں انگور سراپا

کیون مصلحت آمیز کہا جہوٹ نہ اوسنے
تہا بیخبر افسوس کہ منصور سراپا

اوس رشکِ پری کی جو صفت لکہی ہی ابدل
کسطرح سنین آگی نہ جمہور سراپا

لکہا ہی بہت غور سی ای نادر دلریش
کیونکر نہ ہو آفاق مین مشہور سراپا

سجدی ہین جو جہکای پیشانی نے
رتبہ ہی فراز برای پیشانی نے

داغِ سجدہ جبین پہ جو ہے
ہی بہت خوشنمای پیشانی نے

کیا ملی ہی درِ محمد پہ
بڑہی جو صفای پیشانی نے

سجدہ حق کو جہکتی ہی اکثر
اللہ اللہ صفای پیشانی نے

سجدہ ریزی نبی کی در پہ ہے
شفقِ صبح و مسای پیشانی نے

نامِ احمد جو کندہ ہو اوس پر
بڑہی قدر و بہای پیشانی نے

درِ احمد کا بوسہ لیتی ہی
کیون نہ مجہکو خوش آئی پیشانی نے

داغِ سجدہ ہی جلوہ گر اوس پر
کرتی ہین سب ثنای پیشانی نے

سنگ در پر نبی کے سجدہ کرے
مل کے خاک در محمد کو

ہند سے جلد جا ہی پیشانی نے
قدر اپنی بڑہا ہی پیشانی نے

خاک احمد کی در کی جو مل لے
تب ہو تمام در صفای پیشانی

گیا ہی تابندہ تری ای دلربا افشان سے
پر ضیا و پر صفا ہی واہ کیا افشان ہے

مہر و مہ دونون ملا سکتی نہین ہین آنکہہ اوس سے
سونی چاندی کی تری ای واہ کیا افشان ہے

جو سنگہار اونکا ہی تعریف اوسکی ہو سکتی نہین
سب سی بڑہ کر مانگ مین کیا خوشنما افشان ہے

دیکہنی والی ہین جتنی محو ہو جاتی ہین سب
جلوہ گر کیا ماتہی پر صبح و مسا افشان ہے

چاندنی سی جو ہوین شب مین تو فروہ کہتی ہی
یہہ جو پیشانی پر اونکی خوشنما افشان ہے

دیکہہ کر اوسکو ستارونکی جہپک جاتی ہی آنکہہ
رات کو جو مانگ مین جلوہ نما افشان ہے

چاندنیکا کچہہ نہین رہتا ہی رتبہ آنکہہ مین
ایسی پر نور و ضیا نام خدا افشان ہے

روشن آنکہین ہوتی ہین دیکہی کوئی اوسکو اگر
قدرت حق سی بنی ای مہ لقا افشان ہے

دیکہہ کر شرمندہ ہوتا ہی اوسی نجم سحر
یہہ جو ماتہی پر شبنم جابجا افشان ہے

اور تو طاقت ہی کسکو سامنا اوسکا کری		ہانپی کی نورِ ضیا پہ خود فدا افشان ہے

کیون نہ نادر محو اوسکی خوبیون پر ہو بھلا
تیری ہی مثل جہان ای دلربا افشان ہے

اگرچہ مہر و مہ کی ہی بہت پرنور پیشانی
ضیا مین ہی حسینونکی بہت مشہور پیشانی
اگر دیکھی کسی دن ای صنم پرنور پیشانی
اگرچہ الٹسی ہی شان و شوکت جھکگئی ای افسرِ خوبان
چراغ و شمع گل ہوتی ہین اوسکی سامنی اے دل
اگر اندھیرا ہوتا ہی سینۂ زلفونکی باعث سے
کہ دیکھو اوسکا بوسہ ہاتھ ای یہ نہین ممکن
صفا کا کوی دعوی کرسکی اوس سی نہین ممکن
نہ دعوی صفا خوبانِ جنت کرسکین اوس سے
پری و حور و غلمان پر نہین ہی ختم کچھ اے دل

ضیا سی ہی رسول اللہ کی معمور پیشانی
نہین تیری برابر ای صنم پرنور پیشانی
پری کھولی نہ اپنی تا حدِ مقدور پیشانی
جھکا ئین تیری در پر قیصر و فغفور پیشانی
چمک جاتی ہی جب وقتِ شبِ دیجور پیشانی
چمک جاتی ہی مانند مہ پرنور پیشانی
کہ عاشق سی کہچا کرتی ہی اوسکی دور پیشانی
سپید و صاف ہی جو صورتِ کافور پیشانی +
اگر دیکھی تمہاری ای پری رو حور پیشانی +
تری در پر جھکایا کرتی ہین جمہور پیشانی +

جبین سائی ور جانان پہ اتنی کی ہی ای نادر
ہماری ہوگئی فرسودہ وہی تو پیشانی

چھپا مین تہی رسول اللہ کی مشہور پیشانی
چمکتی تہی زیادہ چاند سی پر نور پیشانی

دکہا دیتا ہی جب تو ای بت مغرور پیشانی
چھپا لیتی ہی فرط شرم سی تب حور پیشانی

نہین کچہہ بہی ہین ہی جلوہ گر پر نور پیشانی
ضیا بخش جہان ہی آپ کی تا دور پیشانی

نہین خورشید و مہ نظر و نہین دونکی ہمسالی مین
جو ای بت دیکہتا ہی عاشق مہجور پیشانی

تجلی کی نظاری کی اونہین خواہش نہین ہوتی
سمجہتی ہین کلیم اللہ چراغ طور پیشانی

اوٹہای بار افشان کو وہ کیا فرط نزاکت سی
حقیقت مین ہی ای رشک پری معذور پیشانی

وطن ہی گی کچہہ حصر اونکی حسن و خوبی کا نہین
ویارو نہین ہی ای رشک پری مشہور پیشانی

نہین کرتا ہی پردہ پوشی کوی حسن قدرت کو
تحیر ہی کہ گہونگھٹ مین ہی کیون مستور پیشانی

سراپا حسن و خوبی سی بنا ہی آپ کا سنگ
ظہور قدرت حق چہرہ ہی پر نور پیشانی

جبین سائی پہ ہی نے کی تو کیا اونکا تعجب ہی
اگر سا کرتی ہی در پر آپ کی ہر حور پیشانی

جبین سائی نجف مین کعبی چل کر جو ای نادر

مہ و خورشید سی بہی بڑہ کی ہو پر نور پیشانی

کیونکر رہی نہ مشک سی عنبر سی تر دماغ
رکھتا ہی بوی زلف سیہ کا اثر دماغ

اغیار بد سرشت بہایم خصال ہین
کہ عطر سی بہلا نہ کہون اونکو خر دماغ

ٹہوڑی پر اپنی یار نی بلوا لیا ہی جو
عشاق کا ہی اندنون عرش پر دماغ

زلفونکی عشق مین جو پڑا اگنا گی ہتی
بگڑا رہا فراق کی شب تا سحر دماغ

آئی مشام جان مین نہ جب تک کہ بوی زلف
کیونکر نہ منتشر رہی آٹھون پہر دماغ

گیسو کی بوی جسمین سمائی ہمیشہ ہو
لائی کہان سی عاشق بی بال و پر دماغ

کاکل سی سونگہتی ہین نہ آئی جو بوی خوش
بگڑا رہا فراق کی شب تا سحر دماغ

فریاد عاشقان پہ اونہین اعتنا نہین
ہین خوبرو حسینونکی تو عرش پر دماغ

تشنیع و طنز غیر سنی اور چپ رہے
لائی کہا کسی عشق مین ایسا بشر دماغ

وصلت کی شب مین مرغ سحر سی زیادہ تر
کرتا ہی اور منتشر اپنا جگر دماغ

جز بوی زلف یار نہ کچہ اور سونگہی
اللہ دی جو نادر خستہ جگر دماغ

ای نبیٔ صلِّ علیٰ واہ تمہاری گیسو
صورتِ آیۂ والّیل ہین پیاری گیسو

دوش سی یار نی جسوقت اوتاری گیسو
سانپ بنجائینگی ڈسنی کو ہماری گیسو

دستِ مشاطہ کو مین چوم لون ہاتھہ آئین اگر
مشک و عنبر سی بسائی ہین تمہاری گیسو

سامنا مارِ سیہ بہی نہین کرتا اونکا
بل پہ آجاتی ہین جسوقت تمہاری گیسو

اب رہائی کی کوئی شکل نظر آتی نہین
پہانسنی کی لئی کرتی ہین اشاری گیسو

سنبلِ باغ ہی اک کاہ سیاہ گلشن
اوس سی خوشرنگ ہین خوشبو مین تمہاری گیسو

برہمی اونکی پریشانی دل کا ہی سبب
اولجہین عاشق سی نہ شانی کی تمہاری گیسو

ہوی عشاق کی دل دیکہہ کی اونکو صد چاک
توڑی کنگہی سی پریرو جو سنواری گیسو

سانپ ہی سانپ نظر آتی ہین ہر سو مجکو
ہجر مین یاد جو آتی ہین تمہاری گیسو

نہین معلوم بلا کونسی نازل ہوگی
ایڑیون تک جو رسا ہونگی تمہاری گیسو

کوئی لٹکا ہمین ایسا نہین ملتا ایدل
جسسی قابو مین ہون اوس شوخ کی پیاری گیسو

موج کی طرح دلِ مردمِ آبی لہرائی
بکہری جسوقت کہ دریا کی کناری گیسو

ہی دعا نادرِ خستہ کی خدا سی ہر روز

بہر حشاد بنین سانپ تمہاری گیسو

پیغمبر خدا نے جو اپنے دکھائے بال
تب بھی تکلف اونکی نظر سب کو آئے بال
سو بار سے جو کھولکے اوسنے دکھائے بال
آئی نہ دل کو عنبر و مشک ختن پسند
جو زلف پری کی زلف نہ ہر گز پسند ہو
کیون پھر کوئی تلاش کرے عنبر اور مشک
سو بار جب کہ کھول دیا اوسنے جوڑے کا
بگڑے ہے تمام خلق کی ای غیرت پری
بے مثل و بے نظیر ہین زلفون کی ای پری
ہمتو اسیر دام ہوے آہ بال بال
دیکھا نہ آنکھ اوٹھا کے سوے سنبل چمن
نام خدا ہے حسن کو یون یار کی نمو

پھر سنبل چمن کے کسیکو نہ بھائے بال
جب اوس پری نے دھوپ مین اپنی سکھائے بال
آنکھونسے چوم چوم کے سب نے لگائے بال
اوس جور وش نے سر کی جو اپنی سنگھائے بال
وہ شوخ گیسو ونکے جو اپنی دکھائے بال
ٹوٹے ہوے جو یار کی مشاطہ لائے بال
جو ونکے ہین نہ آنکھ مین ہر گز سمائے بال
مشاطہ نے جو زلف سیہ کی بنائے بال
ڈھونڈھا تمام خلق مین ایسے نہ پائے بال
زلفونکی ای پری جو نظر ہمکو آئے بال
ایسے ہی ای پری تری مجھکو خوش آئے بال
ایام گل مین جیسے کہ گیہون نہ آئے بال

نادر وہ بال بال رہین کرم ہوی
مشاطہ سی جو یار نی رہنی گندہای بال

ہین مطلوب مری دلکو تمہاری چوٹی
یاد ہی حضرت محبوب خدا کی چوٹی

جیسی خوش وضع ہی اوس حور لقا کی چوٹی
ایسی دیکھی نہ رجال اور نسا کی چوٹی

اب نہ الجھی کہین پاؤن مین یہہ خوف آتا ہے
اینٹھیون تک گئی اوس حور لقا کی چوٹی

کینچلی سانپ نی چھوڑی ہی یہہ معلوم ہوا
اوسنی موباف سی جسوقت جدا کی چوٹی

پھانستی ہی دل ناکام کو زلف مشکین
توڑی عاشق کو لگاتی ہی بلا کی چوٹی

بال بال اب تو ہی عشاق کی جانب نکلو وبال
ای پریزاد یہہ موجد ہی جفا کی چوٹی

چوٹی کی شعر کہون کیون نہ صفت مین اوسکی
تجکو اللہ نی ایسی ہی عطا کی چوٹی

دست مشاطہ کری قطع جو کسکر باندھا
شانہ سیحر ہم تی کیون اوسکی ہی شاکی چوٹی

مدعی جب کہ وہ خوشبو کی ہوی اوسکی حضور
عنبر و مشک برای یار ہنسا کی چوٹی

گردن کس کی صفت نظم مین لی نشتر ای
سحر کی زلفین اگر ہین تو بلا کی چوٹی

کوڑیسی دیتی ہین تشبیہ جو اسکی یہہ لوگ
شاعرو نہین نہو کسطرح ستا کی چوٹی

پر سر خاب تو کچھہ اوسمین لگا ہی نہین ہے
فخر بہر کسلئی کرتی ہی ہما کی چوٹی

دو ذنب نجم سی تشبیہ ہوی تب کامل
ہل گئی جب کہ بت حور لقا کی چوٹی

ہاتھہ آجای تو آسیب کی دہشت نرہی
رد کرہی سارہی بلاون کو بلا کی چوٹی

پست و پامال ہوی کچھہ ہی حقیقت نرہی
دب گئی ایڑیون سی اوٹھی ہما کی چوٹی

مجکو اللہ نی ہوی سر شوریدہ دی
ای پریرو تجھی خالق نی عطا کی چوٹی

کمر و دوش پر اک بار گران ڈالا ہی
ہی حقیقت مین سزاوار سزا کی چوٹی

رایحہ ذوق تاف ای رشک پری جاتا ہی
وا جو ہوتی ہی کسی سمت ہوا کی چوٹی

سانپ بانکا ہر اک جعد کو سمجھی ناؔدر
تر عرق مین جو ہوا وہ من تجر صفا کی چوٹی

خوشنما ایسی ہی ای یار تمہاری کنگھی
ایسی دیکھی نہین آفاق مین پیاری کنگھی

زخم دل پر مری کرتی ہی کاری کنگھی
در حقیقت مری حق مین ہی کٹاری کنگھی

زلف پیچان نظر آی جو تمہاری اینچان
دل صد چاک نی صدقہ مین اوتاری کنگھی

بار ہوتا ہی زیادہ کمر نازک پر
زلفو تمین آپ نہ لگائی بہاری کنگھی

اے پری چہرہ ہیں ناگن سے زیادہ زلفیں
ہے سر مار سیہ رنگ تمہاری کنگھی

پیشکش اس دل صد چاک کو کردیں اونکی
اوسکو مقبول کبھی ہو جو ہماری کنگھی

اَستر اون زلفوں کو ہونی ہیں دیتی ہے صبا
پیار کرتا ہے جو ہنگام سواری کنگھی

عبث الزام اوسی آپ موا کرتی ہیں
نہیں آرائش گیسو میں ہے عاری کنگھی

ہے کوچہ میں اگر زلف کی چندے ساکن
عنبر و مشک میں بسجاے تمہاری کنگھی

طائر دل کو مری پھانسنے لیتی ہے گیا
ہے حقیقت میں مری جان شکاری کنگھی

غسل کرتی ہیں وہ نادر تو ہوا کرتی ہے
قطرہ افشان صفت ابر بہاری کنگھی

اللہ نے عیبوں سے بنائی ہے ابری مانگ
ہے حسن میں یکتا تری اے رشک پری مانگ

دل پھانسنے میں قہر ہے آفت ہے بلا ہے
کہتی نہیں پر شیوہ بیدادگری مانگ

عشاق سے منظور اگر تر نہیں تمکو
اللہ سے اب خیر تو اے رشک پری مانگ

کیا اوسکی ہیر آیا کی صفت نظم کریں ہم
رخ غیرت حور اے تو ہے رشک پری مانگ

حوریں نہ مقابل ہوں میں گلزار جناں کے
دکھلائے جو اوس غیرت حور اے پری مانگ

شرمندہ ہوی کاہکشان اوج فلک پر — دکھلائی جو تونی کبھی ای رشک پری مانگ

ہی بال برابر نہین فرق آج تک اوسین — تونی جو نکالی تھی پر پردہ پری مانگ

دعوی نرہی کاہکشان کو سر گردون — دکھلای اگر اپنی اوسی جلوہ گری مانگ

دریای صفا موج مین ہی ای یم خوبی — مشاطہ نی جو موتیو نسی تیری بھری مانگ

تاراجی عشاق پسند آتی ہی اوسکو — دل مانگ کی لیتی ہین ای رشک پری مانگ

عشاق کی دل چھین لئی اوسنی فریبا — زیبندہ نہین ہی یہ تجھی سفت بری مانگ

مشاطہ نی افشان طلای جو چنی ہی — تابندہ ہوی صورت موباف زری مانگ

تعریف سراپا مین یہ سوجھا مجھی نادر
ہی حسن سی خوبی سی لطافت مین بھری مانگ

ذو ذنب النجم سی تابان ہی تمہارا موباف — کیون نہ عشاق کو خوش ای پیارا موباف

جن و انسان ملک و حور پری و غلمان — ہمکو ایجان نہین دلسی ہی پیارا موباف

روشنی کاہکشان کی نہین خوش آتی ہا — جب سی آیا ہی نظر ہمکو تمہارا موباف

کون ایسا ہی کہ جسکو نہین منظور نظر — چاہنی والونکی انکھونکا ہی تارا موباف

کہنچتا ہی پری جوڑ کی دل کو کیا کیا
دلکش انسان کا ہی شوخ جو دار ہوا باف

چاند کی آنکہہ مین ای یار بکا چوند لگی
چاندنی رات مین دیکہی جو تمہارا ہوا باف

ای پری افعی تیرہ ہی جو تیری چوٹی
سانپ کی کینچلی سی کم نہین پیارا ہوا باف

سانپ سی سانپ کی من کو نہین رکہتا ہی جدا
کیا جدائی کری چوٹی کی گوارا ہوا باف

سرخ چوٹی مین پڑا جب تو کہا یہ سب نے
خون عاشق سی ہی رنگین تمہارا ہوا باف

مثل اوسکی ہو کوئی حسن مین امکان نہین
دست قدرت نی بنایا ہی تمہارا ہوا باف

سبکو معلوم ہوا ابر سیہ برسا ہی
تر ہوا جب کہ پسینی سی تمہارا ہوا باف

اونکی ہر چیز ہلی ہوتی ہی جو خود ہی ہلی
پیارا ہی چوٹی ہی تو کیونکر نہ ہو پیارا ہوا باف

مرتبہ کیون نہ ہو اک سی ہو زیادہ نادر
اوسکی چوٹی سی جو رکہتا ہی سہارا ہوا باف

سر کی بالونمین پرو ہی چمکتا جہومر
کیون نہو رشک دہ عقد ثریا جہومر

موتیون سی ہی مرصع جو تمہارا جہومر
کیون نہو مد نظر حور و پری کا جہومر

خوشنما بالونمین جیسا ہی تمہارا جہومر
کبہی ایسا نظر آیا نہین پیارا جہومر

اوسکی تعریف مین جو کچھ نہ کہون زیبا ہی ہے
ای پری رو تیری سر پر جو جگہہ پای ہے
جلوہ گر رنگ شباب نظر آتا ہے
ابر ہی جیسی کہ تابان ہو بہ چار دہم ماہ
سیم و زر آپنی انعام مین بخشتی اوسکو
زیورون کی تیری ہو سکتی نہین ہی تعریف

دست قدرت نی پری رو ہی سنوارا جھومر
زیورونمین ہو کسطرح سی بالا جھومر
جب چمکتا ہی میان شب یلدا جھومر
اوس سی کچھ بڑہ کی چمکتا ہی تمہارا جھومر
سادہ کارون نی بنایا جو سنہرا جھومر
چشم افلاک نی دیکھا نہ ترا سا جھومر

چشم انجم مین چکا چوندگی ای نادر
اوس پریزاد نی جسوقت کہایا جھومر

رخسار وان پر اب آپ جو گھبراتی ہین گیسو
دل چاک ہین کرتی مرا شانہ کی مانند
سو بار سینہ سامنی آتی ہین ہمارے
مربوط نظر آتی ہین طاوس و سیہ مار
وہ سنبل طرارہ کا ہوتا نہین طالب

کیا کیا کہون کیا پیچ مین دل لاتی ہین گیسو
اولجھا ہی جی زلفونمین اگر پاتی ہین گیسو
رخ پر تری جسوقت کہ لہراتی ہین گیسو
جب سبزۂ رخسار پر آجاتی ہین گیسو
جس شخص کو اوس شوخ کی خوش آتی ہین گیسو

کیا پیچ مین لاتی ہین مثل حیۂ ارقم
رخسارون پر اوس گل کے جو لہراتی ہین گیسو

اوڑتی ہوئی ناگن نظر آتی ہی ہوا پر
ہو باف سی کہل کر جو بکہر جاتی ہین گیسو

دیتا ہون کبہی اونسی اگر نسبت سنبل
ناگن مری ڈس لینی کو بنجاتی ہین گیسو

وہ مار سیہ جانکی ڈر جاتی ہین کیا کیا
کروٹ مین کبہی اونکی جو دبجاتی ہین گیسو

اس غم سی نہ کیون اولجہی بیمار اول پابند
اغیار جو اوس شوخ کی سلجہاتی ہین گیسو

ہم سنبل گلزار کی مائل نہین نادر
دل سی ہین کچہہ ایسی ہی خوش آتی ہین گیسو

ہوکی کیونکر نہ پیون مین تری سر کا تعویذ
قدرت حق سی بنا ہی وہ اثر کا تعویذ

اوسکو آنکہون سی لگا لیتی ہین سب چومتی ہین
صنم سیم بدن کا ہی جو زر کا تعویذ

لطف ای حور تری بازو مین جو دکہاتا ہی
نہین ایسا نظر آتا ہی بشر کا تعویذ

روشنی انجم افلاک مین کب ہی ایسی
ہی جو تابندہ بت رشک قمر کا تعویذ

لطف ہین حسن مین رخشندگی و خوبی مین
کیون نہو مد نظر اہل نظر کا تعویذ

چشم بد دور رہی حاسدونکی تا اوس سی
باندہ ہونگا بازوون پر اوسکی نظر کا تعویذ

رفع ہچکی ہو کہٹکا نہ ہی کچہہ آفات سے
غم وہا رہتی ہین یہہ دونون حفاظت مین
وہ جو جاتی ہین کہین کیا نظر بد سی ہو غم
دل دہڑکنی کو جو نافع ہو شبِ فرقت مین ہا

ہو مجرب جو کوی دردِ جگر کا تعویذ
شام کا ایک ہی اور ایک سحر کا تعویذ
بازوون پر ہی بندہا اونکی سفر کا تعویذ
ہمنی پایا نہ کبہی ایسی اثر کا تعویذ

نہین رہتا ہی کسی چیز سی ڈر اے نادر
پاس ہوتا ہی جو اوس ترک پسر کا تعویذ

نظر آیا نہین دنیا مین کوی اچہا جہمکا
لعل و گوہر سی مرصع ہی تمہارا جہمکا
گہنون کو دیکہہ کی لگتی ہی چکا چوند ای یار
مثل اسی رشک پری وہ نہین رکہتا اپنا
ہر پری پر پر اوسی رہتی ہی آتا ہی جو یاد
کسی نسبت دون کہ تشبیہ نہین ملتی ہی
ہٹ گئی آنکہ کسیکی نہ چمک پر اوسکی

گہنون کا کیون نہو سرتاج تمہارا جہمکا
اوسکی مانندہ آفاق مین ہوگا جہمکا
مثل انجم کی چمکتا ہی تمہارا جہمکا
اس صفت کا نہ سنا اور نہ دیکہا جہمکا
حورین آنکہون سی لگاتی ہین تمہارا جہمکا
غیرتِ عقدِ ثریا ہی صفا جہمکا
چاند سورج سی ہی تابان تمہارا جہمکا

لوگ نجم سحری کا کرین اوسپہ شبہا
شام کو سمجہی یہ عاشق کہ ہوی صبح عیان
روزِ روشن کی صفا سب کو نظر آجای

شبِ گیسو مین جو تابان ہو معنفا جہمکا
وصل کی شب مین ہو گہونگہٹ سی اگر وہ جہمکا
ہو منور جو میانِ شبِ یلدا جہمکا

نادر اوسوقت ہوا شک کہ ہی نجم سحری
وصل کے شب مین گیسو قیمت جو جہمکا جہمکا

بنجا جو رسولون کی ہوئی نور کی ٹوپی
جب سی نظر آئی بتِ مغرور کی ٹوپی
ہین ہم تو فروتن ہین مجہہ غم نہین [illegible] آئی
بہتا ہی جو کسی رو تو پہنتا ہی تو ایسی
ننگا ہی جو کیا ہی اوسی زینت سی سرو کا
تعظیم مری کرتی ہین خوبانِ فرنگی
ہر شخص تری آگی سی نکلتا نہین کوئی
ہو خلق مین مثل اوسکی کوئی یہ نہین ممکن

اونچی ہوئی پیغمبرِ مغفور کی ٹوپی
پہر دل کو خوش آئی نہ مری حور کی ٹوپی
اوتر گئی تری کوچہ مین مغرور کی ٹوپی
جہکتی ہی تری آگی سرِ جور کی ٹوپی
پہر نہ نظر آئی نہ کسی حور کی ٹوپی
دیکہا جو مجہی سر سی وہ مین دوسکی ٹوپی
جہک جاتی ہی آگی تری جمہور کی ٹوپی
خالق نی بنائی ہی تری نور کی ٹوپی

کیا کوئی مقابل ہو کہ یہ ہو نہیں سکتا ہے
جھکتی ہے تری سامنے فغفور کی ٹوپی

غنچہ شمع کی حاجت شب وصلت میں نہیں ہے
سر پر تری ای بت ہے مگر نور کی ٹوپی

ای نادرِ مداح نبی ہیں تری آقا
اللہ نے بخشی ہے جنہیں نور کی ٹوپی

اوس سر پوش نے اگر اپنی دکھائی اوڑھنی
حور کی بھی پھر نہ نظر میں سمائی اوڑھنی

ہاتھ اگر آئیں تو تھامے اوسکی میں چوموں آنکھ سے ہا
اوس پری نے نہ خلکے ہاتھ سے لی اوڑھنی

چادرِ گل بخارِ ہستی بد تر نظر آنے لگے
جب نظر اوس غیرتِ حور کی آئی اوڑھنی

اوس پری کی سر پہ آئی جب نظر جلوہ فزا
پھر کسی حور و پری کی ہی نہ بھائی اوڑھنی

سر سوں پھولی چشم عاشق میں جو دیکھی زرد زرد
چنپئی جب اوس پری نے رنگائی اوڑھنی

چادرِ مہتاب میلی آئی عاشق کو نظر
اللہ اللہ کیسی رکھتی ہے صفائی اوڑھنی

بوسہ لے لیکر لگایا آنکھ سے عشاق نے
اوس پری وش کی مقدر سے جو پائی اوڑھنی

ایک بھی ہی ایک بہتر اوسکو دی اللہ نے
اوڑھے ہی کیوں وہ غیرت حور پرائی اوڑھنی

شرم خشم اوس پری کے رخ کا جلوہ کیا ہی نظر
سر سے رکھتی ہے ہمیشہ آشنائی اوڑھنی

جسم صافی سی جدا ایک آن بہی ہوتی نہین
بار ہا شرم و حیا مین آزمائی اوڑہنی

حال دل کیون غیر اے ہمدرد ہی کیا تجسی کہون
یاد آتی ہین بایام جدائی اوڑہنی

ہین دن گرمی کی ہو ہلکا دوپٹا
تمہین زیبا ہی ململ کا دوپٹا

نہو بہی ہلکی سی سر پر اوڑہنی ہو
بہت بہاری ہی آنچل کا دوپٹا

نظر سونیکی چڑیا آگئی صاف
ذرا شانی سی جب ڈہلکا دوپٹا

جوانی زور پر نام خدا ہی
ذرا چہوٹا ہی اوٹن کا دوپٹا

نہ نظرون مین سمائی چادر ماہ
جو دیکہا وہ جہلاجل کا دوپٹا

بہت سی گو کہ دسی جو سیا تہا
دولائی مین سی کیا چہلکا دوپٹا

نہین زیبندہ ہی پوشاک بہاری
اگر اوڑہو بہی تو ہلکا دوپٹا

بنارس سی جو آیا راہ آورد
پسند آیا اونہین کل کا دوپٹا

غضب اوٹہا سکتی ہی بہاری اونسی پوشاک
رہا سر پر کوئی ہلکا دوپٹا

برا اندہیر ہوگا ای پری رو
اگر سر سی تری ڈہلکا دوپٹا

کفن کو زیب دی ای نادر زرار
جمی اونکا اگر ہلکا ہو وپٹا

حاسد کی نظر سی رہی مستور دلائی
ہی نام خدا حسن مین معمور دلائی

ہی خوبیو مین آپ کی مشہور دلا بہی
ایسی نظر آتی ہی جبین پر نور دلائی

غش دیکھتی ہی دالونکو جو آجاتی ہین اوکبیر
رکہتی ہی نگہ زرد و گلشنی طور دلائی

ہین دیکہہ کی محو اوسکو پرستان کی پریان
تیری نظر آتی ہی جو ہی حور دلائی

حسن اوس سی زیادہ نہین ہوتا ہی کسی مین
کیو کر نظر آن کو ہو منظور دلائی

جاڑا د نہین ہو جو اوس جدائی سی ضرور
اوڑہی نہ اگر وہ بت مخمور دلائی

حاجت نہ رہی شمع کی گر بزم مین اہل
جھلکی جو میان شب دیجور دلائی

بیوقت کوئی کام بہی آتا نہین ہرگز
گر دیتی ہین شب گرمیو مین دور دلائی

شرم اونکو ہی اتنی کہ تن پاک پر اونکی
دیکہو ہی تو رہتی ہی بدن مستور دلائی

جس فرش پہ نورانی و خوشرنگ ہی اہل
ہو کیون نہ پسندیدہ جمہور دلائی

نادر شغف چرخ کو نسبت ہی اوس سی

خوش رنگ ہی کس مرتبہ پر تو رودلائی

روز خلقت سی خمیدہ ہہین بیکار ابرو
پہر تسلیم نہی جہاک گئی خمدار ابرو

قائل خلق ہین بیشک تری ای یار ابرو
قتل ہر روز کیا کرتی ہین دو چار ابرو

یار سی ہینی کسیدن جو ملائین آنکہین
ہنگئی میری لئی خنجر خونخوار ابرو

منہ سی حجاج کی اکثر یہ سنا ہی ہمنی
رشک محراب حرم ہین تری ای یار ابرو

جانبری کی کوی صورت نہین آتی ہی نظر
تیر مژگان تو کمان آپ کی خمدار ابرو

سہم کر گوشہ مین چہپ جاتی ہین جلاد اپنا
دیکہتی ہین جو کبہی اونکی کماندار ابرو

اب نہین بحر فنا سی ہین کچہ بیم وہراس
شکل کشتی کی نظر آتی ہین ای یار ابرو

حسن کے اوج پر اونکو جو ہوی ہی معراج
نہین قوسین سے کم یار کی خمدار ابرو

اب اوسی اور سوا ہونگی ہمین حاجت سے
ڈہال ہی خال سیہ یار کی تلوار ابرو

دونون عارض ہین مہ و مہر تو خال اختر ہین
ہین ہلال فلک حسن وہ خمدار ابرو

شوخ ہی چشم اگر چشم غزالان سی سوا
شاخ آہو سی ہین بہتر تری خمدار ابرو

روزہ دارون نی جو دیکہا تو نہین روزے توڑے
ہین ہلال مہ شوال اگر یار ابرو

روزه دارون نے جو دیکھا اوسے روزے کھولے
ہین ہلال مہ شوال وه خمدار ابرو

کیون ہلال رمضان دیکھه کے دیکھین تلوار
چاہیے شمشیر نظر آئین جو ابی یار ابرو

اوسنے دیکھا نظر بد سے اگر اے نادر
ہوئے تلوار پہ حاسد غدار ابرو

حسن مین جیسے ہین اوس شوخ کے پرخم ابرو
ایسے آتے ہین حسینو کی نظر کم ابرو

جانبری کی کوئی صورت نظر آتی ہی نہین
مثل شمشیر کھچے رہتے ہین ہر دم ابرو

یاس سے کوئی خفگی کی نہین ہی امید
زلف کی طرح رہا کرتی ہین برہم ابرو

قتل عشاق کرے وه تو تعجب کیا ہی
بگڑے تیور نظر آتے ہین تو برہم ابرو

کج نظر آتے ہین عشاق کی جانب سے مدام
راست دیکھے ہین حسینو کی بہت کم ابرو

اسفلو ان سے مدد اعلی کو نہین ہوتی ہی
انسودن سے نہین دیکھے ہین کبھی نم ابرو

حور و غلمان و پری کی بھی نہین ایسے ہین
رہتے ہین جیسے کہ ایدل بنی آدم ابرو

مثل شمشیر کھچے کیون نہ رہین اتنے قاتل
قتل کرتے ہین جو عزم مصمم ابرو

نظر قہر سے تو دیکھے اگر اوسکی طرف
آنکھه تو کیا نہ ملائے کبھی رستم ابرو

اونسی الفت ہی زیادہ جو مجھی کیا ہی عجب
ساری اعضا سی ہین ای یار مقدم ابرو

اوسکی نظاری سی تا در گو نہ ہوش آئی کبھی
کبھی دکھلای جو وہ نورِ مجسم ابرو

کیا کہین کس وجہ سی نور و ضیا آنکھون مین ہی
جلوہ حسنِ رسولِ مجتبیٰ آنکھون مین ہی

بر غلط یہ ہی کہ کوئی اژدہا آنکھون مین ہی
درحقیقت پرتوِ زلفِ رسا آنکھون مین ہی

کیا کہون مین ای اولی الابصار کیا آنکھون مین ہی
جلوہ حسن و جمالِ مہ لقا آنکھون مین ہی

زلف و رخ سی جلوہ صبح و مسا آنکھون مین ہی
مانگ تیری مثلِ خطِ استوا آنکھون مین ہی

اٹھین زلفونکی دید یا ہی وہ بوسہ بھی
اللہ اللہ. کیا مروت کیا حیا آنکھون مین ہی

مجمعِ اوصاف خالق نی بنایا ہی اونہین
رحم کا دل مین ہی گھر شرم و حیا آنکھون مین ہی

یاد مین مہندی کی روتا ہون اگر ای جانِ جان
سرخ آنسو صورتِ رنگِ حنا آنکھون مین ہی

زرد چہرہ ہو گیا ہی جو مریضِ ہجر کا
جلوہ گر اوس دن سی رنگِ کہربا آنکھون مین ہی

دور عاشق اپنی نظرونسی ہین کرتی تجھی
پتلیون کی طرح سی ای یار جا آنکھون مین ہی

انتظارِ جلوہ دیدار کب تک کیجئے
جان راہی عدم ای دلربا آنکھون مین ہی

کانورو مین جو کہ جادوگر ہین وہ بہی کہتی ہین
سامری کی سحر کی ای یار جا آنکہون مین ہی

رونق روئی کردیا ہی بہادون ساون کو خجل
جلوہ گر عشاق کی شاید گہٹا آنکہون مین ہی

زندۂ جاوید ہوجاتا ہی تو دیکہی جسی
ای پری تمثال کیا آبِ بقا آنکہون مین ہی

کیا بہروسا زندگانی کا ہی مانندِ حباب
ہر گہڑی جب موج زن بحرِ فنا آنکہون مین ہی

ہنسی جب اونسی کہا کچہہ سحر ہین کہتی ہین
ہنسکی رشکِ سہبا کی صنم نی تب کہا آنکہون مین ہی

جب سی لایا ہی جوابِ خط کبوتر یار سی
رتبۂ عشقانہ کچہہ قسمتِ ہما آنکہون مین ہی

موتیونسی دیتی ہین تشبیہ جو اون دانتون کو
موتیا بند اونکی ایدل بخطا آنکہون مین ہی

حسنِ حوران جنان بر بہی ہین پڑتی نظر
جب سی ای رشکِ پری جلوہ ترا آنکہون مین ہی

اک نظر سی ابر وم کو پہر جو کر دیتی ہین آب
معجزہ کیا کوئی ای معجز نما آنکہون مین ہی

جب سلی مصحف مین نظر آتا ہی مازاغ البصر
روشنی ایمان کی تب سی سوا آنکہون مین ہی

کیا قبا کا شوق کوئی دارِ فانی مین کری
جلوہ گر آٹہون پہر شکلِ فنا آنکہون مین ہی

قبلہ ہی کی سمت اوس کافر کی پہرتی ہی نظر
پہنچی ہر اک صورتِ قبلہ نما آنکہون مین ہی

اوس صنم نی یہہ کہا آون تو مین اترون کہان
دست بستہ عرض کی مینی کہ جا آنکہون مین ہی

رات بہر نظارہ بازی غیر سی کرتا ہی وہ — اوس مہ بیرحم کی خاطر رتجگا آنکھوں میں ہی

نادرِ محزون کو نظارہ ہو جلد اوسکا نصیب
صورتِ کلبِ علی صبح و مسا آنکھوں میں ہی

یثرب کی طرف کو نہ اگر ہو سفری آنکھ — اسطرح نہو اہل نظر کی نظری آنکھ

کیا ذکر کسی سی جو کری بد نظری آنکھ — بدبینی و شوخی سی ہی لاریب بری آنکھ

تب جا نہیں کہ آنکھوں سی مری جار ہو اکبار — کرتی ہی بکثرت چار طرف جلوہ گری آنکھ

کیا حسن میں خوبی میں ہو انسانکو نسبت — ہو آب کی رخسار صفا مین تری آنکھ

تجہہ دیدۂ نرگس کو نہیں اوس سی ہی نسبت — ہی شرم و حیا سی تری ای غیرت پری آنکھ

راحت نہیں ہوتی ہی تری ہجر میں ای شوخ — خالی جو کبھی غم سی ہو ای تو بھری آنکھ

کیا شوخی رفتار ہی اوس گلِ حسین تن — تو دیکھہ ذرا آنکھو لگی ای کباب دری آنکھ

کیا کیا تری اوصاف رقم کیجیی ای شوخ — بلقیس ہی اگر حور تو ہی رشک پری آنکھ

مشہور ہی معروف ہی منظورِ جہان ہی — خوشچشم نہیں رکھتی ہی بہت ناموری آنکھ

اللہ سی یہ میری دعا ہی کہ وہ ہو لی — کرتی ہو تری آنکھ سی جو بدنظری آنکھ

رہتی ہین کھلی دیدۂ باطن تری جانب
ہوتی ہی اگر بند دم تحیر ہی آنکھہ

تہمت ہی کہ وہ آنکھہ لڑاتی ہین ہر اک سی
ہی ان کی نظر باز تو ہنسی صاف مری آنکھہ

ای نادرِ خستہ کرہی حاسد کو خدا کور
ڈالی مری جانب جو بری بد نظری آنکھہ

روضۂ ختمِ رسل سی چار آنکھین ہوگئین
طالعِ بیدار انسان بیدار آنکھین ہوگئین

جب سی اک پردہ نشین سی چار آنکھین ہوگئین
نصب جانی روزنِ دیوار آنکھین ہوگئین

زار زار ایسا ہنین رویا نہ ار آنکھین ہوگئین
عشقِ چشمِ یار مین بیمار آنکھین ہوگئین

ہیچکارہ ہین جو کاری صاف آنکھہ کی حضور
کیا شکار افگن تری ای یار آنکھین ہوگئین

مردمک مژگان اشارہ سرمہ جادو ہین غضب
لوٹتی ہین اوسکو جس سی چار آنکھین ہوگئین

ہیٹھی چھریان ہو رہی ہین اندنون سینہ کی پار
کس بتِ شیرین ادا سی چار آنکھین ہوگئین

جای طرہ پھول نرگس کی جو رکھی تو لی آج
زیب افزای عمرِ دستار آنکھین ہوگئین

سو رہی کیا بلبل چمن ہین خوف سی صیاد کی
پھولون کا کھٹکا ہوا بیدار آنکھین ہوگئین

اقربا بیمار کو اپنی سمجھتی ہین عزیز
ابرو و مژگان کو کسد اب بار آنکھین ہوگئین

ہون مثالِ زرد پر آگر بہای اشک آہ
ہجر کی شب مین مری غمخوار آنکھیں ہو گئیں

شاعرون نی جو سخن گو اونکو باندھا شعر مین
فی الحقیقت صاحبِ گفتار آنکھیں ہو گئیں

اوسکی چتون کیا پھری ہر ایک مجھسی پھر گیا
کج مثالِ ابروِ خمدار آنکھیں ہو گئیں

ہی ترا عینک لگانا بھی یہ عین مصلحت
چشم بد دور اب تو دو سی چار آنکھیں ہو گئیں

شرم جب باقی نہین ہی کیا لڑا اونسی نگہہ
دیدۂ عینک سی اب تو چار آنکھیں ہو گئیں

دو گھڑی نشہ کی پڑی رہتی ہین اب تو رات دن
ای بتو کیا صاحبِ زنار آنکھیں ہو گئیں

نشہ مے نی کیا تبدیل ساقی رنگ چشم
آگی تو ابلق تھین اب گلنار آنکھیں ہو گئیں

چشم آہو چشم ابرو چشم جوہر چشم دام
لب دو چار ای بت یہ تجھسی چار آنکھیں ہو گئیں

یہ ہوئی کثرت نگاہوں کی کہ مانندِ نقاب
اوس پری کی رخ کی پردہ دار آنکھیں ہو گئیں

خال نقطہ ناف مرکز دایرہ خط آب کا
وقتِ گردش غیرتِ پرکار آنکھیں ہو گئیں

چشم اشکو نہیں محیطِ چشم ہی دریای اشک
پڑ گئی اس سیلاب مین کب پار آنکھیں ہو گئیں

روضۂ شاہِ نجف کو دیکھہ آنین شکر ہی
پر ضیا ای نادرہ بیمار آنکھیں ہو گئیں

Kashmir University
Iqbal Library
Acc. No. 205981

توڑتی ہیں کعبہ میں جسدم پہ بلبلیان — دیکھکر اعجاز تیں حیران و ششدر بلبلیان

چاندی سونیکی بناتی ہین جو زرگر بلبلیان — دیکھکر اوس بت کو ہو جاتی ہین ششدر بلبلیان

گو کہ تھی تو مین ہی خوش وضع اکثر بلبلیان — پر نظر آئین نہ اوس بت کی برابر بلبلیان

سادہ وضعی مین تمہاری مثل ہو سکتی نہین — گو کہ پہنین لاکھ تیاری کی زیور بلبلیان

ہجر کی رات تو نہین جو آتی نہین ہی مجھکو نیند — جو کی آنکھو ملین رو یا کرتی ہین شب بھر بلبلیان

پیر بھی اوس بت کی برابر خوبیان حاصل نہین — گو کہ جانفشانی سی ہوی جاتی ہین باہر بلبلیان

دست قدرت نے بنایا ہی خدا نے اوسکی شکل — ہو نہین سکتین کبھی اوس بت سے بہتر بلبلیان

سا سنا اوس ائنہ سیما سی ہو سکتا ہی کب — جس کا کیسی جتین ہین کوی جوہر پہ بلبلیان

ہو خدا ہی کا مقرر اوسکی کوئی ممکن نہین — تم دنیائی سنگ کی دنیا مین آذر بلبلیان

تجھکو خالق نے بنایا ہی او بہتر انسان نے — تیری ای بت ہو نہین سکتی برابر بلبلیان

تجھکو جیسا حسن بخشا ہی خدا ای پاک نے — ایسی کعبہ مین ہین نہین ای حور پیکر بلبلیان

حسن اوس بت کا ہی بیمثل و نظیر آفاق مین — ایسی کب ہونگی میان ہفت کشور بلبلیان

ہین یہ فانی اور نادر باقی اوسکی ذات ہے

کیا خدا ہی پاک کے ہونگی برابر پیشیان

کہو ہین رو نسی اک رو نہی ہماری پلکین
غم احمد مین یہ ہین ابر بہاری پلکین

ہو اشارہ تو نہون کا ہو نسی ہماری پلکین
خدمت آنکھونکی کرین مثل جواری پلکین

مرغ جان صید ہو دیکھی جو تمہاری پلکین
ہین حقیقت مین مری جان شکاری پلکین

کہین طوفان نہ آجای ہی لو دریا ہی نوح
ہو تسلا دہار برستی ہین ہماری پلکین

دیکھ کر کہتی ہین یہ ساری اولو الابصار یہ بات
ایسی بیماری نہ تو آنکھین ہین نہ بیماری پلکین

ہی یہ تعبیر کہ کانٹو ہین او لجھنا ہوگا
خواب مین دیکھی ہین اتی یار تمہاری پلکین

خوش ہمرہ لوگ اگر سر مین ہوتی ہین بہم
نوک کی لیتی ہین او سوقت تمہاری پلکین

پانی بہرتا ہی سحاب اونکی مقابل اگر
سیل ہین اوسکو بہاتی ہین تمہاری پلکین

عکس سرمہ انہین ہم جانتی ہین ای گلرو
ہین سیہ خد سی زیادہ جو تمہاری پلکین

سب یہ کہتی ہین کہ ہی جوش براب نہر فرات
تر محرم مین ہو ہوتی ہین ہماری پلکین

اوسمین سیہ بات کہان ہی اوسی کیا نسبت ہی
تالی الو ہا کبھی دیکھی جو کٹاری پلکین

نہین اتا ہی موافق کسی عاشق سی مزاج
سب سی کرتی ہین جہری ہی اور کٹاری پلکین

خس کے ٹٹی سی ہی سوا خانۂ دل ٹھنڈا ہی
تر جو رہتی ہین دمِ گریہ و زاری پلکین

خوب ثابت ہی کہ مشکل کے گھڑی جب آ ہی
مجھسی ہوٹین نہ کبھی منہ دمِ یاری پلکین

صبح تک آنکھین تو بیدار رہا کرتی ہین
گرتی ہین ہجر کی شب نجم شماری پلکین

آنکھین بیمار ہین جیسی ہین دکھیا اونکو
ہجرِ جانان مین نہین دکھ درد کی ماری پلکین

خانۂ چشم کی ہین مردمِ دیدہ حافظ
چوکی دیتی ہین جو آجاتی ہی باری پلکین

گوہرِ اشک کی منظوم جو کرتی ہی صفت
کیا عجب ہی کہ جو دین اونکو دراری پلکین

حال سب چشمِ سخنگو سی سنا ہی اونکا
گو نہین جانتی ہین نامہ نگاری پلکین

ادب حضرتِ عیسی سی ہی ہوتی ہین دوچار
آنکھون کی طرح چھپالی تھی حواری پلکین

سبزۂ خط کہ طراوت سی نمو ہوتا ہے
جب کہ تر ہوتی ہین ای یار ہماری پلکین

آنکھ مین دیکھنی والو کی خلش کیون نرہے
بنگئی ہین صفتِ خار ہماری پلکین

خوش مژہ لیلی و عذرا و دمن ہی ابدل
تھی دو چار تو گزری ہین شکاری پلکین

سبب مغفرت ای نادرِ محزون ہوگی
غم شبیر مین تر ہین جو ہماری پلکین

خم رہا کرتی ہین تسلیم کو اکثر پلکین
ہوتی ہین اشکو نسی اپنی جو کبھی تر پلکین
دشمن جان ہین ایک ای بت کافر پلکین
چشم مخمور کی ہی چشم ہو شاید نرگس
گرمیون مین ہو چہڑکاو کی حاجت ہرگز
نہین دیتا ہی جگہ کوئی کبہو تنکو گہر مین
لگی کرنی ہی نظر جب رہ نظارہ چشم
نظر تیز نہین ہی مجھی کچھ تیر سی کم
قافلہ لوٹنی کا قصد جو آنکھون نی کیا
آنکھو نسی چشم پری کو نہین نسبت اصلا
تیری آنکھونکو جو کرتا نہین منظور نظر
اسقدر آنکھو نسی عاشق کو نہین ہی کھٹکا
جبسی ہی طفلک نسی دل کو مری عشق

کیون نہ آنکہو نسی ہین مدراج پیمبر پلکین
آتی ہین ابر کو نشتر مینہ ذرا لک پر پلکین
یہ ہوین تلوار نگہ تیری ہی خنجر پلکین
نہین برگشتی ہین مگر آپ کی ہمسر پلکین
اشک افشان ہو اگر آپ کی در پر پلکین
تیا سیان آنکہونکی اندر ہین باہر پلکین
خار منبری کو ہون آمادہ منقر پلکین
برچھیان تانی ہوی ہین مری دلبر پلکین
ہوگئین دیکھتی ہی دیکھتی خنجر پلکین
فترہ حور سی ہین آپ کی بڑہ کر پلکین
روصیف بستہ ہین لیئہ پہر سامنی کیونکر پلکین
دشمن جان حزین ہین یہ ستمگر پلکین
رگ جان کی لئی ہین صورت نشتر پلکین

چشم نمکے دید مین ہما پای نظر کو کہنگا ہو گئین میری لئی خار سی ٹرہ کر ملکین

۱

روضۂ شاہ نجف کو ہو روان ای نادر
کرین چار دب کشتی صحن مین جا کر ملکین

خاکِ پا کا جو پیمبر کی لگایا سرمہ
پہر کوئی اور نہ آنکہون کو خوش ایا سرمہ

خاکِ پا کا تری جب ہاتہہ نہ ایا سرمہ
ہو گی عشاق ای مجبور لگایا سرمہ

شوقِ دیدار ہوا جبہ کہ تری آنکہو نکا
طور کو پہونک کی عاشق نی بنایا سرمہ

کیا غضب ہوتی ہین اللہ رقیب طرار
مہندی ہاتہونسی تو آنکہونسی چرایا سرمہ

ہو گیا خلق مین اندہیر سیاہی چہائی
اوس پریزاد نی جسوقت لگایا سرمہ

خاکِ پا یار کی ہاتہہ اپنی جو ائی اہل
اپنی آنکہو نکی لئی ہمنی بنایا سرمہ

شاعرانسی نہوی چشمِ مکحل کی صفت
ہو گی مجبور تب شعر سی کہایا سرمہ

کوہِ طور آہ ہوا خاک سیہ جل جل کے
اپنی آنکہون مین جو اوس مست نی لگایا سرمہ

سمجہی ہم کحلِ بصر خاکِ رہ جانان کو
نہ خوش آیا نہ خوش آیا نہ خوش ایا سرمہ

بس ہی خاکِ قدمِ یار بصارت کی لئی
ہفت اقلیم مین ڈہونڈا تو نہ پایا سرمہ

بہر تائید بصارت ہی دعا ای نادر
آنکھو مین خاک قدم کا ہو خدایا سرمہ

ہی چشم یار کا مشہور کاجل — بڑہاتا آنکھون کا ہی نور کاجل
تمہاری سی اُنہین چتون کسکی — لگاتی یون تو ہین جمہور کاجل
سیاہی مین ہی رجحان اوسکو سب سے — ہی مانند شب دیجور کاجل
تری آنکھون سی کچھ نسبت نہو گی — لگا نین گو پری و حور کاجل
کریگی رہزنی وہ چشم فتان — لگاتا ہی اگر منظور کاجل
لگا دیگا نہ پھر آنکھین کسی سے — لگا دیگا جو وہ مغرور کاجل
گرایا اوسنی جو آنکھو نسی اپنی — تو دنیا سی ہوا کافور کاجل
حسینونکی ہی آنکھونکا ضیا بخش — سیاہی سی ہی گو معمور کاجل
ضیا بخشی کیا کرتا ہی اکثر — برای دیدۂ بی نور کاجل
صفاہان کا ہی سرمہ شہرہ آفاق — نہین ہی اوسقدر تو دور کاجل

مکحل آنکھونکا شیدا ہی نادر

دکھادی اک نظر ای حور کاجل

ہنی کی ہا صفا پر نور بینے — ہتی فقط حسن سی معمور بینے
ہنو کیون خلق مین مشہور بینے — پری سی خوب ہی ای حور بینے
محبت مین نہ ہنسنی کی ہو غمناک — ہی لازم آدمی کو دور بینے
تمن عزم حریم یار ای دل — جو خود ہو عاجز و مجبور بینے
کوئی ہونسی سی پوچھی اوسکی تنویر — ہی روشن مثل شمع طور بینے
کوئی نزدیک نسی کیا سمجھی اوسکو — حقیقت مین بہت ہی دور بینے
ہین دعوی اوج کی منبر کو کیا کیا — دکھادی تو ہی ای مغرور بینے
ہمن ہنوز بیش نور حق کو سمجھا — ہوئی گھونگھٹ مین جب مستور بینے
ترمی اعضا کی کیا تعریف لکہون — پری رخسار ہین تو حور بینے
نقاب اوسکی اگر ہی رات کالی — تو ہی شمع شب دیجور بینے

بدل کن یاد ای نادر علی را
اگرچہ دارا مغرور بینے

ہم خوبیوں مین یون ہے سخن وہ بلند ناک
نہتہ پہنوگی تو حسن مین ہوگی دوچند ناک

جو وصف ناک کی ہی اوسکی تو پاتا ہی وہ صلا
ہی صاف ہر غلط جو کہی نار وہند ناک

ہی فیض بخش فیض رسان عاشقونکی وہ
پہونچاتی ہی کسیکو بہلا کب گزند ناک

اللہ ری نازکی کہ دم سیر گلستان
آتی جو بوی گل تو وہ کرتی ہین بند ناک

اعضا ہی یار یون تو ہین سب ایک خوبتر
سب سی زیادہ آتی ہی لیکن پسند ناک

حور و پری کو ایسی ملی ہی کہان حسین
دلکش زیادہ سب سی ہی وہ دل پسند ناک

دل عاشقونکی کہینچتی ہی اپنی سمت کو
سچ پوچہی تو کرتی ہی کار کمند ناک

اعضا جو اوس حسین نی اپنی دکہائی ہی
مجکو پسند آگئی دل دردمند ناک

جیسی بنائی ہی یہ قدرت نی تیری خوب
ہوگی حسین کسکی بہت ارجمند ناک

غمناک سب حسین ہوی اوسکی رشک سی
ہی خوبیون مین سب سی زیادہ بلند ناک

کہتی ہین صدق دل سی جو نادر ہین اہل دین
منبر سی اوج مین ہی زیادہ دوچند ناک

سچ پر جو آئی ابر ہی ہی تیری آشکار نتہ
دکہلا رہی ہی ہالہ مہ کی بہار نتہ

ہی بوجھہ سو ہی ہوتیونکا ہی بہت گراں
دل پر ہو تمامہو اسپی یہ امکان ہی نہین
حلقہ بگوش کون ہی دنیا مین خوب ہین
ممکن نہین کہ محو دل عاشقان سبھی ہو
شرح اوسکی خوبیونکی ہو کس طرح سبھی بیان
گرمی جو تیری شعلۂ جوالہ دیکھہ لے
کچھہ حاجت چراغ نہ ہی کام شمع کا
اوسکی ذہن کے ہو نہین سکتی بیان وصف
ہی جو جاہی تاک اوسکی سبب سی تو کیا عجب

اوس روی ناز نہین کو جنکیو کر ہو بار نشہ
الفت مین کرتی ہی مجھی پی اختیار نشہ
آتا ہی مجکو دیکھہ کی مجکو ہی پیار نشہ
انکو جو یاد تیری ہی لیل و نہار نشہ
رخ پر دکھاتی نہی جو تمہاری بہار نشہ
ہی یہ یقین وہ ہی ہو تجپر نثار نشہ
ہوتو ہی جب وصال کی شب نور بار نشہ
دیتی ہی زیب چہری پر اے گلعذار نشہ
ہنی رہا نہ کبھی لیل و نہار نشہ

جلوہ ہمیشہ نادر دلخستہ کو دکھای
نمائب کبھی نظر سی ہو کردگار نشہ

ہی تاک مین کیا ہی خوشنما رنگ
ہوتا ہی دماغ اوس سی تازہ

رکھتی ہی جو خوبی و صفا تو رنگ
خوشبو تری تاک مین ہی کیا رنگ

سب خوبیوں سی ہین اوسکی آگاہ ۔ مشہور جہان ہی جا بجا لونگ

ہین زرگر و سادہ کار عاجز ۔ ہی صنعت خاص کبریا لونگ

مداح نہین ہی کون اوسکا ۔ ہی قابل مدحت و ثنا لونگ

ہی موتیون سی مرصع ایدل ۔ دکھلاتی ہی لطف واہ کیا لونگ

اوسکی تشبیہ ہی نہین ہے ۔ بہشتی ہی تیری دلربا لونگ

تیری سی نہ دیکھی آج تک تو ۔ آئی ہے نظر ہزار ہا لونگ

حوروں کی حسن ہین سب سی بہتر ۔ پر تیری سی کب ہی خوشنما لونگ

منہ مین ہی الایچی کی خوشبو ۔ ہی ناک مین جلوہ گر جدا لونگ

ہی صبح و سا دعای نادر
آجائی نظر وہ یا خدا لونگ

مصحف سی بنی بکا ہین کم نام خدا رخ ۔ ای صل علی صل علی صل علی رخ

ہمشکل گلستان جہان مین ہی ترا رخ ۔ عینیا آنکھین ہین کیا پلکین ہین کیا زلفین ہین کیا رخ

آیا نہ کبھی اوس در دولت سی مرا رخ ۔ کعبہ کے طرف ہو صفت قبلہ نما رخ

شطرنج میں جب تیری پیادوں کی تری ہی صف
پیچھی کو ہٹا سامنی رخ کی ہو ای رخ

سینہ صاف وہ داغی بت کامل ہے وہ ناقص
ای مہر لقا ماہ کجا اور کجا رخ

ہے جس جا ہے مرا غنچۂ دل مثل گل باغ
اٹھو نی جو دو پٹی سی ترا باد صبا رخ

ساکن حرم کو ہی بتان کا ہوں میں ای شیخ
کعبی کی طرف قبلہ ہو کسطرح مرا رخ

ہے داغ جو لالہ میں کلف ماہ میں بھی ہے
ان دونوں سی بہتر ہے ترا نام خدا رخ

جو قتل کیا جلوۂ دیدار دکھا دی
اب ڈھال نسی ای تیغ زن اپنا نہ چھپا رخ

کیا وجہ کہ ابرو تری کج رہتی ہیں ہمیشہ
مانند کمان کسلئی رہتا ہی پھرا رخ

ای ناور دلریش ہے صد شکر ہمارا
دل احمد مرسل کی طرف سوی خدا رخ

جیسی ای یار ہیں تمہاری گال
ہیں الیسی کسیکی پیاری گال

اوسنی اولٹا نقاب کا گوشہ
دیکھنی میں تو آئی. پیاری گال

دل جو زو بری نہ کیوں ہو فدا
گوری گوری ہیں پیاری پیاری گال

مہر و مہ دونوں صدقے ہیں اون پر
فلک حسن کی ہیں تاری گال

محو عشاق ہو گئے اے دل ۔ اوسنے غازے سے جب سنواری گال

وارین عشاق جان کو جس پر ۔ ایسی گلگی ہین اور پیاری گال

باغ رضوان کی پھول ہین وہ لب ۔ ہین چمن کی اگر ہزاری گال

اوسکو غازے کی کیا ضرورت ہے ۔ جسکے اللہ نے سنواری گال

پھوٹ نکلی گلی سے رنگت سرخ ۔ پاؤن سے ابھر گئی جو ساری گال

قدر کیا مہر و مہ کی وہ جانے ۔ جسنے دیکھے ہین تمہاری گال

کوئی اونسے سوا کہین نادر
فلک حسن کی ہین تاری گال

کیا ہے پر نور اے جان تمہارا غازہ ۔ نظر آیا نہین ایسا کبھی پیارا غازہ

گالون کی حسن کو دہ چند وہ کر دیتا ہے ۔ کیون پسند آئے نہ اے شوخ وہ ادا غازہ

جو کہ بازار مین تیار ہوا کرتا ہے ۔ صرف ہوتا ہے وہ خوشرو نہین سارا غازہ

قدرتی رنگ ہے اسمین وہ بشر کی صنعت ۔ کیون نہ کرجائے ترے رخ سے کنارا غازہ

جب لگا لیتی ہو تم چہرہ نورانی پر ۔ جاہتی ہمسے ہین اسکندر و دارا غازہ

پھر اوس بت نی ملا ہی جو رخ انور پر | کرتی ہو تا ہمین عاشق کو نظارہ غازہ
محو غنازہ گویا پاہی جو اکثر اون پر | پیش آتا ہی بالطاف و مدارا غازہ
نہ تو سرمہ سی ہی کچھ کام نہ کچھ کاجل سی | مجکو آفاق مین ہر شی سی ہی پیارا غازہ
اونکی رخسار جو رنگین ہین خود قدرت سی | زیب عارض ہا نہین کرتی ہین نصارا غازہ
محو نظارہ مہ و مہر نہ کیون اوسکی ہوتی | اوج پر حسن کی لگانی گویا کہ ہی تارا غازہ

اوسکی بی دیکہی ہوی چین نہین شاد کو
کہدو اوس سی کہ دکہادی وہ خدارا غازہ

خوبی نہین پسند ہی مجکو سوای خط | کیونکر زبان پر نہو میری ثنای خط
رخ پر ہوئی جو یار کی نشو و نمای خط | اوس روز سی ہی جان حزین مبتلای خط
کچھ بال بڑہ گئی ہون اگر روی صاف پر | حجام ای حضور معلے بنای خط
پڑتی ہین نظر کسی شی پر جہان مین | دل محو ہو گیا ہی جو دیکہی صفای خط
طوطی باغ خلد نی جلوہ دکہا دیا | عارض پر ای صنم جو ہوئی ابتدای خط
کیفیت اب شباب کی ہوتو نسی ہو عیان | تو سبزہ زار ارم کی دکہای خط

مسرور دل ہو نہ کبھی مجبہ دل ملول کا — تحسین زمرد آپ جو مجکو بجای خط

بی حکم حق نصیب نہ ہوتا ہی کسیکو ہو — سایہ فگن اگرچہ ہو سر پر ہمای خط

نکلی جو بال عارض صافی پر ای صنم — زینت زیادہ او ہوئی از برای خط

جب اونکی ہو گئی تہین مسین اور ہتا شنا — تب سی ہی میری جان حزین آشنای خط

ناظر جو اوس سی عشق اسی طرح پر رہا
جان و دل و جگر مین کرونگا فدای خط

جسنی دیکہا اوسی سو جان سی بہایا سہرا — کسی دولہا نی نہ ایسا کبہی پایا سہرا

عکس رخسارہ صافی جو پڑا ہی اوسپر — آئنہ سی بہی زیادہ ہی مصفا سہرا

زیورون کی تو صفت ہو نہین سکتی ہی بیان — حسن مین ماہِ فلک سی ہی دوبالا سہرا

حسن کے قدر جہنین ہی وہ یہ سب کہتی ہین — نوشہ ایسا نظر آیا ہی نہ ایسا سہرا

لڑی موتیونکی چمک جاتی ہی جب سہرے مین — نور کا ہمکو دکہاتا ہی تماشا سہرا

سب نی جانا کہ ہوا مہرِ درخشان طالع — چہری پر باندہ کی جب گہر سی وہ آیا سہرا

کیون نہ زیبندہ و فرخندہ ہو ہر اک کی لئی — دستِ قدرت سی خدا نی ہی بنایا سہرا

عقد پروین کی چمک ہی نہ خوش آئی دل کو
اوسکی اور اوسکی عزیزوں کی ہی ہو مسعود

رخ پر نور پر اوسنی جو دکہایا سہرا
ساری گہر کو یہ مبارک ہو خدایا سہرا

جو ہہین عارض پرنور پر اب ہی نادر
کسی نوشاہ کا دل کو نہ خوش آیا سہرا

جب حسینونکی دیکہی پیاری لب
یاد آئی ہہین تمہاری لب

سیکڑون مردی زندہ ہوتی ہین
صاف جانبخش ہین تمہاری لب

وصل کا لطف ایک دن نہ ملا
وا دعا مین رہی ہماری لب

گو کئی عاقی پر برا ہی سوال
نہ کہلی ایک دن ہماری لب

گالیان عاشقون کو دیتی ہو
جب کبہی کہلتی ہین تمہاری لب

اونکی اعضا تمام ہین بی مثل
رخ نہ دیکہا نہ ایسی پیاری لب

ہونٹہ ابی جان کیون نہون شیرین
اصل مین ہین شکر کی پاری لب

نرہیگا نشان مسّی کا
چوسینگی جب کہ ہم تمہاری لب

خلد کی میوی مثل اوسکی ہین
سیب ہی وہ ذقن چہوہاری لب

چومون آنکھون سی لگاؤن اونہین | ہاتھ آئین جو اونکی پیاری لب

در گہ حق مین ہی دعا نادر
ہین وا و صفت مین پیاری لب

کیون نعت مین نہ ذات اہل وفا کی ہو نشہ | پیدا ہوئی ہین واسطی مدح و ثنا کی ہو نشہ

پہلی ہی سرخ لال تہی اوس دلربا کی ہو نشہ | ہلکی مسی گر اب زیادہ ہین مسی لگا کی ہو نشہ

زندہ کئی جو مردی اتہی عہد مسیح کی | مجکو جلاو پہر خدا اب بلا کی ہو نشہ

کس پر ہوا ہی غصہ خدا خیر ہی کری | کرتی ہو سرخ کس لئی اپنی حیا کی ہو نشہ

پوچہی جو قتل عاشق ناشاد کی خبر | بس رنگئی وہ دانتو نسی اپنی حنا کی ہو نشہ

سب نی کہا کہ آگ بدخشان مین لگ گئی | تمنی دکہای اپنی جو لاکہا جما کی ہو نشہ

کہا کر گلوری آپ چمن مین نہ ای | بہڑکائی نہ آتش گل کو دکہا کی ہو نشہ

خواہش ہوئی نہ آب بقا کی تمام عمر | جیو سی جو مینی بار کی مسی چہڑا کی ہو نشہ

شام و سحر وہ کوستی ہی ہنستی ہین ہمین | ہم کہولتی ہین واسطی جنکی دعا کی ہو نشہ

ای آب خاک بشو کہ ترا آبرو نماند | پانی سی تر ہوی نہ نشہ کربلا کی ہو نشہ

شکر خدای پاک کہ جز مدح اہلبیت
کہلتی نہین ہین نادر اہل وفا کی ہونٹہ

اپنی ہونٹونکی جو اوس گل نی دکہائی مسی
نہ کبہی باغ مین سوسن نے لگائی مسی

سامنا ہو نہ سکا پہر کبہی نافرمان سی
اوسنی زینت کی لیی جبکہ لگائی مسی

ساتہہ سویا جو شب وصل ہماری وہ شوخ
بو سون سی ہونٹونکی اوس بت کی خبر آئی مسی

نیلوفر پہول گیا ہی مجہی یہ شک گزرا
ہونٹون پر یار نی اپنی جو جمائی مسی

جو سیاہ ہو گئی اوتر اوسکی لب نازک پر
ایسی خوشرنگ نہ ہرگز نظر آئی مسی

جیسی دیکہا ہی آلودہ لبون کا جلوہ
کسی خوشرو کی مری دل کو نہ بہائی مسی

فصل باریش مین گہٹا ابر فلک کا رتبہ
اوس پریزاد نی اپنی جو دکہائی مسی

غنچہ کو مشک کی کیا چاہ ہو میری دل کو
رنگ و بو مین ہی کہین اونسی سوائی مسی

خوشنما جیسی ہی اوس بت کی لب نازک پر
ڈہونڈہی آفاق مین تو ایسی نہ پائی مسی

ہے بسی گئی دل مین جوان ہونٹونکی رنگت ہی نادر
کسی خوشرو کی نظر مین نہ سمائی مسی

عید کی دنسی زیادہ ہوئی نادر کو خوشی

اوس پری زادکی نزدیک جو آئی مسی

جو ہی یاقوت کا ہمرنگ لا کہا
لبون کا تیری جیسا دیکہتی ہن
جو شوخی رنگ کی یون ہی رہیگی
ہی بعدازتہ زینت کی طلبگار
سفر کرتی ہین کہا کر یان جب وہ
یہ ترکیبی وہ رنگ قدرتی ہی
ہی گو گلرو یکی ہو تو ن برا نگل
گل زنبق گل اور رنگ و لالہ
ارادہ چومنی کا اوسکو ہو جای
لبون تک تیری جب پہونچا تو انگل

دکہایا بخت نی بیرنگ لا کہا
جبینونکا ہہین خوشرنگ لا کہا
کریگا عاشقونکو ننگ لا کہا
جمے رتی ہین وہ پیکر بنگ لا کہا
ہہین جہٹنا کئی فرسنگ لا کہا
نہ کیون ہو اون سبو نسبی ڈنگ لا کہا
ترا سایہ ہہین خوشرنگ لا کہا
کریگا تیون کو چورنگ لا کہا
جو دیکہی دور سی ہی لنگ لا کہا
ہوا مثل گل اورنگ لا کہا

پہو نچکر نادر اون شیرین لبون تک
ہوا ہی لعل کا ہمرنگ لا کہا

محفل عیش مین جو ہاتھ سے وہ لایا بیڑا
قتل کا جسنے کہ عاشق کی اوٹھایا بیڑا

خوب جنبا کہ عطا دست نگارین سے ہوا
عمر بہر ایسے مزے کا نہین کہایا بیڑا

اوس پریزاد نے سو بار سے بہیجا مجہے
مان نکا پان سمجہ کر اوسے کہایا بیڑا

ورق گل سے گرانقدر ہین اوسکو سمجہا
دست نازک سے اگر اوسنے لگایا بیڑا

ہکنی ڈلیان جو عطا آپ نے کین مجہکو تین
ہاتھہ کا پہر کبہی ٹکڑوں کی نہ بہایا بیڑا

قاصدا نومنین جو کہہ کر مجہے بہیجا تمنے
چوم کر آنکہونسے عاشق نے لگایا بیڑا

گو تکلف سے لگا ہے بہت اغیار نے پان
مجکو لیکن نہ خوش آیا نہ خوش آیا بیڑا

سونے چاندی کی جو لپٹی ہین ورق پانوں پر
پہر کسیکا ہے نظر مین نہ سمایا بیڑا

پر نہ ویسا ہوا ایسے ہی لذت مین زیادہ پایا
اپنے ہاتہونسے جو اوس گل نے کہلایا بیڑا

کچہہ مزہ اوسمین نہ تہا اور نہ کچہہ خوبی تہی
غیر نے جسکی سفارش سے جو کہایا بیڑا

سرخرو غیروں کو کرنا ہے وہ دیدی کی افگال
دور سے بازی نے نادر کو دکہایا بیڑا

ہر حق کہولتی تہی احمد مختار وہین
غیر وحی آپ نہ دا کرتی تہی زینہار دہن

یار سا کم سخن آفاق مین ہوگا نہ کوئی
کہولتا ہی نہین ہی زنہار پی گفتار دہن

مثل اوسکی چمن دہر مین ہی کون حسین
سیب اوسکا ہی ذقن غنچہ گلزار دہن

عکس سی تشبیہ دی حیران ہی عقل بشری
مثل تیری نہین آفاق مین ای یار دہن

طالب زر ہون کسی سی یہ نہین ہی امید
کبہی کہلتا ہی نہین صورت سوفار دہن

کبہی کہلتا نہین اقرار کو منہ اوس گل کا
بوسہ کی واسطی واہی پی انکار دہن

منہ تو کہلتا ہی نہین بہر تکلم اوسکا
تب مین سچ جانون اگر کہولی وہ عیار دہن

خط کو ترجیح ہی ریحان چمن پر تیری
غنچہ گل سی کہین خوب ہی ای یار دہن

بوسی لی لیتی ہین اغیار ہمیشہ اوسکی
عمر بہر ہمنی نہ چوما کبہی ای یار دہن

گول ہی تنگ ہی شیرین ہی نہایت ادل
چوم لینی کی ہی ہر طرح سزاوار دہن

اوسکی تشبیہ تو دنیا مین نہین ہی پیدا
چشمۂ خلد ہی ای نادر دیندار دہن

اوسکی وصف بنی ہی کسکا منہ
نہین دیکھا کسینی ایسا منہ

ہان سزادار سے ہمارا منہ
حور کا چہرہ ہے پری کا منہ

اونہین دونون سی عشق ہی مجکو — ہی کمر بمثال عنقا مُنہ

آدمی کیا دہن کی وصف لکہی — ہی نوالہ بڑا اذرا سا مُنہ

اسکو کہتی ہین عقدۂ لاحل — نہ کُہلی آپ کا ہوا وا مُنہ

دُرِ دندان سی دُرج ہی پرنیر — صدفِ بحر سی ہی اچہا مُنہ

لبِ معجز نما کو کہتی پرستی — حور سی حسن مین ہی زیبا مُنہ

کوزۂ قند سی ہی بہتر ہے — آپ کا اُنکی حضور والا مُنہ

بوسۂ لب کی کرتی ہو تہمت — ہمنی آنکہون سی ہی نہ دیکہا مُنہ

چہری کا حسن کیا کرون تحریر — پتلی پتلی ہین ہونٹہ چہوٹا مُنہ

ہی جو نادر غلامِ شیرِ خدا
سامنی اوسکی ہو ہی کسکا مُنہ

ذکر اوروں کی تو آتی ہین کمتر زبان پر — وصفِ ائمہ رہتی ہین اکثر زبان پر

وصفِ علی و فاطمہ سبطین و مصطفےٰ — ہو ای دلِ حزین یہی اکثر زبان پر

مین بہولتا نہین ہون کسی وقت مین اونہین — اوصافِ پنجتن کی ہین اکثر زبان پر

دن کو تو نعتِ احمدِ مرسل رقم کرون
گویائی کی ہوئی مجھی طاقت اسلیئی
ای دل جو نعتِ مصطفوی کر چکا بیان
وہ کون ہی جو مادحِ شیرِ خدا نہین
ہنگام خوف و مشکل و بیم و ہراس و غم
امید ہی شفاعت عصیان کی واسطے
لغزش سی دونون پانونکی جب گرنی لگتی ہین

نامِ علی رہی مری ہر شب بہر زبان پر
ای دل رہی جو نعتِ پیمبر زبان پر
مدحت ائمہ کی نہو کیونکر زبان پر
وصفِ علی ہر اک کی ہی گوہر زبان پر
آتا ہی نامِ حیدر و صفدر زبان پر
ہوگا علی علی دمِ محشر زبان پر
آتا ہی نام نامی حیدر زبان پر

مشکل کبھی جو سامنی آجای خلق مین
نادر ہو نامِ فاتحِ خیبر زبان پر

گویا رہی ہماری دہن مین اگر زبان
کہلتی ہی گالیونکی نہی بیشتر زبان
کیون مردی زندہ آپ کی باتونسی ہوگئی ہین
شیرینی اوسنی ایسی کہان پائی اصل مین

رکہتی نبی کی نعت مین اللہ تر زبان
چہوٹا اگرچہ منہ ہی بڑی ہی مگر زبان
اعجاز کا جو رکہتی نہین ہی اثر زبان
سچ پوچہئی تو ہی شرفِ نیشکر زبان

شیرین کلام جبکہ کو مشہور ہو گیا | جس شخص نے کہ جو سنی تیری بات ہر زبان
ہوتی نہ کیوں ازل ہی سے اونسی کنارہ گست | وانہون کی دشمنی سے جو رہتی خبر زبان
اب نام بوسہ لے نہیں سکتے ہین خوف سے | یا جو سنی تہی یار کی وہ دو پہر زبان
تنگی کی وجہ سے نہین کہلتا ہے منہ اگر | پہر کیا عجب جو اونکی نہ آئی نظر زبان
مدت کی بعد وصل کی شب ہاتھ آئی ہے | یہہ خوف ہے کہ کہولی نہ مرغ سحر زبان
سن پائیگی عدو تو وہ جلد ہیگی رات سے | ای مرغ صبح بہر خدا بند کر زبان
عری وہ جب نہین تو صفت کر سکون نہین کیا | عاجز ہے بہر وصف دہان و کمر زبان
دانتون کے وصف مین ہین گہر ریز کیون نہون | آب گہر سے آئی جو رکہتا ہون تر زبان

نادر کی یہہ دعا ہی اوسی صاحب شکوہ جاہ کی
حاسد بد ہی کی واسطی کہولے اگر زبان

اس سی ہوا شرف ہی بہلا کیا زبان مین | جو ہر ہی نعت خیر ورا کا زبان مین
گرم ثنا لبونکی صفت مین جو مین ہوا | کیا کیا بڑا کیا مری چہالا زبان مین
لکہتا ہون وصف اونکی لبونکی جو بیشتر | جاری ہی فصاحتون کی ہین دریا زبان مین

چوسی جو کہوئی اوسکو حیات ابد ملی
گویا اثر ہی آب بقا کا زبان مین

نشہ ہوا اوسکو چوم جو لی کوئی ایکبار
گویا بہری ہی لذت صہبا زبان مین

ہوتی ہی دور دل کی کدورت دم سخن
خلقی ہی لطف اوسکی مصفا زبان مین

شیرین لبونکی وصف مین پڑہتا ہون جب غزل
آتا ہی صاف لطف مربا زبان مین

مردونسی وہ جو باتین کرین تند ہون ابہی
جان بخشیونکی لطف ہین گویا زبان مین

شیرین زبانیونسی کیا کرتی ہین وہ شاد
اونکی نہین ہی کلمہ بیجا زبان مین

للہ وقت نزع ہی دی ساغر شراب
انکی گل پڑا ہی پیاس سی کانٹا زبان مین

حاصل شرف تلمذ ناسخ سی جو ہوا
نادر ہی لطف آپکی اعجاز بیان مین

سیب سی ٹہرہ کی نبی گاہی بہو شاداب ذقن
سچ اگر پوچہو زمانہ مین ہی نایاب ذقن

یار کا کیون نہ زمانہ مین ہو نایاب ذقن
بنگیا عکس لب لعل سی سرخاب ذقن

جانبری عشق مین ہو اوسکی یہ امکان نہین
بنگیا دل کی ڈبودینی کو گرداب ذقن

خوبیان اوسمین جو ہین مجہسی وہ پوچہی کوئی
سب گنا ہون مین جب کہتی ہین احباب ذقن

بیقراروں کو جگہ تونی جو دی ہی اوسمین
ڈوب جاوی دل عاشق تو تعجب کیا ہی
پیاسی کیونکر نہ رہین چاہنی والی اوسکی
فائدہ چاہنی مین اوسکی نہین ہی ہای دل
منعکس ہے جو لب سرخ سہی اوسکی ہی تغا
عضو عضو اوسکی نہین ہی کہتی ہین عالم مین جواب

کہتی ہین سب کہ ہی شاید چہ سیماب ذقن
لب اگر ہین یم خوبی تو ہی گرداب ذقن
سچ اگر پوچھی کہلائی ہی چہ بی آب ذقن
پیاسونکو کر نہین سکتا کبہی سیراب ذقن
پہلی تہا سیب ہنی اب غبرت عناب ذقن
لب ہین ہمشکل نہ زمانہ مین تو نایاب ذقن

چاہ زمزم اوسی کہنا ہی بجا ای نادر
یعنی آفاق مین مشہور ہی نایاب ذقن

صورت نظر آئی جو سر راہ ذقن کے
اللہ مجہی ڈوبنی سی حفظ مین رکہے
جو دیکہنی والی ہین وہ ہین محو سراپا
ہی عشق جنہی ڈوبنی کا خوف ہی اونکو
اب کوئی کنواں ہو نہین بنتا ہی کسی طرح

قسمت سی ہی مری دل کو بہت چاہ ذقن کے
گہ ہونٹون کی الفت ہی تو ہی گاہ ذقن کے
صورت جو دکہا ہی وہ سر راہ ذقن کے
الفت نہ کسی کی ہی دی اللہ ذقن کے
صورت نظر آئی ہی جو ای ماہ ذقن کے

ہووے مجھے ممکن یہ نہیں ہے کسی صورت
یاد آتی ہے مجھکو گہ و بیگاہ ذقن کے

دل ڈوب گیا جان بچانی ہوئی مشکل
الفت جو مجھے ہو گئی ناگاہ ذقن کے

ہیں قیدیوں کی طرح مصیبت میں پہنسا ہوں
دل کو جو محبت ہوئی صد آہ ذقن کے

کیوں ڈوب کے عاشق نہ مریں آہ کنوئیں میں
صورت نہیں دیکھی ہے بت گمراہ ذقن کے

ہو جائیگی سب سوی بدن نشتر ہیں گویا
ہو جائیگی جو محبت مجھے اللہ ذقن کے

یہ غیب سے آتی ہے صدا کان میں نادر
عاشق کی بہی خوب نہیں چاہ ذقن کے

جز تبسم نظر آتی نہ بہار دندان
دل نہ کیونکر ہو ہمیں ہر کے نثار دندان

ہو نہ تہوار جو ہوتی ہیں دو چار دندان
شوق سے ہوتی ہیں ابھی یار نثار دندان

اوس پڑ جاتی ہے گلشن میں گل سوسن پر
مسی ملکر جو دکہاتی ہو بہار دندان

ہنسی ہو جاتی ہے گلشن میں اناروں کی بہی
پان کہاکر جو دکہاتی ہو بہار دندان

آبرو اونکی سب سے جو ہوئی ہے حاصل
دُرِ خوش آب ہیں سب شکر گزار دندان

آبرو جنکو کہ ہے بحر جہاں میں حاصل
موتیوں میں نہیں گنتی ہیں شمار دندان

آج سی عشق نہین ہی مجھی اون دانتونکا
موتیونکو نہین گنتا ہی کوئی مثل خذف
بوسی ہاتھہ آئی شب وصل جو اونکی ایدل
آبرو جب کہ ہر اک گوہر و یاکرتا ہین

عمر گذری کہ ہین ہون سینہ فگار دندان
تمنی جسدم ہنسی دکہائی ہی بہار دندان
ہم نہ کسطرح سی ہون شکر گزار دندان
ہوئی کسطرح ہنسی ہو شکوہ گزار دندان

ہوئی جب دانت پہ پہر کی شہید ای نامذر
ہم اوسدن سی ہین واللہ نثار دندان

لب بنون پر ہی کب ذقن پہ دانت
بزم جنت نہین خوبن آتی ہی
عنبر مشک خوش نہین آتی
رابطہ عشق زلف کا چکہا
عشق جو بشن کا جو مزہ چکہا
نہین بنہاتی قباہی گل ایدل
لب شیرین کی بوسی کی ہی ہوس

ہی مرا بوسہ دہن پر دانت
ہی مگر اونکی انجمن پر دانت
جیسی ہی زلف پر شکن پر دانت
نزہا نافہ ختن پر دانت
نزہا دل کو لوٹ تن پر دانت
ہمکو ہی اونکی پیرہن پر دانت
نہین عشاق کا ذقن پر دانت

ہم ہنین باغِ خلد کی مشتاق
دام صیاد جو بچھاتا ہے
سیب جنت ہنین پسند آتا
جیسی ہی کو ہی گلبدن پر دانت
ہی مگر بلبلِ چمن پر دانت
ای پری ہی تری ذقن پر دانت

فکرِ نادر مین رہتی ہی دنیا
اوسکی ای دل ہی ہین غیر زن پر دانت

ہین جیسی آپ کی خیر البشر کان
نہین سنتی کبھی دردِ جگر کان
ہین نازک اوس پری کی اسقدر کان
کہانسی لائیگا ایسی بشر کان
سناوی جو خبر لایا ہو اوسکی
ہی امید اوسکی آنکی سواری
اگر ہی لی ثمر سروِ گلستان
کبھی آواز نامہ بر نہ آئی
کسکی کب ہین ایسی باخبر کان
ہین عاشق کی طرف سی بیخبر کان
روٹھا سکتی ہنین بارِ گہر کان
تری جیسی کہ ہین ای سیمبر کان
بہت مشتاق ہین ای نامہ بر کان
لگی رہتی ہین سوی رہگذر کان
ہین نخلِ قدِ جانان مین ثمر کان
لگی رہتی ہین گو دو دو پہر کان

سنی آواز اے پردہ نشین کب — رہی مشتاق اپنی عمر بھر کان

سنا گانا نہ تیرا ایک دن بھی — لگا ہی رہا مدتون آواز پر کان

لگائی تو نہ دیکھی پر بنا گوش — نہ اینسی آنکھونکو آئی نظر کان

نہین ہم ضعف سے کرتے ہین تعظیم — کھڑے ہو جاتے ہین اپنے مگر کان

ہر اک کی حال سے آگاہ ہین وہ — نہین رکھتے ہمارے پر خبر کان

ہے تشبیہ اور سب اعضا کی تیرے — نہین رکھتے ہین ثانی تیرے پر کان

یہ ہین رنگینی ہین اب معشوق کی بدی سے — نہین فریاد سنتے ہین مگر کان

یہ سب اعضا تری رکھتے ہین مثل — جبین و چشم و ابرو اور سر کان

تری فریاد نادر کیا سنی وہ
کہ رکھتے ہین تغافل کا اثر کان

عیون ہین کان جو اس سے ہوا اے یار کان — سنتے ہین نعت پیغمبر جو جو ہر بار کان

لطف باقی ہین جو زیر کاکل خمدار کان — سایۂ بال ہما کو سمجھے ہین بیکار کان

غیر جو کچھ کہتے ہین سنتے ہین اوسکو غور سے — میری بابت تو نہین رکھتے پر سرکار کان

نالہ و فریاد کرنیکو تو ہم تیار ہین
تجکو خالق نی کیا ہی صاحبِ حسنِ ملیح
نالہ و فریادِ عاشق تو نہین سنتی کبہی
شش جہت مین مثل انکا ہو یہ ممکن ہی نہین
حلقۂ حیرت مین آجائینگی ساری عاشقان
جندی بالی جہمکی موتی بہاری بہاری بجلیان
رازکی باتین ہین خلوت مین بہی کہہ سکتی ہین

ہین نہ سنتی اور سنی کی لئی مختار کان
کیون نہ بہر کانِ ہا حسنہ ہون سنی ہی یار کان
ہین مگر زیور پہننی کی لئی تیار کان
چشم بینی زلف عارض ابروِ خمدار کان
منس گر نیکا ہی برہمن جب کبہی زنار کان
کثرتِ زیور نہ کردی آپ کی انکار کان
خلق مین مشہور یہ ہی کام کہنی ہی مرلوار کان

تازہ اشعار اندنو نہین کہہ رہی ہین مشتری
ہین سنجہ والو نکی ای نادر ہمین درکار کان

جب کہ کانو نمین پہنتا ہی وہ دلبر بالا
دایرۂ سایرِ عالم ہی جو خوبی اوسکی
ای پری جیسی جہرا ہین تری کانو نمین
وہی بیداد کیا کرتی ہین وہ عاشق پہ

ہوتی ہین شمس و قمر دیکہہ کی ششدر بالا
دلِ عشاق مین کرتا ہی مگر گہر بالا
خوب دیکہا ہی نہین ہی اوسکی برہنہ بالا
جو سکہاتا ہی ستم اونکا ستمگر بالا

وضع مین اپنی ہی ترجیح ہر اک کو لیکن — اوسکی بالی سی نہین ہی کوئی شرہ کر بالا

ہار گئی مہر جہانتاب کو دیکھون نہ کبھی — نظر آتا ہی اگر مجکو مہ نو بالا

گرمی حسن سی اوسکی رخِ نورانی کی — ہو گیا شعلۂ جوالہ سی شرہ کر بالا

منفعل اوج پر افلاک کی ہو جاتا ہی — دیکھ لیتا ہی جو اونکا مہ انور بالا

لال بھبی اوسی ہر ایک کہا کرتا ہی — جب کمہ ہوتا ہی لبسبی مین کبھی تر بالا

سسکی نکہرہ نزاکت سی اوچھل جاتا ہے — جب اولجھ جاتا ہی بالو ہین ستمگر بالا

چشمِ انصاف سی دیکھا تو یہ معلوم ہوا
ہی سخن سب سی ترا نادرِ مضطر بالا

نظر آتی نہ ایسی ای پریرو بالیان پہنی — دکھاتا ہی بیجا بانہ اگر تو بالیان پہنی

تشابہ ماہ و مہر چرخ سی کیا کیجی ابدل — ہنین من تور مین گم اک سر مو بالیان سنتی

کسیکو اونسی امید اوہ نہین ممکن ہی یہ امل — جفا و ظلم کی رہتی نہین خو بالیان پہنی

نہ عنبر اونکو پاتا ہی نہ مشک اونکو پہونچتا ہی — ہوئی ہین فریب گیسو سی یہ خوشبو بالیان چھنی

ہو کوئی حسن مین اونکی مقابل غیر ممکن ہے — پریرو شہرۂ عالم ہین تیری بالیان پہنی

کسی نے جیب دی دن کسکو کہوں کم و کیف حیرت ہے
تری دیوانگی میں ہیں جا جہت چراغوں کی
ہوا عازم جو میں نظارۂ رخ کا تری ای بت
ہوا کرتا ہی تب لطف چراغان بزم میں حاصل
ہر اک کو شوق زیور ہی مگر مثل اوس پریرو کے

برابر حسن میں ہیں تیری جگنو بالیان پہنی
ہیں تابان شمع سی ٹرہ کر پریرو بالیان پہنی
نظر آئی قریب طاق ابرو بالیان پہنی
چمک جاتی ہیں جس دم زیر ابرو بالیان پہنی
حسین دیکھی ہیں ای چشم سخنگو بالیان پہنی

جھمک جاتی ہیں فرط ناز کی سی ریتوای نادر
پہنتا ہی جو کانوں میں وہ خوشرو بالیان پہنی

تری جیسی کہ ہی ای سیمبر تو
نہیں امکان حوروں کی ہوں ایسی
نہیں خورشید آئی ہیں شمس و قمر بھی
سہی کیا کوئی گیسو میں انہیرا
ضرورت شمع دستی کی نہیں ہی
نہ کان ایسی حسینوں کی نظر ای

نہیں رہ سکتی ہیں تابندہ گوہر تو
دکھاہی وہ پری اپنی اگر لو
تصور میں جو ہی آ ہوں دہر لو
کہ تابندہ ہی اوسکی تا کمر لو
ہی تابندہ تری تا ہ گہر لو
نہیں دیکھی تری سی عمر بہر لو

وہ موتی بیچ گیا کانوں نہیں اپنی — اوٹھا سکتی نہیں بارِ گہر لو

خبر لا جلد تیرا دس جانِ جان کی — لگی ہی ادہر طرف ای نامہ بر لو

چراغ و شمس کی حاجت ہو بہر کعبہ — جو تابان ہو تمہاری تا سحر لو

تصور کیا ہو دنیا ہی ونی کا — لگی رہتی ہی جب دل کی ادو ہر لو

چراغِ ماہ کا بن دہر نہ بناہی

ہو دیکھی نادرِ خستہ جگر لو

ہی دل میں شمع الفت خیر البشر کی لو — کیونکر لگی رہی نہ کبھی ہر ادو ہر کی لو

تابان ہی ایسی گوشِ بت سیمبر کی لو — گل جیسی لگی آگ ہی ہوتی ہی شمع قمر کی لو

ہی اس قدر بلند آتش سوز جگر کی لو — بیشتر ہیں نہ سی ہوگی شعلہ نار سقر کی لو

پر نور روی یار کی لکھتا ہوں میں صفت — خامہ ہی میری نامہ میں شمع سحر کی لو

جو بالیاں ہیں شعلہ جوالہ سنگیں — ہی گرم ایسی گوشِ بت سیمبر کی لو

بالی کی گونج ایسی ہی تابان ہی ای پری — ہی نور جیسی لگی ہی اس شمع قمر کی لو

گھر کو رقیب کی اک دن جلا دیا — ہی کیوں نہ بلند شعلہ سوز جگر کی لو

ہم آہ گرم کھینچینگی ایسی شب فراق
اونچی نہ ہونی پائیگی شمع سحر کی لو

ای روشنی طبع تو برمن بلا شدی
پہونکیگی جسم آتش سوز جگر کی لو

عیو نگہ گر نہ شرم سی پہر آب آب ہو
دیکھی کہان جو گوش بت سیمبر کی لو

تاریکی اور ہی شب گیسو مین بڑھ گئی
پنہان ہوئی جو گوش بت فتنہ گر کی لو

اللہ ری سرکشی تری ای آتش حنا
رو رو کے اونگلیونسی اوٹھنی لگی ہاتہ بہر کی لو

تا صبح لطف وصل ہو یہ امر محال ہی
ای شمع رو ہی شام ہی سی تجکو گہر کی لو

پیری مین اعتبار کسی بات کا نہین
سمجہا ہون زیست کو مین چراغ سحر کی لو

حاسد جو دیکھ دیکھ کی نادر کو جلتی ہین
بیشک جلا گئی اونہین نار سقر کی لو

عیسیٰ نام خدا آپکی پیاری ہین کرنپہول
اللہ کی قدرت کی سنواری ہین کرنپہول

خورشید کی آنکھونکو چکا چوند لگی ہی
اودھ بت نی جڑاو جو اوتاری ہین کرنپہول

گو کیسا ہی زیور ہو پہنا نہین اونکو
بیسنی جہان یار تمہاری ہین کرنپہول

ہلتی ہین یہ وہ ریچ رونگو دیکہ کی ابل
ایسی نہین جیسی کہ ہماری ہین کرنپہول

زلفونکی تری بالی اولجھہ جاتی ہین شاید
اس وجہ سی زلفونسی کناری ہین کرنپھول

اسفل ہین ہین سب اور یہ کانومین رسا ہین
سب زیورونسی آپ کی ہاری ہین کرنپھول

عشاق کی انکھونمین گل باغ ہین اے دل
غیرونکی جلانیکو شراری ہین کرنپھول

عشاق سی پوچھی کوئی جو انمین ہی خوبی
گلزار بہشتی کی ہزاری ہین کرنپھول

کیون کانونکی قربان ہون عاشق شیدا
ای رشک پری انکھونکی تاری ہین کرنپھول

سب محو جو ہوتی ہین ضیا دیکھہ کی اونکی
کیا حسن کی افلاک کی تاری ہین کرنپھول

ای نادر دلریش اگر غور سی دیکھا
سب زیورونسی یار کی پیاری ہین کرنپھول

جسم تابان ہی ترا کاکل پیچان تجلی
چمکی گی یون نہ دم بارش باران تجلی

دیکھہ کر اوسکی تڑپ برق بھی شرمندہ ہو
پہنی کانومین جو وہ طفل دبستان تجلی

کانونکی تجلی سی ہوگی نہ زیادہ تابان
اوج پر چرخ کی ہر چند ہو تابان تجلی

کرون کیا اوسکی ہین تعریف کہ حیران ہی عقل
زلف ہی ابر سیہ اور ہین بندی ان تجلی

برق کی انکھونمین لگتی ہی چکاچوند اسدم
کانومین یار کی ہوتی ہی جو تابان تجلی

کھونٹی لگی ہی تب آنکھون مین ہر عاشق کے
کانون مین اوسکی چمک جاتی ہی جیسی ایدل

مین جو رہتا ہون تو اوسوقت وہ ہنس دیتی مین
یون تو تابان ہی ہر اک عضو مین زیور اوسکا

ساق کا جس جو چمکا تو یہ معلوم ہوا
کان مین جب کہ پہنا ہی وہ درخشان بجلی

چرخ پر یون نہین ہوتی ہی درخشان بجلی
چمکی گیسو تگ نہ دم بارش باران بجلی

لطف کانون مین دکھاتی ہی فراوان بجلی
گوہر درخشندہ ہی اونکی تہ دامان بجلی

یاد آتی ہی ہنسی اوسکی مجھی ای نادر
چرخ پر ہوتی ہی جسوقت کہ رخشان بجلی

اشکونکی ہین آبدار موتی
سیپ اپنی کری نثار موتی

دانتونکی ہین شاہوار موتی
ہون سیپ کی شرمسار موتی

دیکھین جو صفا و آبداری
اون دانتون کی ہون نثار موتی

شرمندہ ہون ایسی آب اوتر جاے
دانتون سی جو ہون دوچار موتی

دانتون کی ہوی ہی جیسی الفت
عاشق کو ہین ناگوار موتی

دکھلا ہی اگر وہ دانت اپنی
صدقی کرو نہین نثار موتی

دانتونکی جو بن پڑیگی تعریف
اشکونکی دکھاوینگے جو گوہر
دانتونکی مقابل اے یمِ حسن
کیا بڑھکی نزاکت اس سے ہوگی

ہم پانگی بیشمار موتے
ہون شرم سے پر غبار موتے
کب ہوتی ہین آبدار موتے
ہین کانونمین اوسکی بار موتے

کام آئی نہ تسبیحون مین باوب
پستی ہین جو بیشمار موتے

خم رہی نعمت نبی مین جو ہماری گردن
بوجھ سے مہر کی رہا کرتی تھی پیاری گردن
دونون رخسار ہین گل اور ہین سنبل زلفین
جلوہ حسن خداداد نظر کیا آئے
منقوش شیشہ و ساقی یہ صدا دیتی ہین
شرم عصیان سے اوٹھاتی نہین سر گلگی
اوسکی نظارے ہون کس طرح نصیب عاشق

کیون نہ ہو مستحق شکر گزاری گردن
شکر صد شکر کہ قاتل کی اوتاری گردن
صاف گلدستہ قدرت ہی تمہاری گردن
اونکی خم رہتی ہی ہنگام سواری گردن
کہ صراحی سے یہ بہتر ہی تمہاری گردن
خم نہین رہتی ہی بیوجہ ہماری گردن
لپٹی رہتی ہی گلوبند مین ساری گردن

سر اوٹھاتا ہنین وہ فرطِ نزاکت کی سبب
بارِ زیور سی ہی اوس شوخ کی عاری گردن

حسن پر اپنی صراحی کو ہنو ناز کبھی
میکدہ مین جو نظر آئی وہ پیاری گردن

آج کرتی ہو اگر قتل کرو کیا چارہ
خون میرا ہی قیامت مین تمہاری گردن

مستعد ہی عداوت جو ہوا ای نادر
تیغ حیدر کی مخالف کی اوتاری گردن

نجم کی ہی جو پر تنویر گردن
ہنین ویسی کوئی تصویر گردن

جو ہنسی چاہی وہ لی پھیر گردن
ابھی اکڑین تہ شمشیر گردن

ترا چہرہ ہی روشن مثل خورشید
قمر آسا ہی پر تنویر گردن

حیات جاودان حاصل ہو مجھکو
جو کاٹی وہ بت ابا پہیر گردن

عجب ظالم ہی وہ سفاک ابدل
اوڑا دیتا ہی بی تقصیر گردن

اشارہ ابروِ نکانبو کرین وہ
جدا ہو جای بی شمشیر گردن

اگر پہیلا ہی اپنی زلف صیاد
تو اولجہا ہی نہ کیون نخچیر گردن

کلام [illegible] میرا جب پڑہا جای
جہکائین میرزا او میر گردن

جہان دیکھو وہان حیرت‌چاہی اونکا ۔ ہی تیرا حسن عالمگیر گردن

طلائی طوق زیبندہ ہی تجھکو ۔ سزی ہی لایق زنجیر گردن

وہ ابرو کا اشارہ کرتی ہین جب ۔ تو کٹ جاتی ہی بی تاخیر گردن

فرہی غیرون نی بوئی وصل کی شب ۔ ٹٹی عاشق کی بی تقصیر گردن

یہ نازک دیکھنی کو ظاہری ہی ۔ کرگئی دیو کی تسخیر گردن

سنہرا رنگ اپنا تم جو دکھلاو ۔ جھکا ہی شرم سی اکسیر گردن

محبت کا وہ ظرفہ سلسلہ ہی ۔ مقید ہی بلا زنجیر گردن

جگہ پائی ہی سب اعضا سی برتر ۔ نہو کیون صاحب توقیر گردن

ہوتی مغفرت امت کی نادر
نہ کٹواتی اگر شبیر گردن

چاہی نعت نبی کا کری اظہار گلا ۔ اس سی قاصر ہوا گر ہی تو ہی گنہگار گلا

نسبتی ہو تو نسی تیرا ہو گرانبار گلا ۔ خوشنما قدرت خالق سی ہی ای یار گلا

فرد و ہمثل زمانہ مین ہی ای یار گلا ۔ زلف لپٹی تو ہوا سخت گرانبار گلا

ہوتی ہی بولی گردون کی بہی کٹ ہسنگر
باہین غیر وکی ہین گردنمین حمایل اوسکی
دسترس ہاتو نکی جہوتکی لئی جب کہ نہین
زلف کو چہوڑ کی جینا ہہین منظور نظر
رشتۂ الفت عاشق ہو گلی مین لعلکی
گیسی اوس ابروی پرخم تر کہتی سرو کار
یاد ہتی ہین مجہی پانچ نمازونمین یہ پانچ
رہو پوشیدہ گلو ہاہین صبا جب تو ہو خوب
گیا ہو ن ہوتی ہی جسطرح کی جیب گلو

چشم بد دور ہی کیا گا نہین تیار گلا
جہولی ہاتی ہہین ہین عاشق ناچار گلا
بس کری ہاتہ سی کسطرح گنہگار گلا
ہی گوارا ہو رہس مین ہو گرفتار گلا
ہہین موضوع بتو نکا پی زنار گلا
ہم نہ سمجہی تہی کہ کاٹیگی یہ تلوار گلا
لب دہن چاہ ذقن ابروی خمدار گلا
ہین زیبا کہ کہلا ہو سر بازار گلا
چوم لیتی ہین رقیب آکی جو سرکار گلا

تیری حق مین یہی نادر کی خدا سی ہی دعا
تیغ حیدر سی کٹی حاسد غدار گلا

بے مثل و بے نظیر ہی ای بت ترا گلا
ہمیین سکی ہوتی تہی آواز ساری خلق

دکہلا دی اک نظر مجہی بہر خدا گلا
ہی خوش صدا پپیہی سی بڑہ کر ترا گلا

مطرب پسر کی وصف کوئی کیا کرتا بیان ۔ ہی خوش نوا تو بانسری سی ہی سو اگلا

گم تانسین سی ہاں ہین وہ اپنی وقت کا ۔ آواز دلکش اوسکی ہی کیا آتی ہی گیا گلا

شکرِ خدا حسینونکی عشاق ستاد ہین ۔ کیا ملق تانوا انکی ہین ای واہ کیا گلا

اعضا ہی یار ایک سی ہی دوسرا حسین ۔ زانو و سینہ و شکم و دست و پا گلا

سنگین جرم تہا نہ یہ بوسہ اگر لیا ۔ کاٹا ہی اپنی قصورِ محبت بیوفا گلا

زنجیرِ زلف مین جو مقید کیا تو بس ۔ باندہے ہین رسن مین آپ نہ ہرگز مرا گلا

تجہپر ہین ختم خلق مین سب خوش نوائیان ۔ رشتہ لی دیا ہی عجب نور کا گلا

دیکہا نہ ایک کا بہی مصفا جہان مین ۔ جیسا ترا حسین ہی ای نہ تہا گلا

قایل ہین اوسکی صبر کا سو ناظرِ حزین ۔ جسکا کٹا ہوا ہی براہِ خدا گلا

حسن مین انتخاب ہی ہیکل ۔ واہ کیا لاجواب ہی ہیکل

چاندنی مین جیسی ہو اوسطرح ۔ اونکی زیرِ نقاب ہی ہیکل

جان تجہبن ہی مصیبت مین ۔ حال دل کا خراب ہی ہیکل

فرض ہی عشق عاشقون کی لئی | تیری الفت ثواب ہی ہیکل

جتنی زیور ہین اوس پری رو کی | سبکو تجہسی حجاب ہی ہیکل

عقد پروین ہی دہگدگی اوسکی | نور مین آفتاب ہی ہیکل

ہاتہہ کیونکر لگائی اوسکو | نازکی مین حباب ہی ہیکل

سامنی تیری زیور دشمن ہو | کسکی دنیا مین تاب ہی ہیکل

تجہین دیکہا نگاہ غور سی جب | خوبی بیحساب ہی ہیکل

بی تری دیکہی عاشقونکی لئی | صبر دل کو نہ تاب ہی ہیکل

بولتی ہی ہنین ہی ای نادر
اوسکی جو لاجواب ہی ہیکل

آئیگا خوش نہ اگر ہمکو کہیگا جگنو | ہم تمہاری لئی منوانگی اچہا جگنو

واہ کیا گردن پرنور پہ ہی کیا جگنو | حسن کا اپنی دکہاتا ہی تماشا جگنو

مثل اوسکا ہنین آفاق مین پیدا ہمسر | زیورونمین تری ای یار ہی اعلا جگنو

زیورونکو تری سب کہتی ہین ہمشکل و نظیر | نہ تو چہپا کلی ایسی ہی نہ البا جگنو

کیسی خوش وضع ہین ای یار تمہاری زیور
کیا ہی ہی جلوہ نما تیری گلیمن ای یار
جب سی ہاے دیکھا مرصع تیری گردن مین صنم
چرخ پر عقد ثریا کو ہوئی شرم اوس سے
مہر و مہ دیکھہ کی شرمندہ ہوی اوسکی ضیا
پر ضیا جتنا گلی کا ہی تمہاری ای یار

ہفت آفاق مین دیکھا کبھی ایسا جگنو
اس سی بہتر نہ جرا او نظر آیا جگنو
کسی خورشید کی گلی کا نہ خوش آیا جگنو
تمہی جب گردن پر نور مین پہنا جگنو
غسل کے وقت پہ چہرہ و جو اوتارا جگنو
نظر آیا نہ کوئی ایسا چمکتا جگنو

لعل و یاقوت سی نادر ہی مرصع بالکل
کسی خورشید کی گلی کا نہین ایسا جگنو

ہی پری بالم خدا جیسی تمہاری دگدگی
حاجت مشعل نہین لیوی شب دیجور مین
خم ہوی جاتی ہی گردن یار کی جو بوجھ سے
حسن کو اوسکے کسیکا حسن پہوچی کیا دخل
قدر اوسکے جانتی ہین جو کہ ہین رتبہ شناس

ایسی دنیا مین نہین دیکھی ہی اپنی دگدگی
لطف دکھلاتی ہی ہنگام سوارے دگدگی
ہی مرصع اوس پری پیکر کی بہارے دگدگی
دست قدرت سی خدا کی ہی سنوارے دگدگی
زیورو مین ای پری ہی بی شمارے دگدگی

عقد پروین کی جھپک جاتی ہین آنکھین شرم سی
ہو گئی تاباں جب کہ اوس گردن مین ہاری دھگدھگی

کھل گئی فرط خوشی سی دل کی عاشق کی کلی
پہنی اوسنی جب بایام بہاری دھگدھگی

اوس زیور اور اعضا کا بڑہا دیتی ہین حسن
کرتی ہے گردن مین اوسکی نور باری دھگدھگی

جیت ہی اوسکی رہی فضل الہی سی مدام
زیورون سی شرط کب اچہی ہار ہاری دھگدھگی

پہولون کا گہنا پسند طبع جب اوسکو ہوا
تنگ ہو کر اوسنی آخر کو اتاری دھگدھگی

مانگی تہی ای نادر جلاؤن جا کی مسجد مین چراغ
اوس پریوش کی نظر آئی جو پیاری دھگدھگی

کرتی ہی گردن مین جب جلوہ گری چنپاکلی
خوب ہی نہین آئی کسکی ای پری چنپاکلی

جب مقابل ہو نہین سکتی ہین زیور حور کی
تہا گر لگی آدمی کی ہمسری کا چنپاکلے

زیورونکو دیکہ کر مربوط اعضا سی تر
نذر کو لائین نہ کیون حور و پری چنپاکلی

ہلکی ہو سادہ ہو ہو سنجاب بادہ کارونکو یہ حکم
ہو مرصع کی تکلف سی بری چنپاکلے

جسم بہر مین کوئی مثل اوسکی نو زیور ہی نہین
رکہتی ہی سب زیورونمین سروری چنپاکلی

محو کیونکر ہو دل عاشق نہ اوسکو دیکہ کر
جانتی ہی خوب طرز دلبری چنپاکلے

اپنی زینت کی ہی بنواتی ہی اوس نی تورے
ظاہر و باطن مین غیر دیسی تو کہتی ہین یہ وہ صلح
ساحری کی ساتھہ سبق آتی ہی عشاق سی
یہ تمنای دلی ہی عاشق جانباز کی

خوبصورت کیون نہ ہو شکل پری جنا کی
لڑتی ہی عاشق سی جنگ زرگری جنا کی
سیکھہ آئی ہی فن جادوگری جنا کی
حسن دکہلا ہی دم خنسا گری جنا کی

کیون نہ اہی نادر فدا عاشق کی اوس پر جان ہو
حسن سے خوبی سی اوسکی ہی بہری جنا شکلے

اوس نے پہن لی اگر اپنی دکہائی زنجیر
زیوروں کی جو صفت بیٹی کی موزون اوسکی
جیسی دیکھی ہی تری ای سحر کر مر سینہ پر
قیدی طوق و سلاسل سے ہی خود شوق مین ہم
چوم لون ہاتھہ مین زرگر کی اگر ہاتھہ آئین
خوبصورت ہی گلا قدرتی ای غیرت حور
جب سی آئی ہی نظر اوسکی گلی کی ای دل

ہپ گئی دل مین مری اوسکی طلائی زنجیر
دو سکی انعام مین حسن کی ایک طلائی زنجیر
سچ فدا یاں کی ہی دلکو نہ خوش آئی زنجیر
ای پری ایسی گلی مین تری بہائی زنجیر
خوبصورت ہی جیسی کہ بنائی زنجیر
کیا غرض ہمکو ہی لگے جو پڑای زنجیر
پہر نہ آنکھون مین کسیکی ہی سمای زنجیر

پیری و حور و لبشر سب ہوی محو حیرت
مین صدای جرس ناقہ لیلی سمجہا
ہوگئی دام وہ مرغ دل وحشی کی لٹی

کرتی ہی یار کی اعجاز نمائی زنجیر
اونکی ہاہنی نی جو پابستہ بہکی ہلائی زنجیر
جب کہ صیادونی زلفون کی دکہائی زنجیر

پہولون کی ہار نزاکت سی نہ اوٹہی نادر
سودائی کی یارنی کسطرح اوٹہائی زنجیر

ایسی ہی پہولونکی آتی ہمکو خوشبو آہی ہار
وہ گلبدن جو ہمکو کسیدن دکہای ہار
دل مین جبہار قیبون کی کیا کہانہ خار غم
اغیار حیرت و غم و کلفت سی مٹ گئی
نازک بدن کو اوسکی نہ سختی سی تاسو رنج
اوس گلبدن کی گردن نازک کیواسطی
گل ہی باغ دہر ہی خار اونکو ہین
نازک زیادہ حد سی ہی وہ طفل نادہین

حوران باغ خلد کی دل کو نہ بہای ہار
تو حور کا نظر مین تہا اپنی سمای ہار
جب گور ٹی کی حضور سی عشاق لای ہار
مجلس مین دست یار سی ہمنی چہپای ہی ہار
بستر پر اپنی وصل مین آہنی بچہای ہار
سو چاہ اور پیار سی ہمنی گندہای ہار
غنچی نٹلی سی جب کہ ہا اوٹہای ہی ہار
ممکن نہین ہی نہ کہ اوسکی اوٹہای ہار

پہولونکی دیکھی گردن نازک مین اوسکی جب
اودس جودرہ سی کونا کہ پسند آئی وصل مین

ٹہکو تو ہونون کی نہ ابدل خوش ای ہار
باغ جہان کی پہولونکی گلچین بنای ہار

خار خلد رقیب کی دل مین چبہی ہیت
نادر ہم اوسکی بزم سی جب جاکی لای ہار

پہنی جس وقت ای صنم تو طوق
گل رخسار کی جو ہی نزدیک
سیر کرتی ہین قمری آ کے
یوں بنا ہی ہالہ مہتاب
کیون نہ مشہور خوبون مین ہو
چمکی اوسکی گلی مین مثل ہلال
قدردان زیورون کی کہتی ہین
مثل اونکی ہین کوی زیور
روز و شب مس رقیب کرتی ہین

ہالہ ماہ ہو خجل اوس طوق
پہولون سی ہی زیادہ خوشبو طوق
جلوہ گر ہی جو بر لب جو طوق
جب بنا ہی شوخ خوش رو طوق
ہالہ آنگ جہان مین ہر سو طوق
پہنی جسدم وہ شوخ خوشخو طوق
کم ہین ہالہ اسکی ابسر مو طوق
ہی جو بر خم مثال ابرو طوق
مجہسی کہتی ہین وہ نہ چہو تو طوق

محو هین مهر و ماه گردون پر	آپ کا دیکهه کر ابهار و طوق
نظم کرتی هین زیور ای نادر	هی مری واسطی هلاکو طوق

تری ایسی هین خوش اسلوب مونڈهے ۔ نهین دنیا مین ایسی خوب مونڈهے

هین اوسکی ایسی خوش اسلوب مونڈهے ۔ پری مین کی جس سی هین محجوب مونڈهے

پریرو کون ایسا خلق مین هے ۔ نهون جسکو تری مرغوب مونڈهے

تری ای یار هین ایسی هی پرزور ۔ عرین رستم کو جو مغلوب مونڈهے

کرون اعضا کی مین تعریف کیا کیا ۔ هین بازو خوب خوش اسلوب مونڈهے

چهپاتا هی حیا سی اپنی بازو ۔ دکهاتا هی وه کب محبوب مونڈهے

کسی ربط اونکی اعضا سی نهین هے ۔ هی طالب خلق هین مطلوب مونڈهے

هون اوسکی حسن کی مداح دل سی ۔ جو دیکهین یوسف و یعقوب مونڈهے

تری آگی نظر مین میری ای یار ۔ حسینونکی هین سب معیوب مونڈهے

جنهین هے حسن کی قدر اونکی نزدیک ۔ پسندیده هین نازو خوب مونڈهے

قسم سی قول نادر کا ہی ای یار
نہین دیکھی تیری سی خوب ہو شہا ہی

رکھتا ہون تشبیہ شہ ابرار بغل مین — ہوگا کبھی پیدا نہ کچھ آزار بغل مین

ہی جوش جنون جیسی مری دستار بغل مین — وہی تار جو سر پر ہین تو دس تار بغل مین

عاشق کو سلاتی نہین کیون یار بغل مین — گرتی ہین خلش کیا صفت خار بغل مین

اغیار سی خالی نہین مجلس بہی تمہاری — دس بیس تیس و پچیس ہین دو چار بغل مین

جب نغمہ سرا ہوتی ہین ہم صحن چمن مین — بلبل بہی چہپا لیتی ہی منقار بغل مین

بانو کی قبا ہی یہ نمایان نہین ای دل — ہی نامۂ اعمال گنہگار بغل مین

دونون طرف اوس شوخ نی بکہرای ہین زلفین — دیکہی ہین جو سنپیر وکی سیہ مار بغل مین

ہو جاتی ہین دیوار و در ای یار منور — آتی ہو اگر وقت شب تار بغل مین

صہبا و کباب و طرف باغ یہ سب ہین — کس کام کی ہین جب کہ نہو یار بغل مین

معراج ہو عشاق مین حاصل مجہی اوس دم — بٹہلای جو تو بام پر ای یار بغل مین

انکار اوسی قتل سی زیبا نہین ای دل — عاشق کی سرون کی تو ہین انبار بغل مین

اجزا کو ترا اپنی سمجھتا ہین کوئی
سینہ کو سری توڑ گئی تیر کی پیکان
لاغر غم دوری نی تری مجھکو کیا ہے
گیا زاہد و نکی زہد کو سمجھین کوئی سچا
مہمان ترا تیر ہی عزت نہ کرون کیون
وہ خو وہ کجی ہر وقت بنی رہتی ہین اب تو
اغیار جلین خاک ہون فی النار ہون یارب
بہاتی ہین بندی کو رقابت یہ کسطرح
عجبہ بوسہ پہ پیغام سی نکلا ہین کجہ کام
ہوتا ہی مس شمس و قمر وصل مین حاصل
سرکار نی تعزیر دی ہی بوجہ ستم ہی
ای تفرقہ پرداز فلک ہی یہ بڑا قہر
دکہا رندگی باشین شب وصل بشادن

کیا مجہ پہ لیو گئی ہوتی ہین خار بغل مین
ای جان جہان ہی سی سوفار بغل مین
آہو کی عصا ہین دم رفتار بغل مین
ہاتہو مین ہی سبحہ ہی پیندار بغل مین
پیکان تو سینہ مین ہی سوفار بغل مین
کاندہی پر اگر ڈہال ہی تلوار بغل مین
بجلی سی سوا چمکی جو تلوار بغل مین
جب مین ہون ہو آپ کی تلوار بغل مین
بوسہ ہی ترا یار مژہ دیدہ بغل مین
جاتا ہی اگر ہاتہ کبھی یار بغل مین
ہٹتا نہ کبھی ہاتہ گنہگار بغل مین
ہم دور ہین یار سی اغیار بغل مین
ای یار رہا کرتی ہی دیوار بغل مین

پہونچی جو کبھی ہاتھ قریب اوسکی تو اے دل
جو میوۂ نورس ہی تیار بغل مین

وہ ہنسا کہ یہ سلاتی ہین تو یہ رہتی ہی تاکید
چھو جاتی نہ اوسکی بھی خبردار بغل مین

پہلو مین رقیب اوسکی ہین نادر تو عجب کیا
سوتونکی ہاتھین ہوتی ہین کیا خار بغل مین

باعث رنج ہی جب خلق مین نشتر کا پہلو
بد ہو کروٹ کرو گرم اب تو اودہر کا پہلو

نظر آیا ہمین الماس تو نشتر کا پہلو
لی لیا ہمنی فقط خیر نشتر کا پہلو

میری فریاد و فغان مین نہین باقی تاثیر
نالون نی چھوڑ دیا غم مین اثر کا پہلو

وا ہی آغوش شب وصل سر شام ہی ہنسی
سرد ہی عاشق تفسیدہ جگر کا پہلو

آپ اغیار کی جا لگ رہین مایل تا ہم
صاف آئینہ ہی اوسی رشک قمر کا پہلو

اسکی آغاز اور انجام سی واقف ہون کہان
مبتدا مین ہمین الفت کی ہا خبر کا پہلو

خاک بیمار محبت کو شفا ہو حاصل
نہ دعا مین نہ دوا مین ہی اثر کا پہلو

دیکھیے جاکر تی ہین وہ آباد کدہر کا پہلو
خالی افسوس ہوا اس خستہ جگر کا پہلو

جا نتیجہ خیر ہی یا سلامت اونہین رہنا ہے
ہمنی لیتی ہین جو اچھی ہین وہ نشتر کا پہلو

کیا عجب ہی جو وہ سوی نہ مری ساتھ کبھی — کیونکر آباد کری گور لشکر کا پہلو

اون پہ اب جلد گری برقِ غضب ای نادر
ترک کرتی ہین بد خواہ جو شوہر کا پہلو

حور کا ہی نہ پری کا نہ بشر کا پہلو — صاف آئینہ ہی اوس رشکِ قمر کا پہلو

کسقدر نور کی ہر وقت فراوانی ہی — شام و صباحت سی نمایان ہی سحر کا پہلو

عمر تو ابھی زیادہ ہی نہین لیکن ای دل — ہی نہالِ قدِ موزون مین شجر کا پہلو

مثل بازو کی جدا ہم کبھی اوس سی نہ ہوی — آہ چھوٹا نہ کبھی یار کی در کا پہلو

دلِ نادان کو مین کیا اپنی کرون فہمایش — یہہ سمجھتا ہی نہین نفع و ضرر کا پہلو

گئی نالون سی تو تاثیر بہت مدت کی — آہ مین بہی نہین باقی ہی اثر کا پہلو

کیا رقیبون سی طمانیتِ خاطر ہو بہلا — اونکی باتون سی نکلتا ہی جو شر کا پہلو

ہین کچھہ ایسیہ وہم کی ضرورت ہو لگی — تیری ہی تیور سی کہلا ہی جو خنجر کا پہلو

تو تو انسان ہی وہ جانور وحشی ہی — ہین جو چیتی مین تری پتلی کمر کا پہلو

لیہہ جو طفیلی ہوئی دعوی کیا کرتا ہی — ہی سمندر مین مگر دیدۂ تر کا پہلو

رام وہ بت ہو خدا سے یہ دعا ہے نادر
آہ و نالہ میں نکل آئی اثر کا پہلو

میں یہ سمجھا ہوں نہیں کی نظر آئی بازو
اوس پہ پریوں اگر اپنی دکھائی بازو

اونکی کاندھی سی جو ڈھلکا ہی دوپٹہ انکا
صاف و شفاف نظر آئی جو تیری آئی بازو

محو حیران ہیں دیکھ کی ہوتی ہیں جیسی
اک پری وش کی نظر آئی ہیں جیسی ایل

جلوہ قدرت خالق نظر آیا مجھکو
اپنی قدرت جو خدا کو تھی دکھانی منظور

شب از بس نظارہ میں ہوتا اونکا
عضو عضو اوسکی ہیں سب قابل توصیف مگر

اپنی ہاتھوں سی خدا نی ہیں بنائی بازو
پھر کسی اور کی دل کو نہ خوش آئی بازو

دیکھ کر محو ہیں سب اپنی پرائی بازو
پری و حور کی بھی دل کو نہ بہائی بازو

اوس پہ چہرہ نی ہی کیا نور کی پائی بازو
میری نظروں میں نہ حوروں کی سمائی بازو

اونے انگڑائی جو لینی کو اوٹھائی بازو
ڈھل گئی نور کی سانچی میں بنائی بازو

گر نہ سامنی رہا ہی بچائی بازو
مجھکو پیانہ اہہت پر کوئی سوائی بازو

بندہ ہوں اوسکا دل و جان سی میں ای نادر زار

مطلب آپ ہین جسمین کہ کشاہی بازو

جب بینی گا کبھی وہ پریزاد نورتن
ہوگا ترا عدو دل ناشاد نورتن

پہنی ہوئی ہین ہی عقد ثریا سی انگشت
آتا ہی جب کہ ہمکو ترا یاد نورتن

ساتون ستاری روز یہ دو چشم تر مین ہین
رچھا گیا ہی یار نی ایجاد نورتن

بازو پر اسکی ہین یہ نمایان جواہرات
کرتی ہین نجم چرخ پر ایراد نورتن

پھر ہوگی نہ قدر نگی کچھ آنکھ مین
دیکھینگی جب کہ عاشق ناشاد نورتن

عادت نہین ہی ظلم وجفا کی کبھی انہین
عشاق پر کرینگی نہ بیداد نورتن

آب رو ڈھلی ہین یار کی سانچی مین قدر کی
بیٹھی فضول کیون وہ پریزاد نورتن

ہون محو اسکی حسن کی سیارگان چرخ
بیٹھی اگر وہ غیرت شمشاد نورتن

جو دیکھتا ہی محو وہ ہوتا ہی دیکھ کر
رکھتا ہی کیا ہی حسن خداداد نورتن

شمس قمر کی دیکھنی کی احتیاج کیا
دکھلا رہی ہی حسن خداداد نورتن

ناقدردان وہ ہین انھین نادر نہین تمیز
غیرون کو دیکی کرتی ہین برباد نورتن

جو بازو کا ہوا تیار جوشن ۔ نہیں رکھتا مثال ای یار جوشن

شفا پا جا ہمارا ای رشک مسیحا ۔ ترا بازو بھی اگر بیمار جوشن

نہیں خواہش ہی سادہ زیور رنگی ۔ جڑاؤ ہی او نہیں درکار جوشن

مجھی معلوم ہوتی ہین گل باغ ۔ رقیبون کو ہین مثل خار جوشن

وہ او نکو سب پسند آتی ہین اے دل ۔ جو رکھتی ہین ترے باز ادا جوشن

تری باہین نظر آئین تو ہی لطف ۔ ہی زیبا تم جو پہنو چار جوشن

جو بازو قدرتی ہین خوبصورت ۔ پہنا ہے تمہین بیکار جوشن

اگر عقد ثریا قیمتی ہے ۔ تری انمول ہین آئی یار جوشن

ہین جان بخش رقیبان سے زرو ۔ دل عشاق ہین تلوار جوشن

نزاکت تجھمین ایسی ہی کہ ای بت ۔ ہین تیری بازوون پر بار جوشن

ہی ناور کی نظر مین عقد پروین !

یہ بازو پر جو ہی سرکار جوشن

ہیچ فنہا چیز ہی تیری ہین قابل اگا ۔ نذر لایا ہون ہین ای خوشنما یار اگا

زیور حور و پری گو نظر آئی اگر شے — پر نہ دیکھا تری آنکھی کی مقابل اسکا

شیفتہ خوبیون کا جان سے ہوجاتا ہی — دیکھتا ہی جو ترا عشق بدل اسکا

جانین عشاق کی لیتا ہی ترا یہ زیور — دشمن ای جان ہی ہان جوشن تجہی قاتل اسکا

جان کھینچی کی نظر آتی ہین سب ہی کمہی گل — دلبری پر جو ہی آمادہ دہ مایل اسکا

دشمن جان حزین بازو کی سب زیور ہین — کرہی عشاق کو کس طرح نہ بسمل اسکا

زر گردن سی یہ بنا جب بکہ پسند خاطر — واسطی اسکی ہوا چرخ سی نازل اسکا

ہاگئی ہین متفق اللفظ یہ حور و غلمان — حسن و خوبی مین ہی ماشاء الله کہ کامل اسکا

بازو دش پر ترے حسینوں کی بہت دیکھی ہین — پارسا پر نظر آیا ہین ای دل اسکا

ہاتھ سی بازو کو چھپاتی ہین خجل ہو ہو کر — دیکہہ لیتی ہین جو اقران و اماثل اسکا

نور تابندہ ہو بازو سی فلک تک نادر
ہی یہی جسم وقت کہ وہ حور شمایل اسکا

زیور دشمن لگر گئی تقدیر بازو بند کی — قرب بازو سی بڑہی توقیر بازو بند کی

لگ گیا انعام خاطر خواہ ای جان جہان — کھینچی ہی بہزاد نی تصویر بازو بند کی

کون ہی جو حسن و خوبی کا ہمین ہی معترف
کرتی ہین سب خلق مین تقریر بازوبند کی

مرتبہ اوسکا زیادہ ہوگیا آفاق مین
کی صفت خامہ نی جب تحریر بازوبند کی

قدردان حسن جو ہین گیتی مین سب متفق
مہر و مہ سی بڑہ گئی تنویر بازوبند کی

مرتبہ اوسکا جو ہی ہوسکیگا کب بیان
قدر افزون ہی بت رلی سیر بازوبند کی

بازوون کو یار کی جسکا دیا صدسی سوا
ہو رقم کس طرح سی تاثیر بازوبند کی

جسکے الفت سی رہا ہونا ہین انکال
ہی محبت تما شوق دلگیر بازوبند کی

قید الفت سی رہا ہو کوئی یہ ممکن نہین
ہی محبت صورت زنجیر بازوبند کی

اب کسی زیور کی جانب اعتنا مجکو نہین
ہی محبت جسکی دامنگیر بازوبند کی

بازوونکا حسن جو ای ناقد اوسی حاصل ہوا
زیورونمین بڑہ گئی توقیر بازوبند کی

خوش نما ہی پر نور و مصفا ہی علی بند
سب زیورونمین آب کی اعلی ہی علی بند

سب لوگونکی انکھونکو جچتا جو نگی ہی
تابندہ مثال شب یلدا ہی علی بند

یہہ اسکو جواہر سی کیا ہی جو مرصع
نزدیک مری عقد ثریا ہی علی بند

قدر اوسکی کسی اور کو معلوم نہیں ہے
ہم جو ہنسی ہیں حسن میں جیسا ہے علی بند

اوسکو یہ قدرت سے بنایا ہے خدائی
تنہا کوئی ہے آگاہ نہیں کیسا ہے علی بند

تعریف کریں نور کی کیا اوسکی قلم بند
ہم رتبہ و شان ید بیضا ہے علی بند

ہاتھوں نہیں جو ہے حسن پہ بچتا ہیں اوسکو
ہر چند گران قدر و مطلا ہے علی بند

ہے قدر جبینوں حسن کی گیتی میں وہ اکثر
ہم روشنی عقد ثریا ہے علی بند

جو دیکھو میسر نہیں جنت میں بھی ویسا
گہنوں میں تری جیسی نہ اچھا ہے علی بند

شمعوں کی ضرورت ہے نہیں بزم طرب میں
تابان جو میان شب یلدا ہے علی بند

سب زیور روشن ہے اوسکی مجھے ربط دلی ہے
مطلوب میرا نادر شیدا ہے علی بند

بیداد کی کرتی نہیں ہے اوستاد پری بند
عشاق کو کیونکر نہ رہے یاد پری بند

سب دیکھ کی کہتی ہیں یہ پریزاد پری بند
ہمشکل ہے شوخ ستم ایجاد پری بند

انکو نہیں نگاہ نہیں اوسی شوق ہے جو ہوں
ہاتھ نہ آئی اگر اے دل ناشاد پری بند

سب محو ہیں جو رو پری او جن و ملایک
رکھتا ہے عجب حسن خداداد پری بند

نہو کوئی مطلب سی ہو سامنی اوسکی ۔ دکھلا ہی اگر وہ بت نوشاد پری بند
جو شیفتہ ہوتا ہی کوئی حسن پر اوسکی ۔ رکھتا ہی اوسی حور و بہزاد پری بند
جب سامنی ہوتا ہی شب وصل مین ایدل ۔ کرتا ہی مجھی رنج سی آزاد پری بند
کھینچی کی ہین اوسکی کسطرح سی تصویر ۔ دیکھیگی اگر مانی و بہزاد پری بند
یہ حسن کے دعوی ہین یہ پندار ہین اونکو ۔ کرتا ہی جلا ہجر سی ایذاد پری بند
اسی تن بیجان مین سری جان بلا شک ۔ دکھلا ہی جو مجھکو وہ پریزاد پری بند

ای نادر دلریش ہی قہر اوسکی محبت
کردی مجھی الفت مین نہ برباد پری بند

یون تو بہت ہین صاف و منور کلائیان ۔ ہونگی مگر نہ مثل سیمبر کلائیان
تنہا ہین تیر قتل کی یکسر کلائیان ۔ تر خون مین ہین تا سر خنجر کلائیان
نازک ہین گوری گوری ہین پیاری ہین صاف ہین ۔ اوسکی سی ہونگی خلق مین کمتر کلائیان
دزدیدنکی وقت ہوتی ہی حیرت بہت مجھی ۔ نازک ہین کیا اوٹھاسکینگی نگدر کلائیان
غیرونسی کچھ تعلق اونہین مطلقاً نہین ۔ کرتی ہین ہاتھ صاف تو مجھپر کلائیان

سب جانتی ہین ماہی دریای حسن ہین
ہوتی ہین عرق سی اگر تر کلاہیان

پہنو لونگی ہنسی ہی گردالی لنگر اوہین
زیور کی بار رو بہانگی کیونکر کلاہیان

یاقوت اور لعل کے زیور جو پہنی ہین
کیونکر اوٹہا سکینگے یہ پتہر کلاہیان

خورشید و ماہ کا نظر آیا مجہی قران
دیکہین ہاہا ستیلی کے جو زیر کلاہیان

آیا کہانسی نور کہانسی ملی ضیا
ہین مہر و ماہ دیکہ کے ششدر کلاہیان

کیا احتیاج زر انہوی عاشق کی ہی اونہین
غیرونکی رہتی ہین جو تہ سر کلاہیان

ہو جاتی ہین فگار جو پڑتا ہی بار سر
رکہا کرین نہ آپ تہ سر کلاہیان

آئینہ کو مناسبت اونسی ہو ذرا
دکہلا رہین جب کہ حسن کی جوہر کلاہیان

سانچی مین نور حق کی ڈہلی ہین بے شک
ہین پاک و دست منت صانع و مطہر کلاہیان

دعوی صفا کا انسی ہی اس مرتبہ اونہین
کرتی ہین دل ہر آئینہ کی گہر کلاہیان

زیبا جانبری کی آپسی عاشق کو کہا اسی
کہنچی ہوی ہین قتل کو خنجر کلاہیان

نادر دعای خیر مرا ورد ہی مدام
اوٹہتی ہین آسمان تو اکثر کلاہیان

تورہی ہاتھو مین یا کہلی ہین جیسی وہانی چوڑیان
ہوٹھو نہ پر لا کہا ہی جو سرمہ دو نگاہی کرو
لا کہہ ڈہونڈ ہا نگہ کی فرمائشین لوگ تو جیسی گہین
حلقہ حیرت مین لاتی ہی سیاہی رنگ کے
ہاتھہ ملتا ہون کہ پیاری ہاتھہ ہین جن کی عجب
قاتل عالم ہی ای رشک پری تیرا اسکہانا
کب کمر دیکہا بہر اوٹہا لگی سر دست ای
بام پر جلوہ نظر آتا نہین اونکا مجھے
وصل کی شب ہی نہ اتنا ہی مچل ای تنگ جو
سانپ کی لاغر سی نسبت ہی کب دی تہی اشین
دونون جانب کو سنہری بند ہون ای سیم تن
قبر مین پہنا دیکی دل کی واسطی ہی آرزو

تو نسبی کب خوش رنگ ہو گئی آسمانی چوڑیان
عید کا دن ہی بدل ڈالو پرانی چوڑیان
شکلین ہر تنوع مین اوسکی نشانی چوڑیان
عاشقونکو ہین بلا ہی ناگہانی چوڑیان
ای پری ہین زیب افزای جوانی چوڑیان
حلقہ حیرت مین ہنگی مین پانی چوڑیان
تیری ہاتھونکو جو کہرتی ہین گرانی چوڑیان
طور سی سیکہی ہی ہین کیا لن ترانی چوڑیان
ہاتہا پائی مین جو ٹہنڈی ہون سہانی چوڑیان
جو ڑہی کرتی ہین مجھ پر بدگمانی چوڑیان
لطف ہوگا جو ہری ہون درمیانی چوڑیان
ہون کفن مین سینہ پر اونکی نشانی چوڑیان

دوستون مین ایک نے فرمائش کی تا ورہ جو کے

بیتی موزون کین نیز در خوبی چالی چوڑیان

وصف پیغمبر سی ہاتہہ آئین جو پیاری چوڑیان
ہی پری دلسی اوتارین ہمنی بہاری چوڑیان

جب چڑہنگی ہاتہہ اونکی پیاری پیاری چوڑیان
چاندی سونیکی پہنینگی ہاتہہ ماری چوڑیان

صانع قدرت نی ہاتہو سی بنایا ہی اونہین
جو ہنتی ہین خوبرو اگر تمہاری چوڑیان

عکس ہنستی مین اگر پڑجای ہی تو ٹنکا کبہی
ہاتہون سی ہون مرصع سی تمہاری چوڑیان

ختم ہوا ہو سنجا کلائی مین تیرا اپنی ای پری
قفلی بنی یہ تو بنی بہاری بہاری چوڑیان

تیغ و خنجر کیا اوٹہاوگی ہماری قتل کو
ہاتہہ سی اوٹہتی نہین ہین جب کہ بہاری چوڑیان

جی مین آتا ہی کہ سینہ کو بنائین داغدار
ہاتہہ گل کیا انکو جو آئین تمہاری چوڑیان

دست نازک کب لگی تہی ای پریزاد اونکا ہاتہہ
دیکہہ کر ہین حلقہ حیرت مین ساری چوڑیان

پان کہاو مسی مل لو سرمہ دو مہندی لگاو
گوری گوری ہاتہو مین ہون بہاری بہاری چوڑیان

ہمنی تو مارسیہ سی دی نہی نسبت کبہی
کاٹی کہاتی ہین ہمین ناحق تمہاری چوڑیان

عیبن نہ دعوی مین مرصع ہونیکی سب جائین بند
اوکہہ زیور ہین بہاری یہ تمہاری چوڑیان

رقص مین گرم ادا ہو کر ہلاتی ایسی ہاتہہ
ہائین شعلہ بنٹہی کا تمہاری چوڑیان

سنکی خوش ہوتی ہین کیا کیا اونکی ڈولی کی کہار — بولتی جاتی ہین ہنگام سواری چوڑیان

بوجہ اتنی چیزونکا کیا دست نازک سی اوٹھے — اوسی چلنی کی گھڑی پہونچی ستاتی چوڑیان

جب بدل کر قافیہ پڑہتا ہون ای نادر غزل

رنگ وہ کہلاتی ہین کیا کیا پیاری پیاری چوڑیان

ہین ضیا مین ہالہ مہ سی بہی بڑہ کر چوڑیان — کسقدر پر نور ہین ماشاء اللہ و اکبر چوڑیان

پر ضیا و صاف و شفاف و منور چوڑیان — تیری سی ہی یار کسکو ہین میسر چوڑیان

بولتی رہتی ہین جو بالای بستر چوڑیان — گفتگو کا لطف دکہلاتی ہین شب بہر چوڑیان

آدمی حلقہ بگوش اونکی ہوی تو کیا عجب — ہالہ مہ کو بہی کرتی ہین مسخر چوڑیان

طوق گردن کی لئی حور و پری بہی گر ہاتہ آئین — ای پری رو جب بنائین تیری زرگر چوڑیان

کون ہی آگاہ انکی خوبیوں سی جو ہین — ای پری ہین شہرہ آفاق گہر گہر چوڑیان

اوس پریرو کی ہین شرم و حیا کی انتہا — آستینو سی نہین ہوتی ہین باہر چوڑیان

گو رگ گردن نازک ہین وہ بہاری نہ زیور انکی ہون — فندقون مین ہین پہول سی بہی اور کمتر چوڑیان

کیا عجب ہی حسن کی گرمی سی تیری شعلہ رو — شعلہ جوالہ بنجائین نادر چوڑیان

زیور رونکا تیری کر سکتا ہی کوئی شمار
بالیان ہین بیتی ان جوشن کی سیر چوڑیان

میری ہی گہر مین گہنہ ہی جو کسی اور کی حاجت نہین
بولتی رہتی ہین اکثر جب کہ شب بہر چوڑیان

زخمی کر سکتی ہین یون ہی گرم ہی جوہر روش
ٹوٹ جاتی ہین تو ہو جاتی ہین خنجر چوڑیان

جب جواب نامہ لای اوس پری سی ہی یقین
بہیجتی کی بدلی با جای کبوتر چوڑیان

گل مین کہاون اوس سی سینہ پری ہی اشتیاق
ہاتہ آجائین اگر ای جور پیکر چوڑیان

ہار مہتاب ہو یا غنچہ جو الہ ہو
مثل رکہتی ہی ہین ای بندہ پرور چوڑیان

دم بکنی والی جو ہین ہو جاتی ہین حلقہ بگوش
گہر سی جب باہر نکلتی ہی یہ بنکر چوڑیان

طوق گردن کا بنا لیگا اوہین نادر عروس
ہاتہ آنگی اگر ای بندہ پرور چوڑیان

پہنی ہاتہو مین جو وہ طفل نصاد گجرا
لگی کیون گوری کلائی مین نہ پیارا گجرا

بسکہ خوشبو کو کیا آکی عنادل نے ہجوم
روش گل تر نی چمن مین جو اوتارا گجرا

پہولونگی ہاتہ مین آتی نہین اوسکو ہرگز
دیکہتا ہی جو کوئی یار تمہارا گجرا

اوسکی خوشبو سی معطر ہوی جاتی ہین دماغ
جب پہنتا ہی کبہی شوخ خود آرا گجرا

کیون نہ ہو مین اوسکی شوق سی ابھی — اوسکی ہاتھو نسی جو رکتا ہی سہارا گجرا
قسمت اوس غنچہ کی آفاق مین بلبل جالی — دیتی ہین باد جسی با لطف و مدارا گجرا
خوشنما جیسی گہر ہاتھونمین پریرو ن ترنہ ہاے — نظر آتا نہین ایسا کوئی پیارا گجرا
ہار بٹتی ہین رقیبونکو نظر عاشق کو — ہمین دیتا ہی یہی شوخ خود آرا گجرا
رگ جان سی اوسی گوندہا ہی جو گلچینون نے — فلک حسن پہ ہی ناز ہی تارا گجرا
شبنم ترسی دکہاتا ہی یہین لطف مزید — بہیگ جاتا ہی پسینہ سی جو سارا گجرا

اوس نہ ہاتہ حسن کہے ذی قدر جلن مین نادر
جو بنی ہوئی جو اسکندر و دارا گجرا

کیون اپنجی کسکے ہون اپنی اوٹھا کی ہاتہ — والبتہ کام سب ہین رسول خدا کی ہاتہ
اب کیا رہا ہی پاس کرین جو کسی کی نذر — تہا دل سو بک گیا بت ناآشنا کی ہاتہ
اب پاس ہی پکڑی نہین جاتی ہین وہ کبھی — نفرت ہوئی ہی ہمسی یہ اونکو حنا کی ہاتہ
اوسکی پڑ ہاتہ باد ہوائی سمجہ کی آہ — بہیجا جو خط شوق کو باد صبا کی ہاتہ
مہندی لگی جو اوسنی تو عاشق ہوی جلال — تہا خون جسکا بازونکا رنگ حنا کی ہاتہ

خواہان عزت آہ رقیب بلبلا رہی
عاشق کی آبرو ہی فقط اب خدا کی ہاتھ

اغیار سی تو اونکو تکلف نہین ہوا
عشاق سی وہ راز ہین اونکی حیا کی ہاتھ

جب پھنس گیا مین دام مین چھٹنا ہوا محال
میری رہائی ہی تری زلف رسا کی ہاتھ

دینگی ہم اوسی کو جو دلدار ہان کری
بیچا نہین ہی دل کو بت بیوفا کی ہاتھ

وہ زہر ہی جو مین تیری [illegible] پی لین ہاتھ
صحت مقرر اپنی ہی اونکی دوا کی ہاتھ

دونون جہان مین تری ہوگی وہ دستگیر
مشہور خلق مین ہین جو نادر خدا کی ہاتھ

کرتا ہون یہ دعا مین خدا سی اوٹھا کی ہاتھ
ہو مغفرت جناب رسول خدا کی ہاتھ

یہ تو بلند کرتی ہین اپنی دعا کی ہاتھ
عاشق کو روز کوستی ہین وہ اوٹھا کی ہاتھ

قدرت سی آپ لال ہین اوس دلربا کی ہاتھ
زینت نہین ہی منحصر اونکی حنا کی ہاتھ

وہ آپ پانو پڑتی ہین آکر حضور کی
بیعت کو کیون نہ بڑہا ہی اونگی حنا کی ہاتھ

دشوار ہی محال ہی مشکل ہی ظاہرا
اوس بت سی وصل ہو ہی یہ ابدال خدا کی ہاتھ

چھونا غضب ہوا تری زلف سیاہ کا
کیا مبتلا ہوئی ہون مین [illegible] کی ہاتھ

ایسا ہی کون قیصر سان و کریم ہے　　دیتا ہی جب کسیکو تو سو ہین خدا کی ہاتھ

چھوتا غضب ہوا تیری زلف سیاہ کا　　عیا ہاتھ ملا ہماری ہوی ہین بلا کی ہاتھ

اونچی رہی ہے رقیب تیری زلف مین مدام　　باندھی گئی رسن مین ہماری نگاہ کی ہاتھ

مدت سی اٹریان ہین رگڑتا ہون سامنی　　دو چار وار اور ہون قاتل ٹھہر کی ہاتھ

کوتاہ فیض بخشی وجود و کرم مین ہین ہمین　　ہان قتل کو وفا نہین اوس بیوفا کی ہاتھ

دنیا سی کچھ غرض ہی نہ مطلب ہی ہمین ہے　　دونون سی ہم تو بیٹھ رہی ہین اوٹھا کی ہاتھ

نوبت نہین پہونچتی ہی ای وای قتل کی　　رہجاتی ہین وہ میری طرف کو اوٹھا کی ہاتھ

خورشید سی زیادہ ہین روشن ہتھیلیان　　جس طرح جو ملی نہ بت مہ لقا کی ہاتھ

حد سی زیادہ بہاری ہی مکتوب اشتیاق　　تنگ آ گئی ہین قاصد و باد صبا کی ہاتھ

پہونچی بید ہو کسی غرض ہو نہ وصل مین　　گردن مین جب پڑی ہوی ہون دلربا کی ہاتھ

وعدہ وصال کا جو کیا ہی تو آ ہی　　بہلا ہی نہ پانو زیادہ بلا کی ہاتھ

بیٹھی رہی نظر جو گھوڑا ہی آپ کا　　قیمت تو کچھ بتا ہی اوسکی حنا کی ہاتھ

کہتا ہین خوشی ہی شوق سی اکر سگان یار　　کچھ ہڈیان لگی ہین میری ہما کی ہاتھ

واہونگی عقدی غم کی اب ای نادر حزین
عقدہ کشا ہین حضرت مشکلکشا کی ہاتہہ

اوس پری کی ہتہون کیون سب سی نرالی گنگن
نور کی سانچی مین اتہہ لی ڈہالی گنگن

عقل حکیمین ہی تعریف کر نہین سکے
غیرت ہالہ مہتاب ہین یارے گنگن

دستبوسی کی لئی ہالہ مہتاب اوترا
یار لی ہاتہون مین جسوقت کہ ڈالی گنگن

دستر مین اوسکو خدا انکی یہ دیا ہی ازل
ہالہ ماہ سی چاہی تو منگا لی گنگن

نازکی اوسمین زیادہ ہی گران ہی زیور
بہونجی ہاتہونکی سنبہالی کہ سنبہالی گنگن

پہولونکی انگہڑی بہی جسمسی نہ اوٹہہ سکتی ہیچ
دست نازک سی وہ کسطرح اوٹہالی گنگن

دست قدرت سی بنایا ہی خدانی اوسکو
دیکہہ کر محو ہین سب دیکہنی والی گنگن

کیون جہپک جای نہ پہر عقد ثریا کی بہی آنکہہ
پاس سی اپنی اگر یار نکالی گنگن

سونی چاندی سی گران اوسی ہوتی ہوگی
پہولونکی باغ سی وہ کیون نہ منگالی گنگن

خوبصورت ہی بہت کیا ہی تعجب اسکا
چوم کر آنکہونسی عاشق جو لگالی گنگن

یون حسینونکی ہین نادر بہت اچہی زیور

اوس پری کی ہین مگر سب سی نرالی کنگن

غیر کو وہ کبہی کنگنی جو پہنا کر پہونچی	شہرہ ہین ہوگئی مشہور وہ گہر گہر پہونچی
ضعف سی آہ عصا ہی نہین اوٹہہ سکتا ہی	اب یہ نوبت مری اوس شوخ ستمگر پہونچی
ہیری موتی سی مرصع ہی فدا ہون اوسپر	زیور و نہین ہی پر و تری بہتر پہونچی
رات دن وا ابر وسا پری ہی اغیار و بتان	کبہی نوبت نہین بزم کی اندر پہونچی
اپنی صورت تو سبہا کیا وہ دکہاتا ہمکو	کبہی آواز ہی اوس بت کی نہ باہر پہونچی
منفعل عقد ثریا کو کیا گردون پر	اوس پری نی کبہی دکہلای جو انگو پہونچی
اور زیبا تو شب وصل نہ دیکہا کوئی	صبح تک چوٹہی ہی گزری برابر پہونچی
ہتہکڑی بیری لگی ہی تو بنا ہی صداد	اہنی ہاتہو کی بناتا ہے جو زرگر پہونچی
تم تو سنتی ہی نہین نالہ و شور و فریاد	بیری آہو کی صدا آخر سی کیونکر پہونچی
اپنی انکی خبر اوسنی چہپای ہر چند	پر نہ مخفی ہوئی بازار مین گہر گہر پہونچی

مینی جانا کہ ہما سایہ فگن ہی شاید
اوسکی تلوار جو نادر کبہی سر پہونچی

ہم جو کوچہ مین سر بجان تمہاری پہونچی
لطف فردوس ہم آج سی ساری پہونچی

ہمنی جانا کہ ہوا اوج فلک کا ماشل
بام پر ہم کسی صورت سی جو پیاری پہونچی

سقف گردون کو جلا دیگی یقیناً اے دل
آہ کی روح فلک پر جو شراری پہونچی

اس سی بڑہ کر بہی جدائی کی نہ مدت ہوگی
تم نہ آئی کبہی ہم گور کناری پہونچی

ضعف سی پانو نہین گو طاقت رفتار نہ تہی
کوچہ یار مین آہونکی سہاری پہونچی

نیند مین ہوتی جو تیری تب یہ معلوم ہوا
ہالہ ماہ کی نزدیک ستاری پہونچی

ہیچ و بانون لی و رنگ بہی پہونچی نہ وہاں
اوسکی کوچہ مین جو دکہ درد کی ماری پہونچی

ہم تو آئی ہین تو ہم جرم سیا کرتی ہین
ہین جو اللہ کی قدرت کی سنواری پہونچی

سر حسن مین کیا اوسکی کسیکو ہوگا
دست قدرت سی بنائی ہین تمہاری پہونچی

ایسی قسمت ہی کہان ایسی مقدر کب ہین
اونکی پہونچون سی ایسا ہون جو ہماری پہونچی

قتل نادر سی نہ انکار کریگا کچہ کام
خون گردن سی اگر تر ہین تمہاری پہونچی

چشم عشاق مین کیونکر نہ ہو پیارا پنجہ
دست قدرت نی بنایا ہی تمہارا پنجہ

ہاتھ کم زور ہین اونکی تو کلائی نازک — کبھی پھیرا نہ گیا اونسی ہمارا پنجہ

اثر عشق سی ہین شاکی بظاہر ہون ضعیف — مجھسی کب کرتی ہین اسکندر و دارا پنجہ

عاشق زار ترا ہون یہ مجھی طاقت ہی — مجھسی رستم نی بھی میدان مین ہارا پنجہ

قتل اوسکی نہ حسینون ایک بھی دیکھا ہمنی — دست قدرت سی خدا نی ہی سنوارا پنجہ

پیش کیا جای سری قتل سی انکار اونکا — خون سی بھر گئی جو رنگین ہی سارا پنجہ

دسترس ہاتھونپر اجبونکی ہوا ہی اے دل — اس سی بہتر نہ کلائی ہی نہ پیارا پنجہ

ضعف مین زور کبھی ہم جو دکھائین اپنا — نہ پھری رستم و دستان سی ہمارا پنجہ

چوم لین اونکی کلائی کو بڑی شوق سی ہم — تو بہ لی لین کبھی ملجائی جو پیارا پنجہ

اپنی ہاتھونکو دکھا کر وہ کہا کرتی ہین — نہ پھرے گا کبھی رستم سی ہمارا پنجہ

سایۂ بال ہما کا نہین خواہان ناظر
پنجتن کا مری سر پر ہو خدایا پنجہ

پنجتن ہی ای احمد مختار ہتیلی — آئینہ سی دمکتی ہی سرو کار ہتیلی

ہی گل کہ حسینونکی نمودار ہتیلی — تیری سی نہ دیکھی مگر ای یار ہتیلی

پھر آئنہ کی سمت توجہ ہو اوسکو — دیکھے جو تری عاشق ناچار ہتھیلی

سب برق درخشندہ کی ہاتہی دیکھنی والے — چمکی شب تیرہ مین جو اکبار ہتھیلی

جو غور سی دیکھی اوسی معلوم ہو یہ بات — ہی رشک وہ شمع شب تار ہتھیلی

جو مین کرین پیار آنکہو ہنسی ہر وقت لگا کر مین — ہاتہہ آئی ہماری اگر ای یار ہتھیلی

بوسی کی تمنا ہی مگر سخت ہی دشوار — ہاتہہ آتی ہین اپنی دل زار ہتھیلی

ہو یہ کبہی ہاتہا سو نصیب اپنی کہان ہے — مس کی ابہی ہین ہمنی تو زنہار ہتھیلی

وہ نور ہم سی یا خیرہ ہو یہ امکان نہین ہے — جہکتی ہین اونکی سر بازار ہتھیلی

اس مرتبہ ہو تری سہلائی شب ورد زن — جو ہوگی عشاق کی افگار ہتھیلی

نادر یہ صفا ہی کہ نظر آتی ہی ہر سمت
تابان ہو جو اونکی پس دیوار ہتھیلی

واہ کیا خوب ہی ہاتہو مین شہانی مہندی — جسکی آفاق مین دیکھی نہین ثانی مہندی

سادہ وضعی کی ابہی دات مین ای رشک پری — زیب دیتی ہی یا نام جو آنی مہندی

پہلی زینت جو وہ ملتی ہین تو کرتی ہین ہلاک — خون عشاق کی ہو جاتی ہی آبانی مہندی

اوسنی زینت کو ملی ہی مگر اندیشہ ہی
کہین ہاتہونکو نہ کرجا ہی گرانی مہندی

اوسی چہومون اوسی آنکہونسی لگادون اپنی
پا ہی نازک سا کی جو پہونچی وہ نشانی مہندی

کیون نہو زینت معشوق سی عشاق کو نفع
رکہتی ہی شعلۂ فیض رسانی مہندی

محو حسن اوسکی ہوا کرتی ہین عشاق تمام
کبہی ملتا ہی جو وہ یوسف ثانی مہندی

جب وہ ملتی ہین تو ہوتا ہی ہو پانی [illegible]
مین سمجہا ہون اونکی ہی دشمن جانی مہندی

غیر ونکو کب ہی تری قدر شناسی حاصل
وہ ہی خاک نی جنہی مرتبہ دانی مہندی

گلشن حسن مین آئی ہی بہار تازہ
ملتی ہین وہ جو بایام جوانی مہندی

خون عشاق وہ مل لیتی ہین نادر پی زیب
اونکو جس وقت کہ کرتی ہی گرانی مہندی

جیسی ہین ہاتہ رسل کی پاک و پرنور انگلیان
ویسی دیکہی ہی نہین ہین چشم بد دور انگلیان

حسن مین ہین اوس صنم کی جیسی مشہور انگلیان
لطف سی آئین نظر کب ایسی معمور انگلیان

ہم نہین اک بدایع انگشتان جانان کی ہین
ہین خدا کی فضل سی ممدوح جمہور انگلیان

روز و شب اغیار ہاتہ اونسی لالا کرتی ہین
چہو نہین سکتا کسی دن بہی یہ مہجور انگلیان

بوسے ہاتھونکے لیا کرتی ہین قدسی اُڑن
اے پری رو چومتی ہین خلد کی حور اونگلیان

یار ہی رنگِ حنا اوس دستِ نازک کی لئی
شیون نہ پر جیلی سینے سی ہون عقدہ ز اونگلیان

ہاے رنگِ حنا اوڑنی نہ پاے ہاتھ سی
کیا ہی دستانہ نازنین رنگین ہین وہ محصور اونگلیان

لطف سی ہاتھونکی کون آگہ نہین ہی خلق مین
آپ کی مشہور ہین دنیا مین نادر اونگلیان

گو کہ وہ عالم نہین جس حوالی کا ہی اب
اون پر اوٹھتی ہین مگر اے دل بدستور اونگلیان

جانتا ہون مین کہ تلوارین کھنچین خنجر کھچے
جب اوٹھاتا ہی کبھی مجبور وہ مغرور اونگلیان

فتح اے نادر علی کر لیتی ہی ہر چند جنگ
بسکہ رہ جاتی ہین قبضہ مین بدستور اونگلیان

پر ضیا جیسی کہ رکھتی تہی پیمبر اونگلیان
ہین کرن سی کب میان ہفت کشور اونگلیان

ہونگی کس شیرین ادا کی تجھسی شرہ گر اونگلیان
پور رین کہنی کی گرہ شہتوت احمر اونگلیان

فیض مس ہوتا میسر تہی کہان ایسی نصیب
ہیسی تو دیکھی نہین اے بندہ پرور اونگلیان

خم کلائی ہوگی صدمہ پہونچیگا اون ہاتھونکو
سونے چاندی کی اگر پہنینگی زیور اونگلیان

ہم کفِ افسوس ہی ملتی رہی ہاتھ سے ہی
اونکا ہو نہین چھو گئین اونکی نہ دم بھر اونگلیان

پنجہ خورشید کو چاہی تو چہولی آدمی
ابرو ونکی آپ کی مشتاق ساری خلق ہی
پوچہتا ہی جب کوی اوس سی کہ عاشق کون ہی
نام سنتا ہی جو عاشق کا تو نفرت ہی اسی
دیکہہ کر اونکی انامل شل ہو جاتی ہین ہم
اپنی پنجہ پر نہ دعوی پہر اوسی باقی رہی
حسن مین سب خوبرو یکسان ہو یہ ممکن نہین
وا ہمیشہ ہاتہہ رہتی ہین سخا و جود مین
پہنچی لکہی ہانونسی یہ ہوتا ہی ثبوت
روشنی کی بزم مین اونکی نہین ہی احتیاج
چہلی ہیتی اوسی ہتی حنا کا رنگ اوٹہا
ہو ید بیضا ہی مشہور جہان آفاق مین
ہو ونکی یہ یونکی غلام اونکی تو ہرگز نہین

غیر ممکن ہی کہ ہاتہہ آئین تیری اے نازو اوگلیان
دیکہنی کو چاند کی اوٹہتی ہین گہر گہر اوگلیان
میری جانب کو اوٹہاتا ہی وہ کافر اوگلیان
کانو مین دیتا ہی وہ اللہ اکبر اوگلیان
ہین مگر قایم مقام تیغ و خنجر اوگلیان
ہاتہ کی چہوٹین دیکہی جو خورشید خاور اوگلیان
خلوت مین ہوتی نہین ناخون برابر اوگلیان
گمب سخی کی بند ہون مٹھی کی اندر اوگلیان
جب نکل آئی ہین دستانونکی باہر اوگلیان
پر ضیا پر نور ہین شمعونسی بڑھ کر اوگلیان
ایسی تو اونکی نہین ہین زور آور اوگلیان
آپ کی نگین شرف رکہتی ہین اوسپر اوگلیان
تیری ہین نام خدا جیسی کہ انور اوگلیان

خوبصورت دوسرا اونسا نہین نادر کوئی
راہ مین گہونگہٹ اوٹہا کرتی ہین اکثر اونگلیان

تری ہاتہہ کا ہم جو پائینگی چہلا
صنم حرز جان ہم بنائینگی چہلا

شب ہجر مین اوس سی گل کہائینگی ہم
جو تیرا کسی روز پا لینگے چہلا

ہمین جو نہ تو وہ سمجہتی ہین ہم سن
تو کیون ہمسی ناحق چہپا لینگے چہلا

انگوٹہی سو وہ انعام مین دینگی اونکو
جڑاؤ جو اونکا بنا لینگے چہلا

ہین سچ سمجہونگا وعدہ اونکو قاصدونکی
اگر قول کا کوئی لا دینگے چہلا

عطا جو نشانی وہ اپنی کرینگے
ہم آنکہونسی اوسدل لگا لینگے چہلا

جڑاؤ جو ہوگا تو بہاری بہی ہوگا
وہ نازک ہین کیونکر اوٹہا لینگے چہلا

نزاکت کمر کی وہ مانینگی تب تو
اگر ہاتہہ کا ہم دکہا دینگے چہلا

اگر دسترس ہاتہہ تک اونکی ہوگا
تو اون اونگلیونسی اوڑا لینگی چہلا

نہ بار اوٹہہ سکا جو جڑاؤ کا اونسی
تو بس ہونہی کا بنا لینگے چہلا

اوسی طوق گردن مین سمجہونگا نادر

جو اپنا وہ محبوب دکھاتے چھلا

جسوقت پہنتا ہی وہ بی پیر انگوٹھی
کرتی ہی دل خلق کو تسخیر انگوٹھی

وہ حسن وہ خوبی کسی زیور میں نہ دیکھی
ای رشک پری ہی تیری تصویر انگوٹھی

ای وای یہ سخاوت سبھی ہیں دور کیہ اوسکی
دیتی ہی تجھکو جو بلا وقفہ و تاخیر انگوٹھی

جب ہاتھ پہنسی پہ ہوتی ہی عشاق کی تیار
بنجاتی ہی تب حلقۂ زنجیر انگوٹھی

ہیرے سی مرصع ہی جواہر سی جڑی ہی
رکھتی ہی عجب طرح کی تنویر انگوٹھی

پہنی جو کوئی اوسکو سلیمان وہ ہو جائے
ہی یار کی کیا صاحب تاثیر انگوٹھی

رتبہ کی سلیمان کے ہی دل کو تمنا
دی اپنی نشانی بت بی پیر انگوٹھی

اوس شوخ نی جو اونگلیوں میں پہنی ہی ہائی
ہم سمجھی کہ ہی صاحب توقیر انگوٹھی

ہو قد خمیدہ کی اگر دیکھنی کا شوق
تو ہاتھوں میں دیکھی بت بی پیر انگوٹھی

عشاق کو جو حلقۂ حیرت میں وہ لائی
بتلا ہی تو اوسکی کوئی تقصیر انگوٹھی

ہم حلقہ بگوش اوسکی رہی عمر بہر اپنی
ہاتھ آئی نہ ای نادر دلگیر انگوٹھی

اوس پر پیرو نی اگر اپنی دکھائی آرسی — سامنی اوسکی کسیکی پھر نہ آئی آرسی

پھر نہ آئینہ سکندر نی دکھایا شرم سے — اوسنی جب اپنی کفِ پا کی دکھائی آرسی

جیسی دیکھی ہی کفِ پا ہی مصفا یار کی — پھر نہ نظرون مین کبھی اپنی سمائی آرسی

دل کو آئینہ حلب کا ہی نہین بہاتا کبھی — تیری ای جان جہان جیسی خوش آئی آرسی

توڑ کر آئینہ کو تب اوسنی پھینکا خاک پر — جب سکندر کو کفِ پا کی دکھائی آرسی

اوسکو پہونچی کوئی دنیا مین یہ ممکن نہین ہی — ہی صفا مین آئینہ سی ہی سوائی آرسی

جب ہتھیلی مین صفائی اسقدر موجود ہے — آپ کیون پہنین سکندر کی بنائی آرسی

دیکھ لیتی ہو کفِ پا ہی مصفا کو جو تم — کیا غرض ہی کس لئی ہاتھونکو بنائی آرسی

پا کی اجرت خلق مین وہ ہو گئی ایدل غنی — اوس پری نی زرگرونسی جو گڑھائی آرسی

وصل کے شب مین اگر پا نہ لگی عشاق کے — چوم کر ہونٹھونسی آنکھونسی لگائی آرسی

مثل اوسکا کوئی ای نادر نہین آفاق مین
رکھتی ہی کیا جو ہر وصفِ صفائی آرسی

ہین اونگلیونمین یار کی کیسی اثر کی بو — ہوگی نہ ایسی حور و پری کشمیر کی بو

شیرینی جیسی پورونمین اون او لبونکی سہی
شہر بندہ اونکی سامنی ہی شکر کی پوریان

سب پہنچی جسکی دیکہنی والونکی ہیول جان مین
دیکہین جو ای پری تیری انگشت تر کی پوریان

شیرین وہ ہی تو اسمین ملاحت کی ہین مزی
کم نیشکر سی کب ہی بت فتنہ گر کی پوریان

ویسی نہ آئی نیشکرو مین کبہی نظر
جیسی کہ ہین جہنو نمین ہین اوس فتنہ گر کی پوریان

سر سبز لی اوسنی ہاتہہ مین تو نیہ ابتر ہوا
قدرت سی جا لگنی وہ ہر اک نیشکر کی پوریان

پر زور اونگلیان ہین قوی ہین کلائیان
عاجز ہین جنکو دیکہہ کی جن و بشر کی پوریان

حیوان و آدمی مین سر دست ہی یہ فرق
ہوتی ہی اونگلیونمین کہان جانور کی پوریان

پہر ہاتہہ سی چہوئی نہ کسی خوبرو کی ہاتہہ
دیکہی جو خوب اوس بت بیدادگر کی پوریان

یہہ نظر ولف ابہ چڑہی ہین تیری ہار اونگلیان
ہاتہونمین پہر سماتی نہ جن و بشر کی پوریان

سب چومتی ہین انکہو سی نادر باشتیاق
ہین خوبصورت ایسی بت خوش کمر کی پوریان

اوسنی دکہلائی اگر اپنی ہلال ناخن
ایسی کجباز سی کیون دلکو ملاتا اپنی

چرخ پر مہ نہ ہوا اوسکی مثال ناخن
مجکو معلوم نہ تہا عشق مین حال ناخن

کس سے تشبیہ دے حیران ہے عقل شاعر
نہیں آفاق میں کوئی بھی مثال ناخن

نور میں روشنی و تاب میں شفافی میں
بدر سے بڑھ گئی دیکھو یہ کمال ناخن

کوئی شے خلق میں بہتر نہیں اوس شے سے ابدال
پری و حور سے بہتر ہے جمال ناخن

عکس سے تشبیہ دوں میں کس سے دوں نسبت اوسکو
ماہ نو سے بھی زیادہ ہے جمال ناخن

مہ نو سے جو میں تشبیہ دیا کرتا ہوں لنا
نہیں ہو جاتی نہ یہ وجہ ہلال ناخن

بدر ہو جاتی اگر اوج پہ آ کر کیا دور
بڑھ چلا اب تو ہے اے طفل ہلال ناخن

حسن کے مرتبہ دانوں سے جو دریافت کیا
مہ نو سے نہیں دیتے ہیں مثال ناخن

جیسے رویت مہ نو کی ہوئی ابدال مجکو
آ گیا مجکو سر شام خیال ناخن

مہ نو چرخ پہ آیا جو نظر اے نادر
ہو گیا صاف مرے دل کو خیال ناخن

لکھی ہے پیمبر کی ثنا سے سر ناخن
زیبا ہے کروں جان فدا سے سر ناخن

گردون جو جھکتا ہے کبھی پاے سر ناخن
سمجھے نہ مہ نو کو بجاے سر ناخن

اعضا سے سراپا کی نظارے کریں اوسکی
عشاق سے وہ حد یہ چھپا سے سر ناخن

پا بناری شرم ایسی ہے اوس شتاب پری کو — دیکھا نہ کوئی عضو سوای سر ناخن

کیون خون بہا ہمین توقف ہی مہر و ست — سمجھا ہی اگر مجکو حنای سر ناخن

وو بی یم حیرت مین یقینا ہین کہ شتاب — آئینہ اگر دیکھی صفای سر ناخن

ہاتھ تہا مین تو لی لعل تیری ہاتھونکی ہر این — قربان ہون اونگلی کی فدای سر ناخن

بیرا جو ہو دست نگارین مین ملین آب — مہندی کی نہ حاجت ہو برای سر ناخن

بندہ ہنسی کا کہنڈ آہ ہمین زخم پرا دل — جب جوشش وحشت مین پڑہ آئی سر ناخن

کوئی ہی گرہ دل کے نہ ای یار ہوئی وا — عقدہ کام ہماری تو نہ آئی سر ناخن

برچھی ہی اگر کوئی ہلال تو کوئی نشتر — ڈالا کسی اوسنی جو گشائی سر ناخن

باقی غرہی چاند کی ٹکڑونکی حقیقت — نظرون مین کچھ ایسی ہی سمائی سر ناخن

ای نادر دلریش نکلتی بہت اشعار
ہوتی جو ردیف اور بجای سر ناخن

چھپایا ہی جو عاشق سی وہ شوخ گلبدن سینہ — توکل کہا کر بنا لیتی ہین ہم اپنا حسین سینہ

ضیاء جسم نورانی کرون کیونکر بیان اپنا — فروزان بزم مین ہی صورت شمع لگن سینہ

علم ہوتی ہی جب شمشیر خون آشام مقتل مین
سپر عشاق کا بنتا ہی شوخ تیغ زن سینہ

محبت سی منتین کین عاجزی کی اوس پری رو سی
نہ کہولا شرم سی اوسنی میان انجمن سینہ

ہوین اہل حیا پردی سی وہ کب تماشائی مین
بہلا کب کہولتی ہی شرم سی اپنا دلہن سینہ

ہوا ہی طول اوسکو اسقدر فضل الہی سی
گرہ جہوٹی ہی اب تو اونکی زلف پرشکن سینہ

نظارہ کرتی ہو اوسکا جو اگر اپنی آنکہون سی
نشانہ بنگیا ہی ای بت ناوک فگن سینہ

شباب اوسکا نمو پر ہی جوانی جوش مین آئی
کسیکا اوٹہہ نہین سکتا کبہی انگیا مین سینہ

فراق یار مین سیر گلستان کی نہین جو اس
یہان تک داغ کہاتی ہوگیا ای دل چمن سینہ

مگر ہون خوش نہ تجہ کو ہو سیر گلستان سی
دکہاتی وہ پری رو جو لب و دندان غنچہ سینہ

اگر تلوار کہینچی ناوک پردہ دلکش پر قاتل
تو ہو اوسکی سامہنی کردی وہ بی عذر و سخن سینہ

اگر چاہی کہ ہو گلزار سینہ
غم احمد مین ہو افگار سینہ

غم دوری سی ہی افگار سینہ
لگا سینہ سی اب ای یار سینہ

اگر راز محبت رکہی پنہان
تو ہو گنجینہ اسرار سینہ

محبت سی تمہاری ہو جو خالی
ہہی محرم جسن کی محرم تمہاری
وہ برق جہندہ سی ڈریگا
گری بجلی کہ نازل کجیہ بلا ہو
ہم ای جلاد وہ سینہ سپر ہہین
جو سوہی ساتہہ کیا شرم و حیا ہے
ڈہلی ہہین جسن کی سانچی مین اعضا

حقیقت مین ہہی وہ بیکار سینہ
دکہاوہ ہمکو ہہی اکبار سینہ
جو کہا گیا تری تلوار سینہ
بچاتی ہم ہہین زنہار سینہ
ہہی وقف خنجر خونخوار سینہ
دکہا وہ اب تو ای سرکار سینہ
قوی بازو ہہین تو تیار سینہ

چلین جب تیر آہ ای نادر زار
بچا ہی حاسد غدار سینہ

ہہین معلوم ہہی کدہر ای دل
تا قیامت نہ جان جا بیگی
وصل کی شب مین دشمن جان ہہی
وصل کی شب مین رات باقی تہی

ہہین ہمی کہین خبر ای دل
صبح تک بچ گئی اگر ای دل
نالہ ظاہر سحر ای دل
بجگیا صبح کا گجر ای دل

کبھی دیکھا نہ عشق میں اب تک
ہمنی تجھا ہی بیخبر ای دل

اوسکو ہرگز خبر نہیں ہوتی
آہ مین کچھ نہیں اثر ای دل

توشۂ راہ آہ پاس نہیں
پیش ہی آخری سفر ای دل

اوس صنم کا خدنگ تیر نظر
کر گیا سینہ سی گزر ای دل

جان پر کھیلتا ہون فرقت مین
نہیں سمجھا ہی بیجگر ای دل

آہ و نالہ ہین ہجر مین اوسکے
آنکھین رہتی ہین اب تو تر ای دل

جذب نادر نی جو کیا ہی اثر
خود وہ آتی ہین اوسکی گھر ای دل

وصف بتان کی سمت کو ہرگز نہ جائی دل
لازم یہ ہی کہ نعت کی جانب کو آئی دل

لی سودای طب بی فکر شفای دل
جز شربت وصال نہیں ہی دوای دل

رسوائیان ہوئی ہین یا کہ ہون بدنامیان نصیب
سب کچھ ہو پر کسی پہ الہی نہ آئی دل

رسوا و خوار و خستہ و بدنام و بی نشان
کیا عشق مین تباہ ہوا ہای ہای دل

ہمیں خدا اب تو کسی اپنی رحم ہی نہیں
کیا مفت چھین لیتی ہین کافر برای دل

اب دلبری سی مفت بری کی ہی اختیار
دل لیکی تم ادا نہین کرتی بہای دل

پہونچی کی جان و جگر نی فراق مین
افسوس ہی کہ کوئی نہین آشنای دل

حد سی زیادہ ہجر مین رہتا ہون بیقرار
سیماب میری سینہ مین رکھدو بجای دل

اوہبی مٹی خراب رہی خاک مین ملے
عشق بتان مین ہی یہی بہتر سزای دل

اس سی نہین خیال اوترتا حضور کا
مدت ہوی اوجاڑ پڑی ہی سرای دل

ای نادر آہ الفت دنیا فضول ہی
اس بیوفا سی کیا کوئی ناحق لگای دل

واہ کیا عکس ہی کیا طبع ہے کیسا دل ہے
نعمت مین شکر خدا صاف ہمارا دل ہے

می سی کشتی مری لبریز جو کی کیا دل ہے
مجھپر احسان یہ ای ساقی دریا دل ہے

غیر کی مال کو اپنا وہ سمجھ لیتی ہین
میری دلکو وہ کہا کرتی ہین میرا دل ہے

چھٹ گئی تاب و توان و جگر و دل ای وای
باقی اب پہلوی مجروح مین تنہا دل ہے

ہو گئی مجروح ہی خواہان نمک رفتہ بکا
واہ وا دلکشی کیا خوب مزی کا دل ہے

چاہیے ملنے کی کرین باتین نہ وہ جراح سیر
کہ ہوا بیہوش ہی سبھی اب ہجر مین بیکا دل ہے

چشم میگون کی تصور مین ہا کرتا ہون

ہاتہون ہاتہ اوسکو بہر نیرا دیتی بہی ہین

عوض مہر و وفا جور و جفا کب ہی درست

قدر اسکی نہ کرین آپ تو انصاف ہی کیا

جرم الفت مین نکلوا دین نہ آنکہین میری

شیشہ گر توٹ کی جوڑی کوئی امکان ہین

دل مرا توڑ کی کہتی ہین وہ بنکر انجان

جان کہو دی نہ اوٹہایا مگر الفت سی ہاتہ

وصل اغیار کی شتاکی ہین قہر وہ کہتی ہین

پہول کی چوٹ سی صدمہ ہو جسی نہیں ہم کا

ہین افسردگی خاطر عاشق بیجا

ہائی کرتا ہی شب ہجر مین گیا گیا دل گلشن

اگیا اکثہ خاطر نازک مین غبار

عمر گزری کہ مرا صورت مینا دل ہے

گرکون کا کہین ہی گویا کہ تماشا دل ہے

آپ انصاف کرین ظالم اگر عادل ہے

شیشہ کا شیشہ ہی لیجان ہی دل کا دل ہے

کیجیے غلطا انکی ہین جیا ہی والا دل ہے

وصل کسطرح سی اوسکا ہو جو ٹوٹا دل ہے

کسنی توڑا ہین معلوم یہ کسکا دل ہے

واہ کیا سلمہ اللہ تعالیٰ دل ہے

شوق رہتا ہی خوشی اپنی ہی اپنا دل ہے

وہ ترے عاشق با مہر و وفا کا دل ہے

گر جہان غیر سی کہین اوسنے توڑا دل ہے

بلبل نغمہ سرا ہی کہ پپیہا دل ہے

صاف معلوم یہ ہوتا ہی کہ میلا دل ہے

کفر و دین دونون کی ظاہر ہی حقیقت سب الگ
واقف ایک ایک سی آگاہ دلونکا دل ہی

بوسہ ہی لب شیرین جو نہ پایا ہی مینی
تلخ ہی جان حزین رنج سی اسکا دل ہی

نہین ہوتا ہی کسی اور کی جانب مائل
محو ختم رسل ای نادر شیدا دل ہی

زخمی ہی تیری ہجر سی ای دلربا جگر
عاشق ہوا تو غم مین ہوا مبتلا جگر

مستوجب سزا نہین دونون ہین عشق مین
دل کا نہ کچھ قصور نہ ہی بیخطا جگر

عشاق کا قصور محبت مین کچھ نہین
کچھ سخت ہو گیا ہی ترا دلربا جگر

لذت جو عشق کی ہی اوسی جانتا ہی مسکین
آگاہ اوس سی دل ہی میرا آشنا جگر

اپنا جو حال ہی اوسی کیا کیجیی بیان
ہی چاک چاک عشق مین ای دلربا جگر

جب ہی ہوا ہی مجھسی دلگیر وہ مسیح
مفرور ہی شفا سی میرا دلربا جگر

دونون کی نذر کر نہین کچھ عذر ہی نہین
مقبول دل حضور مین ہو جای یا جگر

لیکہ لو دخل طبع مین عشاق کی نہین
دل بیغبار رکھتی ہین ہم پر صفا جگر

الفت ہمیشہ رہتی ہی اسمین جو یار کی
اسکا عجیب ہین کہ رہی پر ضیا جگر

اوس جان جان سی کوئی زیادہ نہین عزیز ۔ تو لکو کردن نثار ہین اپنی فدا جگر

ظاہر ہین گو فراق کی صدمہ سی ہون ضعیف
نادر مرا قوی ہی بفضل خدا جگر

نعمت سبھی ہین رکھتی ہین معمور کھیاتیان ۔ کیونکر محبوبون کی ہین نینون پر تو چھپاتیان

لاتی کہیان سی ایسی ہین جو چھپاتیان ۔ ہاتین آپ کی بہشت مین مشہور چھپاتیان

فصلی بہار مین ہوی سبنت شب کی کھیاتیان ۔ گلزار مین تب تو دیکہہ کی انگو چھپاتیان

جنگتی ہین کسی سی وہ ماتی ہین لوگ ہاتھ ۔ کہا سر کشیدہ اور ہین سرو چھپاتیان

نزدیک آتی دیتی ہین ہین کسکو وہ ۔ ہاتھی ہین سبھی ہین جو بہت دو چھپاتیان

میخانہ مین تو تو ہین مزی رندمی بہت ۔ ہمسی چھپای دختر انگور چھپاتیان

زرین کنگور ہو نین تجلی کی لطف ہین ۔ ای دل مین میوہ شجر طور چھپاتیان

جسم جو لعل سی ہی ای غیرت بہار کی ۔ تو ہجگی مین قمقمہ نور چھپاتیان

تن وہ جو ملک اور آدمی ۔ ملتی ہین ہاتھ دیکہ کی جمہور چھپاتیان

غذای جسم سی وہ زیادہ حسین گت ۔ کیونکر نہ دل ہو دیکہہ کی مسرور چھپاتیان

ہر جیسا می کی نشہ مین وہ بیحجاب ہین
کہلتی نہ دینگی تا حد مقدور جہاتیان

سینہ ہی صاف آئنہ سی بڑہ کی آب کا
شفاف ہین بصورت بلور جہاتیان

ہوین نشاد و شاد جو کہ ہون نادر کی مستدار
باتم سی دشمنونکی ہون رنجور جہاتیان

ہین سرکشیدہ صورت مغرور جہاتیان
کب ہاتہ آوینگی ہین سب مغرور جہاتیان

آئی ہی اور گزری ہی گو دن شباب کی
سرکش ہین آج تاب بہی مستور جہاتیان

تا دنظر لگا سکین امکان ہی نہین
محرم ہین اونکی رہتی ہین مستور جہاتیان

انسانونکی نہ ہونگی نہ حوران خلد کی
جیسی کہ اوس پری کی ہین پر نور جہاتیان

ہونگی کسی پری کی نہ ایسی جہان مین
حسن و صفا مین اونکی ہین مشہور جہاتیان

کچہ شیخ و شاب پر نہین ایدل ہی منحصر
ہوتی ہین محو دیکہنہ کی مجبور جہاتیان

اوصاف سب خدا نی دی ہین اونہین مگر
اک چہلنی کی صفت سی ہین معذور جہاتیان

انجم ہو گئی پردی مین رہنا ضرور ہی
دکہلائین کب بہلا پری و حور جہاتیان

ساقی بیان اونکی صفت کیا کوئی کری
ہین صاف مثل ساغر بلور جہاتیان

سوئی وہ ساتھہ ہی تو ہی شرم استقدر | شب بہر رہین نگاہ سی مستو چہپایا کئی

پہر سی ٹرہ کی سخت ہین انکا دری تحقیق
شیشہ کو دل کی کیون نہ کرین چور حیا سی

اوس پریزادی نی اپنی جو دکھائی انگنیا | کی نظر جیسی اوسی شوق سی بہائی انگنیا

گو ہی وہ زینت اوسمین لگی ہی ایسی | ٹرہ گئی کچھہ سو نیکی چڑیاسی بھی بہائی انگنیا

دور سی دیکھہ لیا کرتی ہین اوس رشک پری | آگی بنگلہ مین کبہی نہ دکھائی انگنیا

جیسی دیکھی ہی پیرو تری زرین ہمدم | پہر کسیکی بھی نظر مین نہ سمائی انگنیا

شوق مین مس کی تو ملتا ہی عبث ہاتھہ اے دل | ہاتھہ کس طرح سی آئی پرائی انگنیا

قرب غیرونکا شب ورقہ رہا کرتا ہی | دور سی ہمکو کسی دن نہ دکہائی انگنیا

چہاتیون کا ہو جو نظارہ کہان ہی قسمت | اوسنی سو پردہ مین ہمانہ سی چہپائی انگنیا

ہم اگر چاہین تو عنقا ہی ہسم ہو جاے | عمر بہر پر نہ کسی طرح سی پائی انگنیا

درد اعضا مین ہوا فرط نزاکت کی سبب | کسکی مشاطہ نی اوسکو جو پہنائی انگنیا

اوس پریچہرہ نی جسکو کہ دکھائی محرم | اوسکو پہر اور کسیکی نہ خوش آئی انگنیا

ہی یہ امید کہ جب عشق ہو کامل نادر
رہ الفت کی گزہی راہنمائی ہوگئیا

نظر آجاتی ہی جسوقت کہ بیماری کرتی
جلوہ قدرت کا وہ کہاتی ہی تمہاری کرلی

گو کہ وہ بین بنت اوسکی ہین بالکل
پاہو بسم بین اونکی نہ یہ بہاری کرلی

وہ پری چہرہ ہی پابند حیا کا ایسا
وصل کی شب بین ہی اوسکی نہ اوتاری

ہنسی گر ہنسی جو وہ آئی ہی تو یہ حالت ہی
تر بستی سی نظر آتی ہی ساری ہستی

حلقہ خلد جو ہتی ہوئی حور آتی ہی
یاد آتی ہی پری رو تری پیاری کرلی

نہین ہوتا ہی وفا دید شکم کا وعدہ
کرتی ہی حیلہ بین ایام گزاری کرلی

صید مرغ دل عشاق کیا کرتی ہی
ہی حقیقت مین تری پارسگاری کرلی

مثل اوسکا نہین آفاق مین پیدا ایسا
ہی جو اللہ کی قدرت کی سنواری کرلی

عمر تنگ نظر آتی ہی تیری باعث
کیون کرین ہم نہ تری شکر گزاری

نہ اوٹھا ری ہی نہ اوٹھا ہی نہ اوتاری اوسنی
گہری گہری ہوئی ہر چند کہ ساری کرلی

جلوہ نور خدا ہی ایسا نظر آتا نادر

ہو محو اگر دیکھ لے رضوان شلوکا
جنت ہے نہین مثل تری جان شلوکا

فردوس کی جلوونکو اگر غور سے دیکھا
کہتا ہے بہت حسن ہے حجان شلوکا

انسان کی تو کون حقیقت ہے پری بھی
ہوتی ہین ملک دیکھ کے حیران شلوکا

جیسی کہ پہن تن مین ہے اونکی وہ کہان ہے
ہر چند بہنتا ہے ہر انسان شلوکا

ممکن نہین زیبا ہے ہو اوس طرح کی صاحب
ہر چند بہنا تو ہے آسان شلوکا

زیبا ہے جو ہے تجہ مین کسی مین وہ کہان ہے
ہندو کو ہی پہنچی کہ مسلمان شلوکا

سب محو ہین جن پری و حور و ملایک
رکہتا ہے عجب حسن عجب بستان شلوکا

آنکھون سی لگاتی ہین ہو سی جو متی ہین تم
ملتا ہے مقدر سے ہی جو ایمان شلوکا

دنیا مین جو ہوتا ہے نہین نادر کو نظارہ
کیا حلۂ جنت ہے سر سبحان شلوکا

ترا جیسا ہے ایجان جہان بیٹ
پری کا صاف ہے دنیا کہان بیٹ

حیا کہتی ہین اسکو شرم سے نہ بنے
شب وصل ای پری کہتا ہے نقش بیٹ

نظر مین موج زن بحر صفا ہے
دکہا ہے جب مجہی وہ نوجوان بیٹ

نزاکت حد سی افزون ہو گئی ہے
جو آئینہ سی نسبت وون ہی زیبا
ہی جلوہ گر نظر مین قدرت حق
اگر صافی شکم دکہلائیگی آپ
نظر آیا ہی جیسی عاشقون کو
کمر کا ہی پتا شاید کہ مل جای
کدورت آئینہ سی ہو گئی صاف

کمر برای پر یوہی گران بہت
مصفا ہی بہت نازک میان بہت
اگر کرتی سی ہو جای عیان بہت
دکہا ہیگی نہ حور ان جنان بہت
نہا کہتا ہی نسبی ورد زبان بہت
کہا ہی جب وہ شوخ دلستان بہت
ہوا ہیں نظم جب میر جان جنت

رہا ممدوح میرا وہ ہمیشہ
جو دیکہا نادر شیرین بیان بہت

مداح ہی کا کبہی خالی ہوا گر پیٹ
در پر تیری بیٹہی ہین تو غم کہا نگی بہر پیٹ
بہر تا ہی نہین ہجر مین کہا نسبی اگر پیٹ
غم بہی نہین کہانی ندیا غیرون نی بہر پیٹ

ملتی ہی غذا ہجر کی اوس شوخ کو بہر
انجان جہان بہر کیہ نہین آتا کوہی اگر
ہو گی جو محبت کی ہین غم کہا نگی بہر پیٹ
ہو گی تری گہر سی چلی بیجا نکی کدہر پیٹ

جان و جگر و دیدہ و دل دید کی ہین محو
کچھ فرق نزاکت کی سبب ہو نہین سکتا
کیون ناف پر آئی نہ ہنوز انکا مجہی دہوکا
غم کہا ہی شب ہجر مین کس طرح نہ عاشق
ہمشکل ہین ہر چند کہ سب آپکی اعضا
ہی شمع کی مانند قد راستین عالم
چار آئنہ کا بار بہلا دیگی اوٹہای
کب ساتون ولایت مین ہی آن ساتونکا مانند
کیفیت شبنم نظر آئنہ پہ آئی

وہ کون ہی جسکو نہین منظور نظر بیٹھ
فرمائی ہی یہ سنگ کہ پر ادبر کہ ہی بیٹھ
دریا ہی صفا ای ہم خوبی ہی اگر بیٹھ
انصاف ہی کچھ کیجیی رکہتا ہی بشر بیٹھ
تاقی نہین لیتی ہین مگر ناف کمر بیٹھ
تابان ہی ادہر پیٹہ تو پرنور ادہر بیٹھ
دو پہلوی صافی ہین ادہر پیٹہ ادہر بیٹھ
رخ چاہ ذقن سینہ و ہین ناف کمر بیٹھ
اونکا جو عرق سی ہوا شب وصل ہین تر بیٹھ

رزاقی خالق ہی یہ ای نادر دلکش
ہوگا تو اوٹہاتا ہی سلاتا ہی وہ پہر بیٹھ

چمک دکہلائیگی جب ای پری بیٹھ
صفا کا جوش ای دل جب کہ ہوگا

تو ہوگی مثل مہر خاوری بیٹھ
کریگی آئنہ سی ہمسری بیٹھ

کہون کیونکر رقیبونسی نہ سن لکہہ
دکہاتا ہی کہان کوی جبری کا بیٹہہ

عجب کیا عکس سی صافی شکم کے
دکہاتی ہی حسن کی جلوہ گری پیٹہہ

ہی خود غلمان جنت سی وہ بہتر
رخ اونکا جو ہی اونکی پری پیٹہہ

پس پشت اونکی ہی نسخہ چاربی کا
کہا کرتی ہی اونکی دلبری بیٹہہ

خضر ہے سبز خط اونکا مقرر
گرا کی ہما عاشقونکی [illegible] کا بیٹہہ

ادہر سی ڈہال دیتی ہی دکہای
صفا سی اوس پری کی ہی [illegible] کا

کمر کی طرح اوٹہا کب بار گیسو
نزاکت سی سراسر ہی بہری بیٹہہ

ہوی گردان رقیبونکی طرف سے
ہوجاتی عاشقونکی بہتری بیٹہہ

خجل آئینہ ہوتی ہین اکثر
جو نادر کرتی ہی جلوہ گری پیٹہہ

وزیری نی سیا خوب ہی باریک انگرکہا
پر اونکی کمر سی نہ ہوا ٹہیک انگرکہا

ہرچند کہ بزرگی رقیبونکی بدن مین
آتا ہی نظر تیرہ و تاریک انگرکہا

رندو نہین اگر شیخ کی تبدیل ہو پوشاک
ہو جای نہ کیون باعث تضحیک انگرکہا

اکڑن مین مسکتا ہی نمو پہ ہی جوانی
ایسا نہ بنایا کرو باریک انگرکہا

گم چادر مہتاب سی تہا تو نہ اوسکا
دیکہا جو میان شب تاریک انگرکہا

چاہا کہ ہون خلعت مین عطا یار کی ملبوس
آیا نہ مگر ہاتہ بہ تحریک انگرکہا

خلعت سی گلستان ارم کی ہی بلند ارج
ہی خوب بلا شبہ و تشکیک انگرکہا

سب پر ہی شرف حلۂ جنت کو و لیکن
ہی یار کا اعلی مری نزدیک انگرکہا

خیاط کی ہاتہون کی ہین نون بو سی مقرر
سی لای مگر سیی جو کوی ٹہیک انگرکہا

ایسی ہی نزاکت بدن پاک مین اوسکی
کرتا ہی گرانی جو ہو باریک انگرکہا

کچہہ قدر رہی حلۂ جنت کی نہ نادر
چمکا جو میان شب دیجور انگرکہا

حسن مین ہی ساری پوشاکون سی بہتر معشوقانہ
حلۂ خلد برین سی بہی ہی بڑہ کر پشوانہ

کیون نہ چکر مین پرستان کی پری ای بلا
رقص مین پہنی اگر وہ حور پہنکر پشوانہ

محو ہو جاتی ہین سب صورت تمہاری دیکہ کر
جب نکلتی ہو کبہی گہر سی پہنکر پشوانہ

دیکہی اندر کی اکہاڑہ مین پری جامہ زر
پر نظر آی ہمین تیری برابر پشوانہ

اسقدر پاشہا تہا شرم و حیا کا وصل مین
دو دو گھڑی اوسنی نہ اپنی تن سی شب بہر مشور نہ

خوبصورت جیسی تیری ہی کسیکی وہ ہین
یون تو دنیا مین حسینونکی ہی اگہر گہر مشور

قیمتی پوشاک ہوتی ہی حسینونکی مگر
کم تری ایسی دیکہی ہی ای حور پیکر مشور

بہاری زیور لدونکی ہون تو کیا تعجب ہی مگر
عمر جنت کو کہان ایسی میسر مشور نہ

عطر ملکر کیون وہ اترائین غرور حسن کو سی
ہو گیا ہی اوتہی ایسی عطر مشور

وہ کمر باریک ہی نازک ہی حد سی سوا
اوٹہہ سکیگا بار تیرا اوس سی کیونکر مشور

جابجا نادر جواہر جو لگی ہین بیبہا
کیون نہ تابندہ ہو مثل ہفت اختر مشور

نظر آتی ہی جو صفا پیرہن کے
تو لب پر ہی مدح و ثنا پیرہن کے

ہین مشتاق سو جان سی ہو رہا ہون
دکہا شکل ای بیوفا پیرہن کے

مراد دماغونکو ہوتی ہی اوس سے
ادہر آتی ہی جب ہوا پیرہن کے

دیکہی جو ہین جامہ زیبی کی تیری
زبانون پر آتی ہی دعا پیرہن کے

قضا عشقبازونکی آتی ہی اوسدم
خنجر آنکہ جب ادا پیرہن کے

نہ ہوویگی ایک آن بھی وہ یقینا
تیری مثل ای یار دیکھا نہ اب تک
اگر جامہ زیبی دکھاوگی اپنی
نہ خواہش مجھی مشک و عنبر کی بو ہی
نہ یوسف کی ہی بو پیرہن کی تمنا

جو ہی باد صبح و صبا پیرہن کی
ہوئی جب سی ہی ابتدا پیرہن کی
مری جان ہوگی فدا پیرہن کی
سونگھا ہی جو بو دلربا پیرہن کی
دکھا شکل ای مہ لقا پیرہن کی

دعا نادر خستہ تن کی یہی ہی
بہار اب دکھای خدا پیرہن کی

سرخ جیسا ہم کہ تمہارا نظر آیا نیفہ
اور یوسف کا ہوا اوسکی مری آنکھوں میں نظر
وہ جو یوسف ہی یہ کچھ شرم و حیا کا پابند
ڈول گیا جب کہ دوپٹہ تو جھلک دیکھی ہی
اک حسینوں کو میسر ہی بلا شک اوسکی
دیکھ کر محو ہوی جان حزین لطف اوسکا

پھر کسکا ہی نہ نظر و تحسین سمایا نیفہ
اوس پری کا مجھی ایسا ہی غضب آیا نیفہ
آج تک اوس نی کسی کو نہ دکھایا نیفہ
تا بامکان تو عاشق سی چھپایا نیفہ
دست قدرت نی ہی ای یار بنایا نیفہ
اوسکی کرتی کی جو نیچی نظر آیا نیفہ

شوخ رنگ اوہی بھی ایجان ہیچ کا ہوتا
سرخ کیوں میری ہو میں نہ رنگا یا نفیہ

اونسکو انعام میں کیا گیا نہ عطا اونسی کیا
زیر جامہ کی لئی جسکی سلا یا نفیہ

کوئی شی تیری لباس میں نہ ٹھہری ہا
ای پری عاشقوں کی دلکو پھنسایا نفیہ

اوسکی اوسوقت کمر ہو گئی ثابت مجکو
اوسپر پہ چہرہ کی جسوقت دکھایا نفیہ

یہہ دعا تا ور دنجستہ و دلریش کی ہی
پہر بہی اکبار نظر آے خدایا نفیہ

شکم پر اونکی ہی جلوہ نما ناف
دیا ہی موجہ بحر صفا ناف

اونہیں وہی ہی خدا نی پر ضیا ناف
ہی کیا پر نور ای نام خدا ناف

ہمہ تن دید کی مشتاق ہیں سب
دکہاتا ہی وہ کب اہل حیا ناف

میں کس کس عضو کی تعریف لکہوں
شکم گورا ہی اونکا پر صفا ناف

دل و جان سی ہیں ہوں مشتاق اوسکا
دکہا دی پہر حق ای دلربا ناف

نہیں محبوب پری کی خوب ایسی
ہی اونکی قابل وصف و ثنا ناف

کہ کیونکر شیفتہ اوسکی ہوں عاشق
نہیں ای ابت ہی اعضا سی ۱۹ ناف

گجہ ایسی گھب گئی ہی مڑ مین ای یار
ہنین ہی ہو بہتی صبح و مسا ناف

نہین توصیف کر سکتا ہون اوسکی
ہی ای بہرو تری کہیا خوشنما ناف

شب وصلت مین ہی بےشرم اوسکو
دکہاتا ہی نہین وہ بیوفا ناف

صفت کیا نظم ہو سکتی ہی نادر
عجب پر نور ہی نام خدا ناف

حبش کی پر صفا جیسی کہ تہی ناف
نہ ہوگی ایسی دنیا مین کوئی ناف

بنی ہی دست قدرت سی تری ناف
نہ ہوگی صاف ایسی حور کی ناف

تری جیسی ہی ای رشک پری ناف
کہا نسبی لای ڈبیسی اوبہی ناف

نجد مین کیون نہ آئی وہان اوسکا
تری بہشت نظر تہی جیسی اچہی ناف

نہ سمٹی جالی کی کرتی کسی دم
نہ دیکہی آپ کی ہنسی اچہی ناف

بشین مین آب کی موج یم حسن
جو گرداب صفا ہی آب کی ناف

پڑا ہی عکس انکہو نکا شکم پر
یہ بنجا ہی کیون جو ای پری ناف

ہین گو گو زلف مثال فاختہ سیاہ
دکہادی اپنی وہ غیرو نسی ہی ناف

تیری زہ ہو رہ کی تقلید جب کی
ہمہ تن چشم ہو جاءن تو کیا دعا

غزالوں کی کمر اور کہڑی ٹلی ناف
تصور مین ہی میری ہر گھڑی ناف

برای طوف کعبہ کیون نہ جاوین
کہ دنیا کی ہی ای نادروہی ناف

باندہی جو بہر مدحت خیر البشر کمر
چو زنگ بہر جو باندہی وہ نازک کمر
دعوی ہی سی انکہ رہی ہی ہین یہ جیتی کمر کمر
نازک کمر کو تیری جو تو لا نگاہ مین
ہوتی ہین ناتوانوں سی اگاہ ناتوان
دیکہی کبہی نہ سونکی جڑ یا کبہی طرح سے
کاریگروں نے اونکی اگر کہی بہت سی
سنتی ہین ہم تو رہرو ملک عدم ہوئے
سمجہا یہ مین کہ آنہ مین بال پڑ گیا

تو کہو بنی نہ بہا ہی بہر عمر بہر کمر
کیونکر بچاوین سینہ و بازو و بہر کمر
پہر دم نہ مارین آپ دکہاوین اگر کمر
ٹہری نہ وزن مین کبہی اک بال بہر کمر
مجہسی چہپا سکیگی وہ اپنی کہان کمر
عنقا ہوئی ہی ای بت زرین کمر کمر
چولی کی نیچی ٹہیک نہ آئی نظر کمر
باندہی کبہی جو آپ نی بہر سفر کمر
جہسی کہ کر گئی ہی مری دل مین گہر کمر

پہونچائیو صبا سی خط شوق جلد تر — تو راہ مین نہ کہیو ہی نامہ بر کمر

صبح شب وصال وہ کیا گہر کو جائیگی — جاتی ہی بہی سیل اشک ہمارا اگر کمر

ہی فکر ڈاب کی کہ ہی پٹکا رکی ہی لالہ تین — پیدا اتو کر لی پہلی بت بی کمر

وعدی کی شب کو آئی تو چین ہی شکستی ہی — شاید کہ پہول آئی حضور اپنی گہر کمر

ہا یک بات تو سن چلی تشبیہ کی حضور — ہم بہی کرینگی عرض مگر دیکہہ کر کمر

نرگس ہین آنکہین بال ہین سنبل دہن ہی سیب — لب غنچہ گل ہی رخ رگ گلبرگ تر کمر

زلف و قد و دہان و بر و دوش و سینہ پا — اعضا سب اچہی ہین پیدا اگر کمر

ای ماورا ایک تو راہ مدینہ کی لی شتاب
محکم جو باندہی ہی لی عزم سفر کمر

باندہی جہاد پر جو رسول خدا اگر — سیلاب خون روان نہو کس طرح تا کمر

باندہی جو قتل پر وہ بت پر جفا کمر — سیلاب خون کا ہو روان کیونکر تا کمر

آئی نظر کی سامنی معشوق کی کیا نظر — قد ہی آتی العدد وہم ہین ہی مبتلا کمر

باریک و تنگ و لاغر و کم نہ و نادتن — لائین کہاں سی ایسی رجال و نسا کمر

ہی ضعف اسقدر نحافت و ناطاقتی سی آگ
سیدہی ہوئی نہ میری کبھی نالی رسا کمر

گتیا وہی جو اٹہ نہ سکی تک پہونچی زلف یار
بچپن مین جب ہو گئی ہی اوسکی دوتا کمر

عنقا ہی کوہ قاف کو کرتی ہی منفصل
بخشی خدا نی یار کو ہی واہ کیا کمر

مو باف رنگ لاز جو پڑتا ہی زلف مین
اس بار او ٹہا نہیں سکتی ہی آشنا کمر

ہوتی ہی گدگدی تو اوس پہ پڑتی ہین چوب
عاشق کی ہاتہ جاتی ہین جب چھوتی نا کمر

اعضای یار کو رہی نفرت تمام عمر
مانوس وہ دہن ہی نہ ہی آشنا کمر

تقسیم حسن حسن کی خالق نی جب کئی
ایسی کسی حسین کو کب کی عطا کمر

کیا تیغ تیز یار کی تعریف کیجئی
جو رنگ ہو گئی ہین یہ سر و دست و پا کمر

وہ ہری جو باندہتا ہی تو یہ احتمال ہی
دو ہری نہ ہو کہین سبب انحنا کمر

چین و ختن خطا و حلب روم و شام مصر
مرغوب ہی ہر اک کو تری جابجا کمر

از بہر خاک بیزی صحن رواق پاک
باندہی ہی مین حضرت مشکلکشا کمر

تقلید شہ کی چال کی کرتا ہی شیر تر
اوکہرتی کہین نہ لنک کی ای دلربا کمر

نادر گروہ ہند مین اوقات رایگان

باندھو پی زیارت شاہ ہدیٰ کمر

آب سے آب ہیں خوشتر وہ نگی بڑھ کر زانین
نظر آتیں نہ گر پائے سے بہتر زانیوں

اور تو سے بڑھ کر ہے صفائی میں کوئی کب ابدل
مثل آئینہ کی ہیں صاحب جوہر زانین

ید بیضا سے ہیں تشبیہ نہ دو ہنگام اونکی
روشنی میں ہیں مہ و مہر سے بڑھ کر زانین

روشنی کے شب تیرہ میں ضرورت کیا ہی
شمع سے اور چراغوں سے ہیں انور زانین

کیونکہ اشیٰ خلق میں تابندہ ہیں ہی ایسی
برق رخشاں سے ہیں رخشانی میں افزون زانین

اوس سے نسبت وطن میں کیونکر کہہ ہی تشبیہ وصل
ید بیضا کو خجل کرتی ہیں پر نور زانین

برق اور ابر فلک کا جھی ہوتا ہی گمان
جب جھک جاتی ہیں دامانوں کی اندر زانین

شب وصل عیاں ہوتے نہیں ممکن ہے
پائجاموں ہی میں چھپی رہتی ہیں اکثر زانین

پھر سے وہ حور کی اعضا نظر آتے ہیں چند
نظر آتیں نہ مگر تیری برابر زانین

دیکھنے والونکی آنکھوں میں جچا جو ندگی
ہوں اگر جنت میں نظر تیری مستور زانین

دسترس جبکہ نہیں ناخن پاک تا دم
ہاتھ نہ عنادل کی آجائنگی کیونکر زانین

واہ کیا صاف و مصفا ہی انہی کا زانو
نہ گیا سامنی جب یار کی اپنا زانو
ہاتہہ ملتا ہوں شب و روز میں اپنی پہ ہات
چاند پر پہر نہیں پڑتی ہی نظر بہی اپنی
لطف سی راتیں گذرتا کرتی تہیں ایدل
غمسی کروٹ کسی پہلو نہیں آتی ہی نیند
بعد مدت کی ہوا ہی مجھی یہ لطف حصول
وقت زینت نہیں کچہہ آئینہ درکار تجہی
روشنی شمع سی ہی بڑہ کی کچہہ او سیمین پا
واہ کیا صاف و مصفا ہی کہ سبحان اللہ
بہنی جاتا کہ ہوا چاند عیاں بدلی سی
واہ کیا صاف ہی شفاف ہی نورانی ہے
قدر دریافت کری حضرت موسی ہی کو

خوب کا ہی نہیں فردوس میں ایسا زانو
ہنسی بدلہ کبہی ایدل نہ ادب کا زانو
یاد آتا ہی کسیکا جو مصفا زانو
یاد آتا ہی جو اوس رشک قمر کا زانو
زیر سر یار کی تہا جبکہ بہادا اپنا زانو
سر کی نیچی نہیں ہوتا جو وہ پیارا زانو
سر کی نیچی سی نہ اٹہی ہت مری سر کا زانو
صاف ہی جب کہ ترا آئینہ آسا زانو
تونکا حق نی بنایا ہی ستون کا زانو
خوبصورت نہیں ایسا ہی کسیکا زانو
ہوگیا واجو میان شب یلدا زانو
ایدل ایسا کبہی ہمنی تو نہ دیکہا زانو
صاف رکہتا ہی فروغ ید بیضا زانو

گیسوون صفا پر نہ بسمل جای میرا بابی نظر آ ۔ گوری گوری ہین جو اُنمین تو مصفا نظر آ

ہی یہ نادر کی غرض بیٹھیون جو پڑہتی کو دعا
تہ نجف مین ہو میرا بابا۔ ایجاز انو

جیسی دیکہی ہین تری ای بت خوش رو زانو ۔ ہاتہہ بل کی ہین کہتا ہون کہ زانو

سرخ کی نیچی کبہی رکہہ کر جو بیٹہا ای گل ۔ نظر آئی گل گلزار سبہی خوشبو زانو

آہستگی نہین رہتی ہی ضرورت ہاتہہ ۔ جب شب وصل دکہاتا ہی ہمین تو زانو

مچہلیان محو ہوئین اونکی صفا کی کیا کیا ۔ بیٹہہ کر دہوی جو اوس گل نی لب جو زانو

نرمی و نور مین شفافی و براقی مین ۔ مثل رکہتی ہین نہین دنیا بت خوشخو زانو

برق کی آنکہہ جہپک جای فلک تیز ہیں ۔ نظر آجائین اگر ای بت خوش رو زانو

کون ہی حسن سی اونکی جو خبردار نہین ۔ آپ کی شہرہ آفاق ہین ہر سو زانو

خوبیان کونسی ہین جو کہ نہین ہین اوسمین ۔ نہین آگاہ کثافت سبہی سر مو زانو

مثل اوسکا نہ ملا ڈہونڈہ چکا دنیا مین ۔ ای صنم تنگ کئی ہین وقت تگاپو زانو

اثر عشق سی اونکی نہ قوی ہوا نہ بکہر ۔ عاشقون کی ٹکی ہین قوت بازو زانو

اب وظیفہ کوئی بہاتا ہی نہین ای نادر
ہر گھڑی ورد زبان ہی مری زانور الو

جسنی دیکھی ہین تیری ای جو پیکر بندلیان
اوسکو پریو کی نہین ہا خوش آتین کبھو بند لیان

ہی اگر فانوس کی دامان صافی ہین صفت
نور ہین شمع بلورین سی ہین شرہ گر بند لیان

حور و غلمان دیر ہی ہین محو انکی حسن کی
خوبصورت کتنی ہین اللہ اکبر بند لیان

ہین اگر فضل خدا سی تیری ذاتین بی نظیر
نقش رکہتی ہی نہین شوخ ستمگر بند لیان

قدر دان حسن جو ہین کہتی ہین سب متفق
مہر و مہ سی بہی زیادہ ہین منور بند لیان

جو اولی الابصار ہین کہتی ہین وہ سب متفق
ہین حسینو کی کہان تیری برابر بند لیان

کون ہی جو حسن کا قائل نہین ہی تیری یار
شہرہ آفاق ہین عالم ہین گہر گہر بند لیان

نور سی دیکہا تو ثابت ہو گیا یہ ای صنم
نور ہین ہین کب ید بیضا سی کمتر بند لیان

صاف ہین شفاف ہین ہر نوع ہین ہمشکل ہین
کہتی ہین آئنہ کی مانند جوہر بند لیان

ساق پر جسنی نظر کی اوسنی ایدل یہ کہا
حور و غلمان کی نہین ہین ایسی الہ بند لیان

اوس گل تر سی ہوا ہی جسکی ای نادر فراق

خارسی بھی ہین زیادہ میری لاغر بدنیان

ہوتی ہین جب ہی کی مجھی یاد اوڈیریان
کرتی ہین جب تو نگی دل شاد اوڈیریان

جیسی ہین تیری ای بت نوشاد اوڈیریان
حور و پری کب ہین ایسی پریزاد اوڈیریان

عدد حساب سی ہی فزون اوسکو گنیا کیون
عشاق پر جو کرتی ہین بیداد اوڈیریان

تشنہ نہی احتیاج کسی کی جو سی ہا نہو
دکھلاتی جب کہ وہ بت نوشاد اوڈیریان

پامال کرینگی یہی عشاق کی تمام
کیا کیا جفائین کرتی ہین ایجاد اوڈیریان

لاوی کوئی حسین کہاں سی وہ خوبیان
رکھتی ہین اوسکی تن خداداد اوڈیریان

رخ کی شبیہ کھیچ سکے امکان ہی نہین
عاجز ہوا ہی دیکھکے بہزاد اوڈیریان

ہوتے ہین فغان داد نہ کسی طرح ورد لب
کرتا ہون دیکھ دیکھ کی فریاد اوڈیریان

ہوتا جدا ہی جانی کہ کیا حال جان زار
دکھلائینگا اگر وہ پریزاد اوڈیریان

ہی ہا یہ یقین سرو گلستان ہو پا بگل
دکھلاتی جب وہ غیرت شمشاد اوڈیریان

عاشق ہوا ہون خوب ہونگا اونکی دل سی مین
ظلمو نہ ہرگز ہی ہین کیون یاد اوڈیریان

ہتی احمد مرسل کی جو مستور کف پا | اللہ کی قدرت سی ہتی معمور کف پا
انہی رنگ پری دیکہنی پائیں اگر اسکو | تو آنکہو سی چہپین پری دور کف پا
ہو شمع کی حاجت نہ چراغونکی ضرورت | چمکی جو بیابان شب دیجور کف پا
پر نور و ضیا جبینی کہ تیری ہی پر پرو | ایسی نظر آئی ہین پر نور کف پا
آئینہ کی عشاق کو پہر ہو نہ ضرورت | دکہلاوی اگر وہ بت مغرور کف پا
وہ چاہین تو نزدیک ہو عشاق کی ہم مین | ظاہر مین تو ہر چند کہ ہی دور کف پا
ہی کون او وہ منظور نظر جسکو ہین سے | اہی بت ہی پسندیدہ جمہور کف پا
عجب وہ دہن ہین قدرت اللہ سی اے دل | دکہلاوی اگر روشنی طور کف پا
دوڑا طلب یار مین اس مرتبہ اے دل | آخر کو مری ہوگئی رنجور کف پا
صحرا کی جبینی خار یہ جوشش مین جنونکی | چلنی سی مری ہوگئی معذور کف پا

رغبت سی پہر آئینہ کی جانب کو نہ دیکہا
نادر نی جو دیکہی تری اے حور کف پا

گو توانائی نہین مثل توانا پانو مین | خواہش ہی میسر جب کروں طاعت ہو سیدا
یا تو مین

بڑہ سکے اولجھی جب کہ وہ زلف چلیپا پانو ہمین
سمجھین سب لپٹا ہی کوئی سانپ کالا پانو ہمین

برق اوڑتی اوج گردون سی ہرای پابوس ہے
اوس پری نی سوینکا توڑا جو پہنا پانو ہمین

آدیہ گڑہی مین مژگان صنم کی یاد ہے
اب خلش رکہتی ہین ہین خار صحرا پانو ہمین

جوشش گریہ کی کیا حالت کرون اپنی بیان
جا لگی ہین اشک سے میری تہ دریا پانو ہمین

ہین گرانی توڑتی جہری کا نازیچہا گل کو قیمت
نازکی سی پہنی وہ زیور بہلا کیا پانو ہمین

بوسہ یا دیکہہ کر قیس حزین کو سجدہ مین
اپنی آنکہین ملنی کو آ گئی لیلی پانو ہمین

سیل خون عاشقان مین جو نہین قابل حنا
کسلئے پہرہی نہو گا اوسکے دہبا پانو ہمین

ہے تجہسی دعوی مقابل کر سکے گیا حسین
آنکہین ملتی ہین بعید شوق و تمنا پانو ہمین

روندتا ہی جبکہ جسم زار کو میری وہ گل یار
چاہتا ہی وہ چہپا ہی کہ لگی کانٹا پانو ہمین

کوچہ دلدار سی مجکو اوٹہاتی ہین رقیب
چل نہین سکتا ہون فرد اوٹہاتی اب پانو ہمین

رحم اب تو حال پر اوسکے مناسب ہی تجہی
ملتی ہی آنکہو خواہی یوسف زلیخا پانو ہمین

بیڑیان ہی پڑ گئین یا دشمن نی ہی تنگ کی ہی
جب رقیبون نی پہنایا اوسکی تا تا پانو ہمین

چور مہندی سی کا کف پای نگارین مین سنر
بوسہ لینی آ گیا ہی ید بیضا پانو ہمین

کرتی ہین ماہ درخشان کو بہت پامال دست
پانؤ ہی کی تو خدمت غیر کی ہاتہہ آگئی
جو فروغ ید بیضا اوس کف حنائی مین ہی چا
روشنی آجاتی ہی بینائی ہوتی ہی فزون

چاندنی کا جب پہنتی ہین وہ جوڑا پانو مین
ہاتہہ پیر اب تک ہین سب چہپا ہمارا پانو مین
دیکہتا ہون مین قدرت حق کا تماشا پانو مین
آنکہین ملتا ہی جو اونکی کوئی اندہا پانو مین

جلد نا دیکہ پہنچی شرب مین زیارت کی لئی
ہمین طاقت کرے عطا اوسکی خدا یا پانو مین

بہاری ہین چاندی سونیکی بہاری ہی [illegible]
جب فرط ناز کی سی اوٹہایا گیا نہ پانو
اون پر نثار جان نہ کیون عاشقونکی ہو
زیور زنانہ شرانہ کوئی مثل اونکی اور
دعوی سی آپ کستی ہین جب کرتی ہین سنگہار
شکر خدا کہ محو ہوی راہرو تمام
اعضا مین بیری درد کئی روز تک رہا

زیبندہ ہوونگی ہین تمہاری گہڑی چہڑی
تنگ ہاکی اوس پری تی اوتاری گہڑی چہڑی
یاقوت کی جبری سی ہین تمہاری گہڑی چہڑی
ری حور ہین خدا کی سنواری گہڑی چہڑی
ہونگی کہین نہ مثل ہماری گہڑی چہڑی
جس سمت وہ بہکنی سے ہماری گہڑی چہڑی
ہوتا شب وصال جو پیاری گہڑی چہڑی

ہی سادگی پسند نہ زیور سی شوق ہے
عین منتیں تو سہتی ہیں ہاری گھڑی چھڑی

وابستہ چوٹیاں تو ہیں ہاتھ تو نسی ای پری
ہیں پای نازنین کے سہاری گھڑی چھڑی

تعریف زیوروں کی کروں کس زباں سے
ہمیش ہیں جہان میں پیاری گھڑی چھڑی

کس طرح سی نہ نادر دلِ رشک ہو عشق
رکھتی نہیں نظیر تمہاری انگڑی چھڑی

جو سینہ کی طرف رکھتی ہیں نہ دوار قدم
بوسہ سینے کی وہ ہوتی ہیں ہزار قدم

ضعف میں بھی ہوں اگر قابلِ رفتار قدم
تیری کوچہ میں تہر کبھوں کبھی زنہار قدم

بہر گلگشت جو ہوں قابلِ رفتار قدم
نرگس باغ بھی ہو جیں تری اہی یار قدم

ناتوانی سی میں کہتا ہوں نہ ہوگی تکلیف
کوچہ یار بہت پاس ہی دو چار قدم

سوی مسجد نہیں اوٹھتی کبھی عشاق کی پانوں
دیر کی جانبکو ہو جاتی ہیں تیار قدم

نقد دل دینکو آئنگی خریدار ہزار
آپ رکھنگی اگر جانب بازار قدم

لی تری خار نظر آتی ہیں گل آنکھوں میں
ہجر میں اوٹھتی نہیں جانب گلزار قدم

غیر کی گھر کی طرف جاتی ہیں تیز بہت
میری جانب نہ ہوی مائل رفتار قدم

راہ مین فرش کرون انکہونکو مین انکہونسی
خاک پا کحل بصر سی ہو زیادہ جسکو

میری آنکہکی طرف اوٹہین اگر ہی یار قدم
ہاتہ آئین تو مین چومون تری سو بار قدم

دل مین ہی شوق زیارت بہت ای ہمدم
اوٹہتی ہین سوی مدینہ میری ہر بار قدم

جب رسول خدا کی یہان آئی جالی
ہین منظور سیر زیبائی جال
کشت ہستی ہین کجنبہ اونکی دور
دیکہہ کر گر پڑین نشیب و فراز
اونسی بڑہ کر ہی کون خوش رفتار
ہیلا ہو تو قیمتی ہی ہو
جو کہ اب ہی شباب مین ہی رہی
ہمین ترکہتی ہین ہم فقیرون کا
کیک تقلید مین ہو الیس با

پہر کسی کی ہی خوش نہ آئی جال
دل کو خوش آئی ہی گدائی جال
کرین جو بہشو ائی جال
چلین جو اوڑہ کر دو لائی جال
کیا ہی اچہا بہلا عطائی جال
کونسی ہی یہ زیر پائی جال
بہول جای نہ رہنمائی چال
اپنی رہتی ہی بینوائی چال
دوستو چلنی تہی پرائی چال

کہاں تو نے یہ خرام ناز کہاں — چلتی ہین وہ بہ کج ادائی چال

کبک دعوی خرام کا نہ کرے — رو سکی ہی کبک سی سوا کی چال

کبک کو کیا خبر خرام کی تھی — تیری رفتار کی اوڑائی چال

سیکھی ہم خرام پر تیرے — کبک و طاوس کی نہ بھائی چال

جا ہو کی اور کٹھی کبک کی پانون — دونون نی جب تیری اوڑائی چال

لاکھ چلتا ہون مل گئے ای ناد — چلتی ہین وہ رہ جدائی چال

تمت بالخیر

تقریظ منظوم نواب عبد العزیز خان صاحب بہادر عزیز تخلص عمدہ رئیس شہر دہلی

خدا کی شان خلاقی کے قربان
بنایا اوسنی اشرف سب سی انسان

ملایک سی بڑہا اوسکی توقیر
کیا شیرون کو اوسنی پابزنجیر

ہوا مخلوق جہان کا مقتدا یہ
خلیفہ اپنے خالق کا بنا ہے

اگرچہ ہی یہ اک جسم مرکب
صفات حق مگر ہین جلوہ گر سب

اگرچہ ایک پتلا خاک کا ہی
مگر مظہر خدای پاک کا ہے

بظاہر آب و باد و آتش و خاک
حقیقت مین ہی تو جسم سی پاک

کسی شی کی نہین اسمین کمی ہے
مجرد جان ہی تن اذی سے

زبانین ہین بشر کی وصف مین لال
کہ یہ تفصیل عالم کا ہی اجمال

ہوا جو اعتدال اسمین لذت
نمایان ہو گئی کثرت مین وحدت

خدا نی اسکو صورت بھی عجب دی
ہی ترکیب احسن التقویم اسکی

جو محبوبی کی شان اسمین عیان ہے
وہ اورون کی نہین امکان مین ہے

جو اعضا کا تناسب اسنی پایا
میسر وہ کسیکو بھی نہ آیا

نہ ہی حسن بشر اللہ اکبر
کہ ہی حور بھی اسکو رشک اسیر

اگر انسان ہو زیبا شمایل
فرشتی کا ہی دل اوسپر ہو مایل

اثر ہی حسن کا سب سی زیادہ
غش ہوتی ہی دل کو ہی ارادہ

نظر حیرانی ہی ہوتا ہی یہ عالم
کہ ہوش و صبر و طاقت کرتی ہین رم

نہیں جو حسن کی شایان ادا ہے
تو آفت ہی قیامت ہی بلا ہے

سجاوٹ ہی اگر پوشاک کی بھی
تو دونی قدر ہی حسن و ادا کی

اگر زیور بھی ہی پوشاک کی سا
تو نقد مرگ ہی عشاق کی ہاتھ

ادا پیرایہ و حسن خدا داد
دلونکی واسطی ہر اک ہی صیاد

ہی معشوقونکی ہر اک شی مین تاثیر
کری کس کس کے شاعر وصف تحریر

اگر ہو کوئی نادر سا سخنور
تو البتہ لکھے اوصاف دلبر

تعالی اللہ عجب ذہن رسا ہی
کہ ہر مضمون نادر پیش پا ہی

سخنگوئی مین گیتی مین عجب شان
مرتب ہو چکی ہین چند دیوان

کیا ہی تازہ اک دیوان تیار
ادا اور زیور و پوشاک و اعضا
رو لفظین ہین بہ ترتیب سراپا
ہی نقش بوالعجب ایک ایک مصرع
تمیز حسن کا معیار ہی یہ
ہی معشوقوں کو تعلیم تجمل
بہت گذری ہین عالم مین سخندان
نکلتی ہی زبانو سے جو تعریف
جتا کر سال یہ کہتی ہی مخلوق
ہی اس سے مادہ ایک اور اجتبا

سراپا کی لکھی ہین اوسمین اشعار
ہین ہر مضمون کی اشعار زیبا
معانی نغز ہین لفظین دل آرا
نہین دیوان کھینچا ہی سراپا
عجب مجموعہ اشعار ہی یہ
کہ ہی سامان آرائش رقم کل
گئی یون نہ کی ترتیب دیوان
تو پیدا ہوتی ہی فکر سال تصنیف
تصاویر ادا و ناز معشوق
۹۳ ۱۲ ۱۵
گرہ ہی گنج مضامین سراپا
۱۲ ۹۳

تاریخ ریختہ کلک گہر سلک مولوی عرفان علی صاحب عرفان تخلص رئیس بریلی

الحمد للہ الملک العلام والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وحبیبہ محمد وآلہ
البررۃ الکرام ما تعاقبت اللیالی والایام بعد ہنوز از سخن رفتگان
نشان پیدا است — ہمان حریف وہمان میکدہ ہمان صہباست
مگو کہ گشت تہی از شراب خمخانہ — بلند چار طرف بانگ قلقل میناست
قائل ہین ہم زمانہ ہی اہل کمال سی — رکھا ہی ربط جام شراب مدام سے
جاری ہی فیض مبدء فیاض ہر زمان — آتی ہی یہ صدا فلک نیلہ
فام سی — اما بعد احقر العباد اصغر الافراد اللاید برحمۃ ربہ الاحد
القوی السید محمد عرفان علی النقوی خصصہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی
شعرای ہفت کشور کو ایک نئی خوشخبری سناتا ہی اور گوش حقیقت
نیوش فصحای ہنرپرور کو نو بارہ تازہ سی گلزار ارم بناتا ہی کہ ان
ایام فرحت انجام مین فخر انوری وخاقانی رشک فردوسی وقاآنی
جناب معلی القاب امارت وشوکت انتساب رافع الویہ بلند نامی
مؤسس اساس والا مقامی شمع فروزان بزم نام آوری یاقوت وشاح

عظمت وبرتری فص خاتم جلالت گوہر عمان نبالت عمارہ اما جار کرام
زندہ نوئینان وذوی الاحتشام ممدوح غائب وحاضر نواب
اعتصام الدولہ امیرزا کلب حسین خان بہادر متخلص نادر روّج الله
نقود افاضاتہم فی امصار واجری سفاین افاداتہم فی الانجار کا
دیوان ہفتمین واسطی افادہ ساکنان تمام عالم کی زیب مطبع ہوکر
مطبوع خلایق ہوا جا بجا ہی سبحان الله دیوان ہی یا فصاحت وبلاغت کا
بحر عمان ہی یا سفینہ ہی یا جواہر آبدار کا خزینہ ہی بیت بیت سی فصاحت
ٹپک رہی ہی ہر شعر سی بلاغت کی بو مہک رہی ہی ہر بحر وبر مین اسکی
بحر کا سکہ جاری ہی ہر ساکن خشک وتر ہین اوسکی مدح خوانی کا ذکر سارے
اوسکی مطلع باآب وتاب سی مطلع خورشید نے بہولی سی دعوی ہمسری
کیا تہا اسلئی تب محرقہ مین جلتا ہی اور اوسکی مصرع برجستہ سی
مصرع ہلال نے سہوا ہمچشمک زنی کی تہی اس سبب سی ہمیشہ نقصان
نور سی کف افسوس ملتا ہی کہکشان کو اوسکے نظم درخشان سے

نسبت دنیا کمال بے خردی ہی اور شعراے یمانی کو اشعار ثریا نثار کے
مشابہ سمجھنا نہایت بے عقلی اسلیے کہ کہکشان مین اگر بو ہی تو بیان ہم
شعر مین جدت مضامین سی مبدء فیاض کی قدرت کا ظہور ہی اور جو شعراے
یمانی کا چرخ برین پر عبور ہی تو اسکا ہر شعر بلندی مضامین مین شعلہ طور ہے
عجب طرح کا دیوان ہی کہ نعت سید قوسین مکان سی جسکے ہر مطلع نے زینت
پائی ہی اور ہر مقطع کی رونق منقبت امام الانس والجان سی ہاتہہ آئی ہے
دواوین سابقہ سی اسکا طرز جدا ہی یعنی بخلاف اشعار مردیف وار
توصیف سحر بار بنا ہی ای قلم ژولیدہ رقم کج مج شیم بس کر زیادہ اس سے
ہوس نہ کر کہ دریا کو کوئی پیمانہ سی ماپ نہین سکتا اور ذرات ریگ بیابان کو
کوئی سبحہ انگشت سی شمار نہین کر سکتا اسکا دامن توصیف بہت وسیع اور
وسعت صفحہ قرطاس کی بہت تنگ اور اسکا وادی مدح لاتعد و لاتحصی اور
اشہب قلم پای لنگ ازبسکہ بیان عقل حیران ہی یہ مصرع ہر دم پیش زبان
ہی ؏ خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست فقط

قطعہ تاریخ

شد ز اشعار گہربار معطر جو مشامم		صفت نادر خوش فکر بہ ہادم گفتم
وقت ترتیب چنین نظم در افشان عرفان		سال اتمام رہی نیر اعظم گفتم ١٢٩٣

تقریظ از نتایج افکار شاعر شیرین گفتار منشی سید فرزند حیدر صاحب المتخلص بہ شفد یو شاگرد دبیر علی اوسط رشک

بعد حمد و ثنای خالق حی القیوم ذوالجلال والاکرام و نعت و منقبت چہاردہ معصوم علیہم الصلوٰۃ والسلام شاعران معنی رس سخنوران صبح نفس کو یہ مژدہ طرب خیز فرحت انگیز اور یہ نوید مسرت جاوید ہم سناتی ہیں کہ جناب معلی القاب شاعر خوش فکر و شیرین بیان افتخار شاعران نادر بیان سحبان زمان جو آئینہ صدق و صفا محب صادق آل عبا یوسف جمال داود مقال قمر رکاب نواب اعتصام الدولہ امیرزا کلب حسین خان صاحب بہادر متخلص بہ نادر دام اقبالہ فی ابنائہ تو دیوان مکرمت نشان کہ ہفت اقلیم میں مانند سبع سیارہ ضیا بار ہی اور شش جہت لآلی ابدار نکات سی مرصع نگار بترکیب عجیبہ و ترتیب غریبہ مرتب فرما کر از راہ

بخشش وانعام برای نفع خاص وعام زیب لوح انطباع فرمایا که حسن سی یوسف
گم گشته مطلب کنار زلیخای روزگار مین آیا نہی شعار آباد در توصیف سراپا
بتان پر اپنا ناز که وقت مطالعه اسکا حسن پر آشوب معانی دکہاکر یاد ابروی
نشان اور مصرعه سرو قد خوبان چنان کو دل سی زاہدون کی بہلا دیا اور حقیقی
مضامین نزہت آگین توصیف خال وخط دلفریبای خوبان شعبده پرور که وہم
نظاره اپنی جوبن کی نیرنگی نظر مین لا کر شیفته رنگ حسن سنبل کاکل اور گل رخسار
رنگین ونشک گیسوی عنبر بار وبیت ابروی خوش اثار لوح جبین مه جبین خال وخط عارض
بادام چشم ولپسته لب نارنج زنخدان وسیب غبغب تیر مژگان رشک خنجر وسنان
دالی ابروان خمیده دلکش کمان آئینه خودبینی حسن گل زنخ بنی گوش صفا گردن
دیبا سینه غیرت آئینه نار پستان غنچه دہان گلبرگ زبان لعل لب خندان دندان
آئینه شکم صاف مشکنافه ناف موی کمر نزاکت اثر باز ودوشانه دوست منقوش
وانگشت نگارین وپای حنائی سیمین بنگران باغ رضوان اور لباس زرنگار
اور ملبوس سیم نگاه اور مسی اور سرمه وعطر شانه وافشان وحنا دروغن ودیوه

جواہر نگار، نذرین بذبان گلزار جنت فرحت نشان کو طاق خاطر شیخ کعبہ سی گرا
ونا سبحان اللہ طرفہ صنایع لفظی و معنوی کہ جسکو دیکہ کر ارباب دانش و دکا
صل ملی کہتی ہین باشا، تشبیہ عجب شیرینی و حلاوت قند مکرر شعر و غزل کہ جسکی ہر بیتی
سی تلخ کام بہی شیرین زبان رہتی ہین اشارات و کنایات وہ طرفہ و جادو بیان
کہ دیدہ و شنیدہ ہین مدح نازک خیالی و نزاکت بکر مصنف کس بیان سی ہین
کرون بجز و خار شنا کو کیونکر کوزی مین بند کرون الدعا و صاف پسندیدہ
اور صفات خمیدہ ایسی نادر کتاب کی تحریر مین لانا یاد ہمنشت ہیموون اور اہمو
بانگشت ہیموون ہی ہر بیت دیوان کی طاق کعبہ ابروی پری نژادان سی خوشنما
زیادہ تر ہی ہر مصرع قدو قامت خوبان سی قیامت خیز تر ہی کر ہر شعر عاشقانہ ہر طرح
محبوبانہ ہر نقطہ معشوقانہ ہر خط خط پیمانہ خط جدول تار شعاع آفتاب باریکا
خط محبوب کا جواب نقطی مثل نجوم شب وصل انتخاب ہر ورق شکل صفحہ رخسار
محبوب پر آب و تاب قافیون سی قافیہ شعرا کا تنگ ردیفون سی فصحا کا رنگ
بیرنگ ردیفین اس دیوان پری پیکر طلسم نشان کی اور دیوانون کی طرح

حروف تہجی پر نہیں موقوف بلکہ دارومدار اونکا اعضای حسینان و سراپا ے
گویا ان پر موصوف اٰی قلم معجز رقم بس کر ہو سکی مدح لکہنی کی زیادہ نہ ہوس کر
بغیر خاموشی چارہ نہیں بجز سکوت گزرا نہیں آب تشنہ تیغ زبان کو محراب دعا میں
روشن کرو اور شہر بیتی درگاہ خدا مین جہڑا کر دین دعا مانگون کہ اٰی مجیب
الدعوات برآرندہ حاجات اس حدیقہ ہمیشہ بہار کو رنگ قبولیت عطا فرما کے
مصنف جوہر دار و مرصع جز اسکی محفوظ و امان مین رکہہ کہ ہفت کشور میں مشتہر
فرما اور لکہنی والی اس سواد لی بنیاد تقریظ و قطعات معجز سمات تاریخ کو بہ [۲۱]
عیان ہر ماہ و سال بہ تصدق چودہ معصوم علیہم السلام مطالب دلی سی کامیاب
کرکی ایجر اعلی کو پہونچا آمین فقط ۱۲

قطعات تاریخ

وہ جو ہیں دہنی کنگہ بسر زلف حسین	اعتصام الدولہ فخر خاندان شاعری
شاہد علم وہ سبزی ہے آپ کا قانون نظم	شاعرونکو کیا ہو نسخہ آسمان شاعری
سا نوان دیوان ہے چہپوا یا اباتی ترکیب	جانتی ہیں ہفت کشور جنکو جان شاعری
وہ بلند اشعار توصیف سراپا ہیں لکہی	پڑہ گئی عرش علا کی طرح شان شاعری

بوستان بلبل شیراز کو ہو خار خار
سال ختم نظم صفدر نے کیا تحریر ایسا

منہ

سب بحر زمین بندش کی صفائی سے سراپا
اتمام کی تاریخ یہ صفدر نے رقم کی

منہ

جس طرح دیوان بہت ہے بے عجب
ہین سراپا چوٹی کا اشعار سب
وصف اعضائے بتان ہین لاکلام
وصف زیور یون ہے بیتون مین رقم
یون لکہا صفدر نے سال اتمام کا

منہ

واہ وا نادر اعجاز بیان کیا کہنا
شعر گوئی مین زبان آپ کی ہے جیسی صاف
لکہون اس سے نوین دیوان کی اوصاف کیا
کیون نہو عالم بالا مین اب اسکی شہرت

اک نظر دیکہی جو رنگ گلستان شاعری
واہ چمکا آفتاب آسمان شاعری

١٢٩٣

ہر شعر ہے نادر گہر درج فصاحت
دیوان ہے بالکل قمر برج فصاحت

١٢٩٣

عجب سخن یون ہے کسکا دلپذیر
صورت زلف چلیپا دلپذیر
شعر ہین نام خدا کیا دلپذیر
جیسی ہو نظم نثر ہا دلپذیر
واہ لکہا ہے سراپا دلپذیر

١٢٩٣

شعر چوٹی کے ہین آپ نے کیا کیا نادر
سخن ایسا نہ سنا ہے کسیکا نادر
ہفت اقلیم مین ہین صاف یہ یکتا مو
تمہ سراپا ہے صفات قد وبالا نادر

سال ترتیب یہ تحریر کیا صفدر نے

آج سحبان زماں کا وہ چھپا نادر کلام
شاعرو دیکھو عروج اس سال کو یہ دیوان کا
شاعری اسکو نہ سمجھو ہے یہ وہ سحر حلال
سال ترتیب اسطرح تحریر صفدر نے کیا

سنہ

اس سال میں دیوان کی ہو کیونکہ صفت
صفدر نے کیا سال مسیحی یہ قلم بند

سنہ

اعتصام الدولہ سحبان زماں عالی ہمم
شاہد اقبال ہر اہل سخن ہے سرنگوں
بیت گردوں مطلع شمس و قمر دونوں ہیں پست
نغمہ کی بلبل سی ہے باغ سخن میں شہرت بریز
بادہ حب علی و آل سے لبریز ہیں
صاف تو ان دیوان خاص اپنا جو خود چھپوا دیا

ایک دیوان میں اشعار سراپا نادر

۱۲۹۳

ہر سخندان کا دو احسن سے کہ مطلب ہوگیا
دائرہ مہر ایک رشک ہفت کوکب ہوگیا
تجھ سے اعجاز مسیحا کا ظہور اب ہوگیا
ہے یہ تنہا دیوان نادر یہ مرتب ہوگیا

۱۲۹۳

ہے اصل علی واہ یہ کیا طرفہ ہے نادر
ترتیب سراپا کی بجا طرفہ ہے نادر

۱۲۷۶

شیریں سخن اعلیٰ مقام نادر شیریں زباں
رو بروئے احتشام نادر شیریں زباں
ہیچ ہے اوج قصر و بام نادر شیریں زباں
ہے طغرائے نام نادر شیریں زباں
ساغر و مینا و جام نادر شیریں زباں
ہے یہی اک فیض عام نادر شیریں زباں

کوئی تاریخ اسکی تم بھی حضرت صفدر کہو
کلک صفدر نے یہ کھینچا نقش سال انطباع

مژدہ باد ای دل کلام میرزا کلب حسین
یون گل تاریخ شاخ کلک صفدر سی کھلا

جس طرح دیوان ہی بے مثل بے نظیر
یون لکھا صفدر نی سال انطباع

ہی یہ دیوان حضرت نادر
لکھی تاریخ طبع صفدر نی

ای زہی طبع رسای میرزا کلب حسین
یون سیحی سال طبع نظم صفدر نی لکھا

کیا وصف دل نادر خوش فکر بیان ہو
مانند ہی کیا اس ساتوین دیوان کی توقیر
کیا منزل مہتاب جہانتاب ہی ہر بیت

سنہ

جب کہ یہ ہو سنجا پیام نادر شیرین زبان
طرفہ چھاپا بادہ کلام نادر شیرین زبان
۱۲۹۳

فضل خالق سے یہ دیوان چھاپا ہو گیا
گلشن اشعار نادر واہ چھاپا ہو گیا

سنہ ۱۲۹۳

کب ہی اب اور شاعر کا کلام
خوب و طرفہ اب ہی نادر کا کلام

سنہ ۱۲۹۳

طرفہ حسن کلام پیدا ہے
خوب و دلکش یہ کیا فسانا ہی

سنہ ۱۲۹۳

وصف کیا لکھون ایسی شاعر خوش فکر کا
طرفہ دیوان اب چھپا یہ نادر خوش فکر کا

سنہ ۱۲۹۳

گلستان ہنر نظم سراسر ہی یہ گویا
روشن قمر نظم سراسر ہی یہ گویا
ہر سحر نظم سراسر ہی یہ گویا

ہر شعر ہی دلکش صفت آیہ تسخیر — نقش اثر نظم سراسر ہی یہ گویا

ہو خاک بہ سنگ محک اسکی برابر — معیار زر نظم سراسر ہی یہ گویا

صفدر نی یہ تحریر کیا سال ہیں یہی — گنج گہر نظم سراسر ہی یہ گویا

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر افصح الفصحا ابلغ البلغا حاجی [illegible]ین شریفین منشی محمد امداد حسین صاحب المتخلص بصفیر

نسخہ حضرت نادر وہ چھپا — موج زن جسمیں ہی دریای سخن

ساتواں ہی جو یہ دیوان مشہور — ہشت جنت ہیں یہ گلہای سخن

جسنے آنکھوں سے سراپا دیکھا — نہ ہی دل میں تمنای سخن

یا ہمہ حسن دیکھ کی ساری شاعر — ہو گئی بلبل شیدای سخن

ثبت کی میں نی یہ تاریخ صفیر — دیکھ نادر ہی سراپای سخن

قطعہ تاریخ از نتایج افکار دربار میرزا خاتم علی بیگ صاحب مہر متخلص شاگرد جناب ناسخ مرحوم

میرزا کلب حسین نادر | بر کلام او فرشته بلبل ہزار
کرد دیوان خود ترتیب چو مہر | گفت بہر گلستن تازہ بہار
۱۲۹۳

تاریخ از فکر رسا میرزا سخاوت علی بیگ صاحب ضیا

اونکا دیوان ہو گیا چھپ کے ہوا طبع | ششش جہت مین ہی جا بجا چرچا
کیون نہو فیضیاب اوس سی جہان | بحر اشعار ہی ہی بحر سخا
نعتیہ مطلع غزل و سنے ہیکے | کیا زبان بیان ہی صلّ علی
پڑھ سخاوت علی ضیا تاریخ | کہ زہی نظم نادر و زیبا
۱۲۹۳

ہو دیوان ضیا مثابہ کعبہ کا | تو نوک نقش جب اہل دل کو ہوا
پڑھ ہو مصرعہ سال تم ای ضیا | صفا مین نادر کلام بجا

قطعہ تاریخ بفکر عالی سید جعفر علی صاحب از روسا اعظم الہ آباد کہ با مصنف دیوان نسبت مصاحبت دارند

عجب نظمی مرتب کرد نادر | کہ در ہر جا مہیا لطف حسن است
بہار گلشن ندا آمد ز ہاتف | ز ان دیوان سرا پا لطف سخن

از نتایج فکر مداح المصطفی امام الشعرا حاجی حرمین شریفین مولانا غلام نبی شهید زاد الله فیوضهم

الا ای سخندان شناسای معنی
بیا بشنو از من سخن های نادر

اگر ذوق داری بسر عشقبازی
بیا و بخوان از سراپای نادر

علاوه بمستان که نوشند جذره
می ارغوانی ز مینای نادر

قلم چین تحریر وصف سراپا
سحر خود نشد بر سراپای نادر

سروشی بفرمود تاریخ سالش
چها گفت نادر سراپای نادر

۱۲۹۳

ایضاً

اسیر گیسوی ایشم نادر که بر جا
کلام او بود مقبول دل ها

همایون همتش معروف گردید
پی تصنیف دیوان سراپا

سراپا نسخهٔ رنگین رقم زد
که باشد یادگار او بدنیا

هزاران آفرین بروی که بخشید
بمحبوبان چنین تشریف زیبا

ازین تشریف عالی منت او
بود بر گردن خوبان رعنا

برای شاعران شد بوح تعلیم | جزاه الله فی الدارین خیرا
سپهر و شمس سال تاریخش بفر بود | سراپا دلفریب و راحت افزا

۱۲۹۲

از فکر شاعر شیرین گفتار سید کرار حسین صاحب متخلص
وصل تخلص شاگرد سید محمد طاهر علی صاحب طاهر

شده مطبوع نظم پاک نادر | بنی سبز گلستان سراپا
بگو ای وصل سال اختتامش | زهی مضمون دیوان سراپا

۱۲۹۲

نتیجه فکر شیخ سالار الدین شعله تخلص
شاگرد سید محمد طاهر علی صاحب طاهر

کلام حضرت نادر چو شد طبع | شگفت ای شعله گلزار تمنا
اگر پرسند این فهم وادراک | بگو تاریخ نظم روح افزا

۱۲۹۲

طبع زاد منشی سانگ رام تمنا مالک مطبع تمنائی واقع لکهنو

هیچ از نیک نامی شاعر است | ذکر او باید که نامش طاهر است
میرزا کلب حسین اهل حشم | خان خطاب او تخلص نادر است

طبع او عالیست دیوانش نفیس	بهر توصیفش زبانم قاصرست
عرش اعلی شد زمین شعر او	رفعت معنیش از بس ظاهرست
ای تمنا مصرعهٔ تاریخ خوان	مرحبا دیوان نادر نادرست

۱۲۹۳

از فکر بلیغ مولوی رستم علی خان صاحب متخلص به ادیب مدرس گورنمنت اسکول فرخ آباد

حضرت نادر چو دیوان سراپا نیک و خوب	داد ترتیب اندرین آوان [illegible]
گفت هاتف سال تاریخش بگو تو ای ادیب	این جهان دیوان سراپا نادر [illegible]

۱۲۹۳

از ذهن عالی شری سورج پرشاد صاحب خورشید وکیل اله آباد

زهی نادر قدردان سخن	جهان سخن بلکه جان سخن
زیبای معنی ز در نظر دید	چنین یوسف کاروان سخن
چو دیوان نادر ز نادر شگفت	که هر بیت او هست کان سخن
ز خورشید دریافتم سال او	بگفتا زهی گلستان سخن

۱۲۹۳

از فکر نفیس شیخ بدلی صاحب کیوان تخلص

بطبع شد نظم نادر ذی شان — صاحب علم شاعر کامل

سال تصنیف طبع گیر این گفت — گلستان خیال دانا دل

از فکر سلیم شیخ لیاقت حسین صاحب مائل تخلص
عمله بندوبست ضلع کانپور شاگرد مصنف

سراپا کا دیوان مرتب ہوا — ہوی لوگ نادر کی مداح سب

جو تاریخ کی فکر بائن نی کے — تو ہاتف پکارا غریب و عجیب

نتیجۂ ذہن رسا و فکر بلیغ محمد راشد علی صاحب
متخلص به ضیا از مقام بداؤن

اشعار ہیں یہ تو نادر ہیں بیمثال — کلب حسین خان بہادر قمر رکاب

وہ جیتا ہی اونکا سراپا دیوان رنج کی — ہر شعر جسکا فرد تو ہر فرد انتخاب

اس حسن سی کیا ہی مرتب حضور نے — جس طرح سی حسین کوی صاحب شباب

جو لی کب ہر ردیف مین حق کی ستر حسنا — مضمون زلف اور دکہاتی ہین پیچ و تاب

بنتا ہی کی عقل سی جکا چوند کیون نہ ہو — مطلع سی جلوہ گر ہی ضیا قرص آفتاب

ان شانکو دیکھی کہ ستاری ہی حجاب بن گئی

ابرو کا نام آتی ہی تلوار چل گئی

دیکھو ردیف چشم کہ پردی گی بات ہی

پلکون کی نوک جو نکسی دل چہید گئی تمام

بینی کی ہی ردیف کہ ہی شاعری انکی ناک

رخسار کی ردیف سی بلبل ہی شعلہ دان

سرگوشیون کا لطف زہی ناز یون کا لطف

لکہی ہین شان سی لب و دندان کی تذکری

وصف دہن کو پڑہتی ہی ہم آپ کہو گی

نام زبان زبان پہ آیا او انکی ساتہ ہی

گردن کی ہی ردیف کہ معشوق سرفراز

دیکھو تو غور سی شکم و ناف کی صفت

سینہ کا وصف صاف قرینی ہی کہل گیا

جلوی ہین شمار سی جا دید ہی بی حجاب

اب کٹ مر گئی انکی اشارہ ہین شیخ و شباب

رنگہین نظر آتا ہی کوئی معشوق بی حجاب

صورت ہی کیا ہما کی نو کیا وصف عقاب

حسن سی عدو کا شہہ نہین ہم دلکو انتساب

گویا کہین ہی تختہ قرطاس پر گلاب

کانو سی کان انکو سی رنگین ہین صفیاب

ہونٹون کا رنگ دیکہ تو دانتون کی آب و تاب

اب بیخودی ہین کیا نہ کہین کیا کرین خطاب

گاہین لبون کو غیر تو اپنی ہون کامیاب

جیسی کسی نشتر کو نیشتر کی تاب

نزدیک آفتاب ہی نہ ہید جسکو تاب

بحر غزل ہین ابہری ہوئی ہین یہ دو حباب

ثنائی کی ہر ہر ردیف میں شان دگر ہی
یوں ظاہر ار ردیف میں اُٹھتی گھٹا نیاں
کہتا ہی سبہوں کا سر دست کیا ہی صنعت
کیا کیا ہیں ردیفوں کی غزل میں لطافتیں
حسرت ہی حاسدوں کو ہر اک جوڑ توڑ سی
ناخن ہی جلوہ گر کہ یہ نکلا ہلال عید
وصف کمر کہ ساتھ نازک کمر ہی یہ
دانتوں کی یاد وہ صفا ہی کہ حیران ہوئی ہی لعل
دیب زمین شعر ہی یہ نینڈ لیوں کا حال
پاؤں کو کیا کہوں جو ہی پاؤں مثال نو
تقریظ ہو چکی یہ ضیا طول کس لئے
لازم ہی تم کتاب تعشق کہو اسی
نسخۂ مشغوب انور ۱۳۰۹ ۱۲ اعادہ ہی ۱۱ ۹۴ ابتغ محاورہ ۱۲۹۳

سچ یہ ہی کہ کسی کا ہوں مضمون دستیاب
ہانسہ اری جس طرح کوئی معشوق بے حجاب
قبضہ میں ہیں تا ہنگر یہ جسان لاجواب
ہر بند سی کسی کی ہیں ہر ایک کی لاکہہ آب
انگشت رشک کاٹتی ہیں تاحال حرز یاب
ہندی اکا نام ہی یا کہ شفق گوں ہی یہ سحاب
عنقا کو باندہ لای ہی فکر جہان نشاب
ہی ہر غزل میں جس کی آتی ہی پیچ و تاب
ہانسیں ہیں یا کہ ترنم سحبان میں باریاب
بس مختصر یہ ہی کہ سرا پا ہی لاجواب
تاریخ ہی ضرور کہ لکہی کوئی کتاب
ہجری سن تو نہیں نام یہ دلچسپ ہی جناب
ان دونوں یا تو نکو ہی ستایہ واعتاب

یا سر ابلغ اسکو لکھو مہربان من
1293
رو رمبدوی سنین مین لفظ غزل لکھو
1037
پیر ہو رقم کہ سچ گیا اک رشوان بہشت
سمت سنو کمو مجبہ مین ہنگی لی خطا
یون ہی ہی ہمروہ گوہر تاریخ عیسوی
تاریخ ہی فراغ ہوا اب دعا کرو
یارب بحق سید لولاک و سیدہ
ہمدون شوا ہو حضرت نادر کا مرتبہ
رہا وہ اعانت و بیدار دہ رہین
صحت کسی رکہ اونہین مع اولاد و شاد
حاضر حضور حضرت قایم ہوان اسطرح
اب چپ رہو ضیا کہ نہین فرصت کلام
ہوتا ابہی ہی بہت کہ مزی کی ہی بعد لیا جال

کسو اسطی کہ انہین رو دا مرزمین بجا بہ
تا ہر غزل کا نام جدا گانہ ہو شتاب
ظاہر ہو سب کو تا سنہ فصلی بابت وہاب
سکل نظم با نظام ہی زیبا و کل صواب
19 42
نیس لا عدیل و پاکی نظم و رخوش
کیا وہی جو حضرت حق مین ہو مستجاب
یارب بحق حیدر و آل ابو تراب
تا جو اس جہان مین ہو صد دلمان نشاب
بانٹن مدام جمع در یا رات کا ثواب
احباب اونکی موت تو ہانڈ ہین خراب
جسطرح مہر قرب مسیحا سی فیضیاب
تحریر کا ہی وقت نہ تحریر کی ہی تاب
اتنا ہی خوب کیا ہی بادصف اضطراب

از نتایج افکار شاعر جادو گفتار وحید عصر یگانہ روزگار سید محمد ظاہر علی صاحب ظاہر

دیوان پاک حضرت نادرہ کا ہفتمین
ہفت آسمان سی کم نہین ہین اسکی مرتبی
نام خدا ہی یوسف کنعان شاعری
ہر ہفت ہی عروس مضامین کے واسطے
ہنستی ہین دیکھہ دیکھہ کی اسکی شگفتگی
شاہد ہی گلستان فصاحت کی تازگی
کہتی اسی جو ہفت قلم ہو جہان مین
دیکھا اسی تو ساتون ولایت کی سیر کی
اہل نظر ہین دنگ سراپا کو دیکھہ کر
مطلع مین نعت نظم ہی مقطع مین منقبت
نکتہ ہی ایک اور بھی اس التزام مین

ساتون ولایتون مین ہی مشہور انتخاب
ہر مطلع بلند ہی سیارہ کا جواب
آنکھونکی صاف پردی ہین اسکی نئی نقاب
آئینہ ہی یہ شاہد معنی کا لاجواب
جو لوگ کہتی ہین نظر نہ ہفت انتساب
یہ ساتوین بہشت کا دنیا مین ہی جواب
انکو پڑہی جو علم و ہنر سی ہو بہرہ یاب
جام جہان نما ہی یہ دیوان لاجواب
خوبی مین ہی مرقع تصویر یہ کتاب
لوٹا ہی دونون ہاتھو سی کونین کا ثواب
جسکے بیان کر نہین کرتا ہون [illegible]

آغاز جسکا نیک ہو انجام ہو بخیر
مقبول وہ جہان ہین کیونکر نہو جناب

ترتیب کب حروف تہجی کی اسمین ہی
طرز جدید و خاص ہی بی مثل ولاجواب

یعنی ردیفین اسکی سراپا کی ساتھ ہین
یہ ایک طرز خاص ہی لاکہون مین انتخاب

عس سلسلہ سی نظم ہین عضو بدن کی وہ
جسمین ہر ایک بیت ہی سلک در خوش آب

تشبیہ استعارہ مضامین محاورہ
ہر کوچہ مین ہی راہرو خامہ باریاب

دکھلینگی وصف زیورونکی جب کہری ہی
گر جائیگا نظر سی زر سرخ آفتاب

مضمون جیت لکھی ہین رنگین لباس کی
رشک اسکا شاہدان چمن کو ہی بیحساب

طاہر جو فکر کی تہین تاریخ سال کی
لکہو کہ ہی خزانہ اشعار لاجواب

۱۲۹۳

تاریخ طبع از فکر رسا شیخ محمد حسن خلف اکبر شیخ حسین بخش صاحب
مہتمم مطبع لایق تخلص شاگرد سید محمد طاہر علی صاحب طاہر

یہ دیوان فضل خدا سی چہپا
ہوی قدردان سخن فیضیاب

کہو لایق اسکی یہ تاریخ طبع
سراپا مضامین ہین بیجواب

۱۲۹۴

تمام شد

KASHMIR UNIVERSITY
Iqbal Library
Acc. No. 305981
Dated 11-5-88
Allama Iqbal Library
305981